

# أبجد الاحاديث

الجزء الثاني

ترتيب وترج

مفتي جمهورية العراق  
صدره في تاريخ ١٤٢٨ هـ

كامل

أبجد الاحاديث

دار العلوم



الصلاة والسلام عليك يا رسول الله صلى الله عليك وسلم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب :	امجد الاحادیث (الجزء الثانی)
نام مؤلف :	مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچی، دارالعلوم قادریہ غریب نواز
	لیڈی اسمتھ 0728087863 (0027)
تصحیح و پروف ریڈنگ :	حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، بہرائچی
	و حضرت مولانا حافظ سید محمد ندیم ظفر قادری اعظمی
کیوزنگ :	یزدانی کمپیوٹر سائنسز متصل مدرسہ شمس العلوم گھوسی (فون: ۲۲۳۷۴۴۲)
سن اشاعت :	رمضان شریف ۱۴۲۶ھ، نومبر ۲۰۰۵ء
تعداد اشاعت :	گیارہ سو (۱۱۰۰)
صفحات :	
قیمت :	
ناشر :	احسن العلماء پبلیکیشنز دارالعلوم قادریہ غریب نواز
	لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ (Ph: 0027-366357863)
تقسیم کار :	اسلامک پبلیشر، دہلی



صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۷۰۸	منت کا بیان	۶۴۶	نکاح کا بیان
۷۱۳	حدود کا بیان	۶۵۱	محرمات کا بیان
۷۲۶	حد کہاں واجب ہے	۶۵۳	ولی کا بیان
۷۲۷	شراب پینے کی حد کا بیان	۶۵۴	کفو کا بیان
۷۳۵	حد قذف کا بیان	۶۵۵	مہر کا بیان
۷۳۷	تجزیر کا بیان	۶۵۸	لونڈی اور غلام کے نکاح کا بیان
۷۳۹	چوری کی حد کا بیان	۶۸۹	نکاح کافر کا بیان
۷۴۲	راہزنی کا بیان	۶۶۱	باری مقرر کرنے کا بیان
۷۴۴	کتاب السیر	۶۶۳	حقوق زوجین
۷۴۷	غنیمت کا بیان	۶۷۱	طلاق کا بیان
۷۵۲	جزیہ کا بیان	۶۷۵	طلاق سپرد کرنے کا بیان
۷۵۴	مرمہ کا بیان	۶۷۷	رجعت کا بیان
۷۵۷	لقیط کا بیان	۶۷۸	ایلا کا بیان
۷۵۹	لقطہ کا بیان	۶۷۸	خلع کا بیان
۷۶۳	مفقود کا بیان	۶۸۰	ظہار کا بیان
۷۶۴	شرکت کا بیان	۶۸۰	کفارہ ظہار کا بیان
۷۶۷	وقف کا بیان	۶۸۲	لعان کا بیان
۷۷۲	خرید و فروخت کا بیان	۶۸۶	عدت کا بیان
۷۸۱	بیع فاسد کا بیان	۶۸۹	سوگ کا بیان
۷۸۸	بیع مکروہ کا بیان	۶۹۳	ثبوت نسب کا بیان
۷۹۲	خیار شرط کا بیان	۶۹۳	بچہ کی پرورش کا بیان
۷۹۳	خیار رویت کا بیان	۶۹۵	نفقہ کا بیان
۷۹۴	خیار عیب کا بیان	۶۹۹	آزاد کرنے کا بیان
۷۹۷	بیع فضول کا بیان	۷۰۱	مدبر و مکاتب کا بیان
۷۹۸	اقالہ کا بیان	۷۰۲	قسم کا بیان
۷۹۹	مراجعة کا بیان	۷۰۷	کفارہ قسم کا بیان

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۸۷۰	شفعہ کا بیان	۸۰۰	میچ اور شمن میں تصرف کا بیان
۸۷۲	مزارعت کا بیان	۸۰۱	قرض کا بیان
۸۷۵	ذبح کا بیان	۸۰۴	تنگدست کو مہلت دینے کا بیان
۸۸۰	حلال و حرام جانوروں کا بیان	۸۱۰	سود کا بیان
۸۸۶	قربانی کا بیان	۸۱۶	بیع سلم کا بیان
۸۹۳	عقیقہ کا بیان	۸۱۸	بیع صرف کا بیان
۸۹۶	حظر و اباحت کا بیان	۸۲۰	کفالت کا بیان
۹۱۹	پانی پینے کا بیان	۸۲۱	تضا کا بیان
۹۲۶	ولیمہ اور ضیافت کا بیان	۸۳۵	گواہی کا بیان
۹۳۲	لباس کا بیان	۸۴۱	وکالت کا بیان
۹۴۶	جوتا پہننے کا بیان	۸۴۲	دعوے کا بیان
۹۴۹	انگوٹھی اور زیور کا بیان	۸۴۴	اقرار کا بیان
۹۵۵	برتن چھپانے اور سونے کے آداب	۸۴۶	صلح کا بیان
۹۵۸	بیٹھنے، سونے، چلنے کے آداب	۸۴۹	ودیعت کا بیان
۹۶۵	دیکھنے اور چھونے کا بیان	۸۵۰	ہبہ کا بیان
۹۷۲	مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا	۸۵۴	ہبہ واپس لینے کا بیان
۹۷۷	سلام کا بیان	۸۵۵	اجارہ کا بیان
۹۸۶	مصافحہ و معانقہ کا بیان	۸۶۰	ولا کا بیان
۹۹۴	چھینک اور جمائی کا بیان	۸۶۲	اکراہ کا بیان
۹۹۹	قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۶۳	حجر کا بیان
۱۰۱۸	علاج کا بیان	۸۶۵	غصب کا بیان



صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۱۱۷۰	ریا و سمعہ کا بیان	۱۰۲۶	لہو و لعب کا بیان
۱۱۸۱	زیارت قبور کا بیان	۱۰۳۱	اشعار کا بیان
۱۱۸۴	آداب سفر کا بیان	۱۰۳۴	جھوٹ کا بیان
۱۱۸۹	احیائے موات کا بیان	۱۰۳۹	زبان کو روکنا اور گالی وغیرہ سے پرہیز کرنا
۱۱۹۱	شرب کا بیان	۱۰۶۰	بغض و حسد
۱۱۹۳	اشربہ کا بیان	۱۰۶۵	ظلم کی مذمت
۱۱۹۶	شکار کا بیان	۱۰۶۸	غصہ اور تکبر کا بیان
۱۲۰۲	زہن کا بیان	۱۰۷۴	ہجر و قطع تعلق کی ممانعت
۱۲۰۴	جنایات کا بیان	۱۰۷۶	سلوک کرنے کا بیان
۱۲۱۶	وصیت کا بیان	۱۰۹۱	اولاد پر شفقت اور یتیموں پر رحمت
۱۲۱۷	وصیت	۱۰۹۸	پڑوسیوں کے حقوق
۱۲۲۲	آیت قرآنی بسلسلہ وراثت	۱۱۰۵	مخلوق خدا پر رحمت
		۱۱۱۱	نرمی و حیا و خوبی اخلاق کا بیان
		۱۱۱۷	اچھوں کے پاس بیٹھنا
		۱۱۲۰	اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی
		۱۱۲۷	حجامت بنوانا
		۱۱۳۲	زینت کا بیان
		۱۱۴۰	نام رکھنے کا بیان
		۱۱۴۶	مسابقت کا بیان
		۱۱۴۹	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
		۱۱۵۶	علم و تعلیم کا بیان

## ﴿ نکاح کا بیان ﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۱: فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبْعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا

تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً. (النساء آیت ۳)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین، تین اور چار، چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۲: وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا

فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. وَيَسْتَغْفِرُ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ. (النور آیت ۳۲ الی ۳۳)

اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔ اور چاہئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے۔ (کنز الایمان)

### احادیث

۱۳۳۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَىٰ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ. (السنن لابن ماجہ ج ۱/۱۳۴ صحیح البخاری ج ۲/۷۵۸)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانو! تم میں جو

کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳۰۲/۷)

۱۳۳۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْخَرَائِرَ . (السنن لابن ماجه ج ۱/ص ۱۳۵)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو خدا سے پاک و صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

۱۳۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنْ بِسُنَّتِي وَإِنَّ مِنْ سُنَّتِي النِّكَاحَ . (کنز العمال ج ۸ ص ۲۳۷ باب فی ترغیب النکاح)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے طریقے کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔ (بہار شریعت ج ۳/۷)

۱۳۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ .  
(السنن للنسائی ج ۲ ص ۷۱ باب المرأة الصالحة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا مَتَاع ہے اور دنیا کی بہتر مَتَاع نیک عورت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳/۷)

۱۳۳۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتَهُ إِنْ أَقْسَمَ إِلَيْهَا أَبَرَّتَهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا . (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۳۵)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تقوے کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔ (خیانت و ضائع نہ کرے) (بہار شریعت ج ۳/۷)



۱۳۳۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْناً فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالاً. رواه البيهقي (مشكوة ص ۲۸۳ باب عشرة النساء)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (۱) دل شکر گزار (۲) زبان یاد خدا کرنے والی (۳) اور بدن بلا پر صابر، اور ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مال اور شوہر میں گناہ کی جو یاں نہ ہو۔

۱۳۳۶: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَمِنْ شِقْوَتِهِ ثَلَاثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكِينُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكُوبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمَسْكِينُ السُّوءُ وَالْمَرْكُوبُ السُّوءُ. (مسند الامام احمد ج ۱/۱۶۸)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے، نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بد بختی کی چیزیں بد عورت، برا مکان، بری سواری۔ (بہار شریعت ج ۳/۷۷)

۱۳۳۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ رَزَقَهُ اللَّهُ امْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ آعَانَهُ عَلَى شَطْرِ دِينِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي الشَّطْرِ الْبَاقِي. (كنز العمال ج ۲۳۷/۸)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جسے اللہ نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ سے ڈرے (تقویٰ و پرہیزگاری کرے) (بہار شریعت ج ۳/۷۷)

۱۳۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسْبِهَا وَلِحِمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۳۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ

سے کیا جاتا ہے (نکاح میں اس کا لحاظ رہتا ہے) (۱) مال (۲) حسب (۳) جمال (۴) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔ (بہار شریعت ج ۳/۷۷)

۱۵ | ۱۳۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ حَقُّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَكَاتِبُ الَّتِي يُرِيدُ إِلَّا دَاءً وَالنَّاسِكُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَقَافَ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۹۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (۳) اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (بہار شریعت ج ۳/۷۷)

۱۱ | ۱۳۴۰: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصَبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَاتَزَّوْجَهَا فَفَنَهَا ثُمَّ آتَاهُ الثَّانِيَةَ فَفَنَهَا ثُمَّ آتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَفَنَهَا فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوُلُودَ الْوُدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمْ.

(السنن للنسائی ج ۲ ص ۷۰ کتاب النکاح)

⑦ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اس کو بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ حضور نے منع فرمایا پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی حضور نے منع فرمایا تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔

(بہار شریعت ج ۳/۷۷)

۱۲ | ۱۳۴۱: عَنْ أَبِي بَكْرٍ ذِ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطِيعُوا اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ مِنَ النِّكَاحِ يُنْجِزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنَا قَالَ تَعَالَى: إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ. (کنز العمال ج ۸ ص ۸۵ حدیث ۴۸۹۴)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اگر وہ فقیر ہو گئے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۴۷)

۱۳ | ۱۳۴۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَجَّ شَيْطَانُهُ يَقُولُ: يَا وَيْلَةَ عَصَمَ ابْنِ آدَمَ مِنِّي ثَلَاثِي دِينَهِ. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۳۹ كتاب النكاح)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے۔ ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۴۷)

۱۴ | ۱۳۴۳: عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي الْمَغْلَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مُوسِرًا لَأَنْ يُنْكِحَ ثُمَّ لَمْ يُنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۳۹ كتاب النكاح)

میمون بن ابی المغلس سے مروی سر کا علیہ السلام فرماتے ہیں جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۴۷)

— ۱۳۴۴: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِعِزِّهَا لَمْ يُزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا ذِلًّا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يُزِدْهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحُسْنِهَا لَمْ يُزِدْهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا ذَنَاءَةً وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُغَضِّ بَصَرَهُ وَيُحْصِنَ قَرْجَهُ وَيَصِلَ رَحْمَتُهُ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ بُورَكَ لَهُ فِيهَا وَبَارَكَ اللَّهُ لَهَا فِيهِ.

(كنز العمال ۲۴۴/۸ باب فی آداب النكاح حديث ۳۹۰۲)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو کسی عورت سے بوجہ اس کی عزت کے نکاح کرے اللہ اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عز و جل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۶۷)



## ﴿محرمات کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۳: وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاءُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا. حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا. وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُجَلَ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ. (النساء آیت ۲۲ الی ۲۴)

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گذرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ، حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورت کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اور ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو گذرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے

اور فرماتا ہے:

٢٢٤: وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ تُؤْمِنَ وَلَا أَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَا تُؤْمِنُ أَعْرَابٌ وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا تُؤْمِنُ أَعْرَابٌ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ. (البقرة آيت ٢٢١)

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرک سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنز الایمان)

## احادیث

١٣٤٥: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ  
الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةَ وَخَالَتُهَا. (صحيح البخارى ج ٢/٧٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔ (بہار شریعت ج ۱۹/۷)

٢ ١٣٤٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوْ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا. (جامع الترمذی ج ١/ ٢١٤ باب ما جاء لا تنكح المرأة على عمتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اس کی خالہ سے۔ (بہار شریعت ج ۱۹/۷)

٣ ١٣٤٧: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نَعِمَ الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ. (صحيح البخارى ج ٧٦٤/٢ بَابُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ)

والدارمی ج ۸۹/۲ والترمذی ج ۱۳۷/۱

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۹/۷)

۱۳۴۸: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ أَنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ (الصحيح لمسلم ج ۴۶۶/۱ كتاب الرضاع)  
مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انہیں حرام کر دیا جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۱۹/۷)

## ﴿ولی کا بیان﴾

### احادیث

۱۳۴۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُونُهَا. (الصحيح لمسلم ج ۴۵۵/۱ باب استئذان الثيب في النكاح، مشکوة المصابيح ص ۲۷۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے۔ اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔ (بہار شریعت ج ۳۲/۷)

۱۳۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ جَارِيَةَ بُكْرًا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ

(مشکوة المصابيح ص ۲۷۱ الفصل الثالث باب الولی فی النکاح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک نوجوان لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس کا نکاح جائز کر دے یا رد کر دے۔ (بہار شریعت ج ۳۲/۷)



## ﴿ کفو کا بیان ﴾

### احادیث

۱۳۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَّوْجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ.

(جامع الترمذی ج ۱: ۲۰۷ ابواب النکاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۲/۷۷)

۱۳۵۲: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَهُ يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا.

(جامع الترمذی باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل ج ۱ ص ۴۳)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز کا جب وقت آجائے، جنازہ جب موجود ہو، بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔

(بہار شریعت ج ۲/۷۷)



## ﴿مہر کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۵: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا. (النساء آیت ۲۴)

تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۶: وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبَّنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ

هَنِيئًا مَرِيئًا. (النساء آیت ۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۷: لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ

فَرِيضَةً وَتَعَوُّهُنَّ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتَرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا

عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِنْ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ. وَأَنْ تَعْفُوا

أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ.

(البقرة آیت ۳۳۶، ۳۳۷)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو قدرت والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنز الایمان)

## احادیث

۱۳۵۳: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صِدَاقَهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشَأْتُ: أَتَذَرِي مَا النَّشْ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَتْ: نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ فَبَلَكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ. (الصحيح لمسلم ج ۵۸/۱ مشكوة المصابيح ۲۷۷ الترغيب والترهيب ج ۵۹۹/۲)

ابو سلمہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا فرمایا حضور کا مہر ازواج مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا یعنی پانچ سو درہم۔ (بہار شریعت ج ۵۳/۷)

۱۳۵۴: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بَارِضُ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةُ أَلَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَةُ أَلَافٍ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ.

(رواه ابوداؤد) (مشكوة المصابيح ص ۲۷۷ باب الصداق)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ وہ عبد اللہ بن جحش کے عقد میں تھیں وہ حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر حضور کی



طرف سے خود ادا کیے اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انہیں حضور کی خدمت میں بھیجا۔ (بہار شریعت ج ۵۴/۷)

۱۳۵۵: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُنِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَهَا مِثْلُ صِدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ (جامع الترمذی ۲۱۷/۱ باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأة مشکوة ص ۲۷۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو مہر کی مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اس کو میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے۔ (بہار شریعت ج ۵۴/۷)

۱۳۵۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ (کنز العمال ج ۲۳۸/۸ الفصل الثالث فی الصداق)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو (بہار شریعت ج ۵۵/۷)

۱۳۵۷: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِي أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا مَاتَ وَهُوَ زَانٍ وَمَنْ اسْتَفْرَضَ مِنْ رَجُلٍ قَرْضًا ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِي أَنْ يُعْطِيَهُ مَاتَ وَهُوَ سَارِقٌ. (کنز العمال ج ۸ ص ۲۴۹ حدیث ۴۰۴۲ الفصل الثالث فی الصداق)

صہیب رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شی قرض لے لے اور یہ نیت ہو کہ اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے چور مرے گا۔ (بہار شریعت ج ۵۵/۷)

## لوٹڈی و غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۸: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكَحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فِتْيَٰكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ ط وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ط بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ كُنْتُمْ بِأَذْنِ أَهْلِيهِمْ وَاتُّوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط (النساء آیت ۲۵)

اور تم میں بے معذوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیریں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو۔ (بہار شریعت ج ۲/۷۷)

### احادیث

۱۳۵۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيْمَانُ عَبْدٍ تَزْوِجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. (جامع الترمذی ج ۲۱۱/۱ باب ما جاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کے اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے۔ (بہار شریعت ج ۲/۷۷)

۱۳۵۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَبِئْسَ مَا بَاطِلٌ. (کنز العمال ج ۲۵۰/۱۸ حدیث ۴۰۷۲) ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ (بہار شریعت ج ۲/۷۷)

۱۳۶۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَنْكَحُ الْإِنْسَانُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا.

(کنز العمال ج ۳۰۰/۱۸ باب نکاح الرقيق حدیث ۵۱۵۰)

امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۲/۷۷)

## ﴿ نكاح كافر كإيمان ﴾

١٣٦١: عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ أَسْلَمْنَ بِأَرْضٍ غَيْرِ مُهَاجِرَاتٍ وَأَزْوَاجُهُنَّ حِينَ أَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ عَاتِكَةُ ابْنَةُ الْوَلَيْسَةِ بْنِ الْمُغِيرَةِ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ رَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةٍ مِنَ الْإِسْلَامِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهِ وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ابْنُ وَهَبٍ ابْنُ خَلْفٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لَصَفْوَانَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَنْ يَقْدِمَ عَلَيْهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَلَّمَ أَسْلَمَ وَإِلَّا سَيَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَاءٍ هَذَاذِهِ عَلَى رُؤُسِ النَّاسِ وَهُوَ عَلَى فَرَسِهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ هَذَا وَهَبُ بْنُ عُمَيْرٍ أَتَانِي بِرِدَائِكَ يَزْعُمُ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ إِنْ رَضِيتَ مِنِّي أَمْرًا قَبْلَهُ وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْزِلْ أَبَا وَهَبٍ قَالَ: لَا. وَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ حَتَّى تَبَيَّنَ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا. بَلْ لَكَ سَيْرٌ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ هُوَ إِنْ بِجَيْشٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَفْوَانَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ: أَطَوْعًا. أَوْ كَرْهًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَلْ طَوْعًا فَأَعَارَهُ صَفْوَانُ الْأَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّتِي عِنْدَهُ وَسَارَ صَفْوَانُ وَهُوَ كَفَرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَمْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ فَلَمْ يَفْرُقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ حَتَّى أَسْلَمَ صَفْوَانُ وَاسْتَقَرَّتْ امْرَأَتُهُ عِنْدَهُ بِذَلِكَ النِّكَاحِ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ رَوْجُهَا عِكْرَمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَأَرْتَحَلْتُ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ حَتَّى قَدِمَتِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ

إِلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمَ فَقَدِمَتْ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَّ إِلَيْهِ فَرَحَانًا عَلَيْهِ رِذَاءُهُ حَتَّى بَايَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى ذَلِكَ  
 النِّكَاحِ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ امْرَأَةً هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيمٌ بِدَارِ الْكُفَرِ إِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْكَافِرِ إِلَّا أَنْ  
 يُقَدِّمَ مُهَاجِرًا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ امْرَأَةً فَرَّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا إِذَا  
 قَدِمَ عَلَيْهَا مُهَاجِرًا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا . (كنز العمال ج ۸ ص ۳۰۱ حدیث ۵۱۵۹)

زہری نے مرسل روایت کہ حضور کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر  
 کافر تھے جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں  
 یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔ (بہار شریعت ج ۷/۷۸)

## ﴿باری مقرر کرنے کے بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۹: فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى

أَلَّا تَعُولُوا. (سورة النساء آیت ۳)

پھر اگر ڈرو کہ دو بیوی کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیز جس کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۰: وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ

فَتَذَرُوا هَذَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُضِلُّوْا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا. (النساء/۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

### احادیث

۱۳۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ

الْقِيَمَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ. رواه ابو داؤد (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۶۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔

۱۳۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ



إِمْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَقَّهُ سَاقِطٌ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۷۹ و الجامع الترمذی ج ۱ ص ۲۱۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔

(بہار شریعت ج ۹۸/۷)

۱۳۶۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ :

اَللّٰهُمَّ هَذَا قَسْمِيْ فِيمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلْمِزْنِيْ فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

باری میں عدل فرماتے اور کہتے الہی میں جس کا مالک ہوں اس میں میں نے یہ تقسیم کردی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔ (بہار شریعت ۸۴/۷)

۱۳۶۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اِنَّ الْمُقْسِطَيْنِ عِنْدَ

اللّٰهِ عَلَىٰ مَنْ اَبْرَمَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكَلَّمَا يَدِيْهِ يَمِيْنُ الدِّينِ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلَاؤَ . (الصحيح لمسلم ج ۱۲/۱۲ باب فضيلة الامير العادل)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک عدل کرنے

والے اللہ کے نزدیک رحمن کی ذہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۵، ۸۴/۷)

۱۳۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ

نِسَائِهِ فَأَيُّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . رواه البخاری ومسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۹ باب القسم)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ

فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جن کا قرعہ نکلتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔

(بہار شریعت ۸۵/۷)

## ﴿حقوق الزوجین﴾

۱۳۶۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا وَأَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ أُمُّهُ.

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۱ حدیث ۴۰۸۵ باب فی حق الزوج علی المرأة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔ (بہار شریعت ۸۹/۷)

۱۳۶۸: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعَلَّمَتِ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ لَمْ تَقْعَدْ مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ. رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۲۵۱/۸ حدیث ۲)

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کا حق جان لیتی تو وہ اس کے صبح و شام کے کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہیں بیٹھتی۔

۱۳۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا.

(کنز العمال ج ۲۵۱/۸ حدیث ۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۳۷۰: عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ

لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۱ حدیث ۴۰۸۷ باب حقوق الزوجین)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی

مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(بہار شریعت ۸۹/۷۷)

۱۳۷۱: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ. رواه الحاكم وأبو داود

(کنز العمال ج ۲۵۱/۸ باب حق الزوج علی المرأة حدیث ۴۰۸۸)

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ (خدا کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس لیے کہ اللہ نے شوہروں کا ان پر حق بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۹۰/۷۷)

۱۳۷۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا كُلَّهُ.

(کنز العمال ج ۲۵۱/۸ باب فی حق الزوج علی المرأة حدیث ۴۰۹۰)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کا کل حق ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۹۰/۷۷)

۱۳۷۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْ صَلَّحَ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ أَعْظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مِنْ قَدَمِهِ إِلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَرْحَةٌ تَبْتَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيدِ ثُمَّ أَقْبَلْتُ تَلَحُّسُهُ مَا آذَاتُ حَقَّهُ .

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۵۱ باب فی حق الزوج علی المرأة حدیث ۴۰۹۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا

درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہو جس سے پیپ اور کچ لہو بہتا پھر عورت اسے چالے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(بہار شریعت ۹۰/۷)

۱۳۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ. رواه احمد و ابو داؤد و البيهقي (كنز العمال ج ۲۵/۲۸ حديث ۴۱۰۶)

(وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ) مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۵۱ باب حقوق الزوجين حديث ۴۰۹۲ ومشكوة المصابيح ص ۲۸۰ باب حقوق الزوجين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور اس غصے میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۰/۷)

۱۳۷۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ فَاتْلُكِ اللَّهَ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ أَوْشَكَ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا. (سنن ابن ماجہ ج ۱/۱۶۶ باب فی المرأة تؤذي زوجها)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے۔ اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (بہار شریعت ۹۰/۷)

۱۳۷۶: عَنْ مُعَاذِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَجِدُ امْرَأَةً حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

حَتَّى تُؤْذِيَ حَقَّ زَوْجِهَا. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۵۲ باب فی حق الزوج علی المرأة)  
معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے

گی۔ جب حق شوہر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۹۰/۷)

۱۳۷۷/۱: عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ امْرَأَةٍ أَطَاعَتْ وَأَذَتْ حَقَّ زَوْجِهَا وَتَذَكَّرُ حَسَنَةً وَلَا تَخُونُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ إِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَالْأَزْوَاجُ مِنَ الشَّهَادَةِ.

(کنز العمال ج ۲۵۳/۸ حدیث ۴۱۱۸ باب فی حق الزوج علی المرأة)

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے۔ تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے ورنہ شہدا میں کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

(بہار شریعت ۹۰/۷)

۱۳۷۸/۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَإِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ وَأَنْ لَا تَصُومَ يَوْمًا وَاحِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا الْفَرِيضَةَ فَإِنْ فَعَلَتْ أَتَمَّتْ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ كَانَ لَهُ الْآجُرُ وَكَانَ عَلَيْهَا الْوِزْرُ وَأَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَهَا اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ الْقَضَبُ حَتَّى تَتُوبَ أَوْ تَرَجَعَ قَيْلٌ: وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا.

(کنز العمال ج ۳۵۳/۸ حدیث ۴۱۲۲ باب فی حق الزوج علی المرأة)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سو افرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔ (بہار شریعت ۹۱/۷)

۱۳۷۹: عَنْ تَمِيمِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ لَا تَجْهَرَ فِرَاشَهُ وَأَنْ تُبْرِ قَسَمَهُ وَأَنْ تُطِيعَ أَمْرَهُ وَأَنْ لَا تَخْرُجَ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَأَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِ مِنْ يَكْرَهُ. (كنز العمال ج ۲۵/۲۸ حدیث ۴۱۰۱ باب فی حق الزوج علی المرأة)

تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (بہار شریعت ۹۱/۷)

۱۳۸۰: عَنْ عَلِيٍّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اتَّقِينَ اللَّهَ وَالتَّمِسْنَ مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكُنَّ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ.

(کنز العمال ج ۲۵/۲۸ باب حقوق الزوجین حدیث ۴۱۲۹)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے؟ تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (بہار شریعت ۹۱/۷)

۱۳۸۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْضَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. (رواه أبو نعیم فی الحلیۃ) (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۱ باب عشرة النساء)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (بہار شریعت ۹۱/۷)

۱۳۸۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَمَاتَتْ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ (رواه الترمذی) (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۱ باب عشرة النساء)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (بہار شریعت ۹۱/۷)

۱۳۸۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ لَهُمْ صَلَوةٌ وَلَا تَصَعَّدُ لَهُمْ حَسَنَةُ الْعَبْدِ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا



زَوْجَهَا وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصُحَّوْا . (رواہ البیہقی) (مشکوٰۃ ص ۲۸۳ باب من حق الزوج علی الزوجة)  
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دیدے (۲) اور وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو (۳) اور نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (بہار شریعت ۹۱/۷۷۹)

۱۸ ۱۳۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
 فَإِذَا شَهِدَ امْرَأَةً فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لَيْسَ كُتِّ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ  
 ضَلْعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضَّلْعِ أَغْلَاةٌ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ  
 اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. (الصحيح لمسلم ج ۴/۷۵۱ و صحيح البخاری ج ۷/۷۷۹)

① ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے جب کسی معاملے میں حاضر ہو تو درست بولے یا خاموش رہے۔ عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۷۷۹)

۱۹ ۱۳۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ  
 مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ. (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد و عورت مومنہ کو مبنفوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ (۱)  
 (بہار شریعت ۹۲/۷۷۹)

(۱) تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

۱۳۸۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (سنن ابن ماجہ ج ۱/۴۳۱ باب حسن معاشرۃ النساء وکنز

العمال ج ۲۵۹/۸ باب النکاح)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش

آئیں۔ (بہار شریعت ۹۲/۷)

۱۳۸۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَجِلْدُ

أَحَدُكُمْ إِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ وَفِي رِوَايَةٍ يَغْمِدُ أَحَدُكُمْ

فِي جِلْدِ إِمْرَأَتِهِ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحْكِهِمْ

مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ : لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۰ وابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۳ باب ضرب النساء)

عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی

عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا دوسری

روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے

وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔ (۱) (بہار شریعت ۹۲/۷، ۹۳)

۱۳۸۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَبْدَ

اللَّهِ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ : بَلَىٰ . يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : فَلَا

تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

وَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. (صحيح البخاری ج ۲/۷۸۳ باب لزوجك عليك حق)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے

عبداللہ مجھے خبر ملی ہے کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نمازیں پڑھتے ہو کیا صحیح ہے؟ عرض کی

ہاں ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کبھی قیام لیل کرو کبھی سوؤ۔ اس لیے کہ

(۱) زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہذا اجوان

باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری روح کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری  
بی بی کا تم پر حق ہے۔ (بہار شریعت ج ۸۵/۷)

۱۳۸۹: عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ  
سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَرَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ لَهَا  
مَا هَٰذَا؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حُجَّةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ  
فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَالِمٌ قَالَ: مَا أَنَا بِكُلِّ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ  
اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ: نَمَ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمَ فَلَمَّا كَانَ الْخَوْرُ  
اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ فَمِ الْآنَ فَصَلِّ يَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا  
وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلْكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى  
النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ.

(صحیح البخاری ج ۶/۲ ۹۰ باب صنع الطعام والتكلف للضيف)

## ﴿ طلاق کا بیان ﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۱: ”الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیْخٍ بِاِحْسَانٍ. (البقرة آیت ۲۲۹)

یہ طلاق دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نگوئی کے ساتھ چھوڑ

دینا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۲: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا

فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ یَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ یُقِیْمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ. (البقرة آیت ۲۳۰)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں بنائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۳: وَاِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَبَنَ اَجَلِهِنَّ فَاِمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوفٍ اَوْ سَرَّحُوْهُنَّ

بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰیَتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یُعْظِمُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (البقرة آیت ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ

روک لویا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکتا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھکانہ بنا لو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۸)

اور فرماتا ہے:

۲۳۴: وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْنِ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَوْمَ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَمُ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (البقرة آیت ۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضا مند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ سہرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (بہار شریعت ۳، ۲۸)

## احادیث

۱: ۱۳۹۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۴ باب الخلع والطلاق کنز العمال ج ۱۵/۱۵۹)  
معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہ کی اور کوئی شی روئے زمین پہ طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔ (بہار شریعت ۳۸)

۲: ۱۳۹۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ. (السنن لابی ابو داؤد ج ۱ ص ۲۹۶ باب فی کراهة الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ طلاق ہے۔ (بہار شریعت ۴/۳۸)

۱۳۹۲: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَا فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا وَيَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ فَيُذْنِبُهُ مِنْهُ وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ. رواه احمد (كنز العمال ج ۱۰۹/۵ حديث ۳۲۵۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہ کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد عورت میں جدائی ڈال دی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸)

۱۳۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۲۶ باب ماجاء فی طلاق المعنوه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معنوتہ (یعنی بوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

(بہار شریعت ۴/۸)

۱۳۹۴: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.

(جامع الترمذی ج ۲۲۶/۱ باب ماجاء فی المختلعات)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (بہار شریعت ۴/۸)

۱۳۹۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ

حَيْضَةً مُسْتَقْبِلَةَ سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَّالَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا  
مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا قَالَ : فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ . (الجامع الصحيح للمسلم

ج ۴۷۶/۱ کتاب الطلاق، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۲ کتاب الطلاق)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی  
حالت میں طلاق دیدی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو ذکر کیا  
حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے رجعت کرے اور روکے رکھے  
یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو  
طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق ہیں۔ (بہار شریعت ۴۸)

۱۳۹۶: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ : أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ فَلَمْ تَطْلُقْ جَمِيعًا فَقَامَ غَضَبَانُ ثُمَّ قَالَ : أَيْلَعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ  
وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ. حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لَا أَقْتُلُهُ .

رواہ النسائی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۴ کتاب الطلاق)

محمد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک  
شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیدیں اس کو ن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا  
کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ ایک صحابی کھڑے  
ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں اسے قتل نہ کر دوں؟ (بہار شریعت ۴۸)

۱۳۹۷: عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي  
طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : طَلَقْتَ مِنْكَ  
ثَلَاثَ وَسَبْعٍ وَتَسْعُونَ اتَّخَذَتْ بِهَا آيَاتِ اللَّهِ هُزُؤًا.

(موطا للامام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۱/۴۳۱ کتاب الطلاق)

امام مالک رضی اللہ عنہ موطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیدیں آپ کیا حکم دیتے ہیں  
فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ کی آیتوں  
سے ٹھٹھا کیا۔ (بہار شریعت ص ۵۴، ۵۵)



## ﴿طلاق سپرد کرنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۵: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَّازِرُوا جِجَك إِن كُنْتُمْ تُرِذْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْنَتَهَا  
فَتَعَالَيْنَ أُمْتَعُكُنَّ وَأُسْرَحُكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَإِن كُنْتُمْ تُرِذْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْذَّارَ  
الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنِينَ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا. (سورة الأحزاب)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی  
آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے  
رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار  
کر رکھا ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۲۶، ۲۵)

## احادیث

۱۳۹۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ : فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ  
فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَاجِمًا  
سَاكِتًا قَالَ : فَقَالَ لَا قَوْلَ لَّنْ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ الْوُ  
رَأَيْتُ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّأْتُ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلُنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ  
عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قُلْنَ : وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ  
اَعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ  
لَّازِرُوا جِجَك حَتَّى بَلِّغَ لِلْمُحْسِنِينَ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا“ قَالَ : فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ : يَا  
عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي

أَبُوَيْكَ قَالَتْ: مَا هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ: أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشِيرُ أَبُوَيْ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارُ الْآخِرَةُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ: قَالَ لَا تَسْأَلْنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَخْتِمْ مَعْنَتَا وَلَا مَتَعْنَتَا وَلَكِنْ يَخْتِمْ مَعْلَمًا مَيْسَرًا. (الصحيح لمسلم ج ۴۸۰/۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا (اور حضور کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) ام المؤمنین نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے؟ بلکہ میں اللہ و رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ جانتی ہوں کہ ازواجِ مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے؟ میں اسے خبر کروں گا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲۶/۸)

۱۳۹۹: ۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَغْدُ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. (الصحيح للبخاری ج ۷۹۲/۲ باب من خير نساءه)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ (بہار شریعت ج ۲۶/۸)

۱۴۰۰: ۴ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرَةِ فَقَالَتْ خَيْرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَفَكَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أَبَالِي خَيْرُهَا وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي.

(الصحيح للبخاری ج ۷۹۲/۲ باب من خير نساءه الصحيح لمسلم ج ۴۸۰/۱)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں حضرت عائشہ سے اختیار طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے اختیار دیا تو کیا طلاق ہوگئی؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے (یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی)۔ (بہار شریعت ج ۲۶/۸)

## ﴿ رجعت کا بیان ﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۶: وَيُعَوِّلُهُنَّ أَحَقُّ بِرَوْحِهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا . (سورة البقرة آیت ۲۳۸)

اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ

چاہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۷: وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَبُغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأُمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (سورة البقرة الآية ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ

روک لو۔

۱۴۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهَرَ فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يُطْلِقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يُمْسَهَا فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ . (کنز العمال ج ۵ ص ۱۶۲ حدیث ۳۳۲۲ باب لحظور الطلاق)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے استفتا کیا تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں اور اس کو روک رکھیں یہاں تک پاک ہو جائے ثم اسے حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر مناسب ہو تو اس کی پاکی کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دیں تو جس عدت کا حکم اللہ نے دیا ہے اس کے لیے عورتوں کو آزاد رکھا جائے۔

(بہار شریعت ج ۸/۶۳)

## ایلا کا بیان ﴿﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۸: لِلَّذِينَ يُؤَلُّونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ . (سورة البقرة آیت ۲۲۶، ۲۲۷)

اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۷/۷۸)

## خلع کا بیان ﴿﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۹: وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْنًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا إِلَّا يَقِيمَا حَدُودَ اللَّهِ ط فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يَقِيمَا حَدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حَدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ .

(سورة البقرة آیت ۲۲۹)

اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (بہار شریعت ج ۷/۸۵)

۱۴۰۲ / عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اعْتَبْتُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ

فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَدْتَيْنِ عَلَيْهِ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقًا.

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۷۹۴ باب الخلع و كيفية الطلاق فيه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں۔ (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفرانِ نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا اس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کر دے گی عرض کی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے فرمایا طلاق دے دو اور باغ لے لو۔ (بہار شریعت ج ۸/۸۵، ۸۶)

## ﴿ظہار کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۲۴۰: الَّذِينَ يُظْهَرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ إِنَّ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا الْأَنفُ وَلَدْنَهُمْ ط وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ.

(سورة المجادلة الآية ۲)

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۹۷)

## ﴿کفارہ ظہار کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۱: وَالَّذِينَ يُظْهَرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ط ذَلِكَمُ تَوَعُّظٌ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ط فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ذَلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(سورة المجادلة الآية ۳)

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں

ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۴۰۳: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْبَيَاضِيَّ  
الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظْهَرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى  
نُصِفَ مَنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: أَعَتَقَ رَقَبَةً قَالَ: لَا أَجِدُهَا قَالَ: فَصُمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ:  
: أَطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ: لَا أَجِدُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرِو أَعْطِهِ  
ذَلِكَ الْعَرَقَ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۲۷ وابن ماجہ ۱۵۰/۱ باب كفارة الظهار)

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزارنے تک کے  
لیے اظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کر لیا پھر حضور اقدس  
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسر نہیں  
ارشاد فرمایا تو دو مہینے برابر روزہ رکھو کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو  
کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضور نے فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دیدو  
کہ مساکین کو کھلاؤ۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۰۱)



## لعان<sup>(۱)</sup> کا بیان ﴿

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۲: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ م بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَذَرُوهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ م بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ  
(سورة النور الآية ۶/۸۰۷)

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔

(بہار شریعت ج ۸/۱۰۷، ۱۰۸)

## احادیث

۱۴۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى ابْتِئَ بِأَرْبَعَةِ شَهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ. قَالَ: كَلَّا

(۱) لعان کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے سامنے پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت اگر اس معاملے میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ”اس“ سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔

☆ لعان اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اس طور پر زنا کی تہمت لگائے کہ اگر حبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف کا مستحق ہوتا ہے۔

☆ لعان میں لفظ شہادت بولنا شرط ہے۔ ۱۲ ملخصاً (بہار شریعت ج ۸/۱۱۰)

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأَعِجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ ؟ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَعْيُرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْيُرُ مِنِّي . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ۲۸۶ باب اللعان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی  
یا رسول اللہ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ  
لاؤں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انہوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اس کی جس نے حضور کو  
حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا  
سنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے؟ بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں  
اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۸)

۱۴۰۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ  
إِمْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَلْ لَكَ مِنْ  
إِبِلٍ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَمَا أَلَوْنُهَا؟ قَالَ : حُمْرٌ قَالَ : هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟ قَالَ :  
إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا فَأَتَنِي تَرَى ذَلِكَ جَاءَ هَا؟ قَالَ : عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ : فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ  
نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخَّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۶)

باب اللعان، الجامع الصحيح للبخاری ج ۷۹۹/۲ باب اذا عرض بنفی الولد

۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کی  
کہ میری عورت کو سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے کہ میرا  
نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟  
عرض کی سرخ فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ عرض کی چند بھورے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ  
والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا؟ عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں  
کوئی ایسا ہوگا اس کا اثر ہوگا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہوتی بات پر اسے انکار  
نسب کی اجازت نہ دی۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۸)

۳ ۱۴۰۶ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ  
بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلْبَيِّنَةُ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللہ ﷺ : إِذَا رَأَى أَحَدَنَا عَلَى امْرَأَةٍ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَالْأَحَدَ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هَلَالٌ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلْيَنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبْرِئِي ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ . وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ . فَجَاءَ هَلَالٌ فَشَهِدُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا وَقَالُوا : إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَتَلَكَّاتٌ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ : لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغٌ إِلَّا لَيْتَيْنِ خَذَلَجَ السَّاقِينَ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ . رواه البخارى (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۶۰

باب اللعان الفصل الاول وصحيح البخارى ج ۷۹۹/۲ باب يبدء الرجل بالتلاعن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہلال بن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی حضور نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی عرض کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈھنے جائے حضور نے وہی جواب دیا پھر ہلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچا دے اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام اترے اور ”الذین یرمون ازواجہم“ نازل ہوئی ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا حضور نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائے گی اس پر وہ کچھ رکی اور جھکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اس نے ادا کر دیا۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۰۹)

۴ ۱۴۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا عَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَانْتَفَى مِنْ

وَلَدَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. متفق عليه . وَفِي حَدِيثِهِ لَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاَهَا فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۶ باب اللعان و صحیح البخاری ج ۸۰/۱۲ باب یلحق الولد بالملاعنة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا حضور نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بلا کر نصیحت و تذکیر کی اور اسے بھی یہی خبر دی۔

۱۴۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُلَاعِنِينَ حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَالِي . قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا . متفق عليه .

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ پر ہے تم میں کا ایک ضرور جھوٹا ہے تیرے لیے بیوی پر کوئی راہ نہیں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملے گا اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۸)

۱۴۰۹: ۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ. (السنن لابن ماجہ ص ۱۵۱ باب اللعان)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے اور حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے اور باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۰/۸)

## ﴿عدت کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۳: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَخْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ج لَا تَخْرِجُوهُنَّ مِنْ مَّيْمَنِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ. (سورة الطلاق الآية ۱)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۴۴: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط  
(سورة البقرة الآية ۲۲۸)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۴۵: وَالنِّسَاءُ يَتَسَنَّ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَالنِّسَاءُ لَمْ يَحْضْنَ وَأُولَاثِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ .  
(سورة الطلاق الآية ۴)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی

عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی معاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۴۶: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ . (سورة البقرة الآية/ ۲۳۴)

## احادیث

۱۴۱۰: وَعَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفْسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَْالٍ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكَحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (مشکوٰۃ ص ۲۸۸ باب العدة وموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجہ ج ۱/ ۱۵۵)

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور نے اجازت دیدی تو نکاح کر لیا۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۲)

۱۴۱۱: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ (فِي الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ نَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقَصْرَى (سورة الطلاق) آئِي وَأُولَاكَ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بَعْدَ الطَّوَالِي (سورة البقرة آئِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (صحيح البخارى ج ۲ ص ۶۵)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۃ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن کی نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۲)

۱۴۱۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى

سِرِّهِ لَمْ يُذْفَرْنَ بَعْدَ لَحَلَّتْ . (الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجہ ج ۱/ ص ۱۵۵)  
 بَابُ عِدَّةِ الْمَتَوَلَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا كَانَتْ حَامِلًا

امام مالک اور شافعی و بیہقی حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور ہنوز مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی۔

(بہار شریعت ج ۱۲۲/۸)

۱۴۱۳: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ شَاءَ بِأَهْلَتِهِ أَنْ  
 سُورَةُ النَّسَاءِ الْقُصْرَى نَزَلَتْ بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ .

(هداية مع الدراية في تخریج الهداية ج ۲/ ۴۲۳ بَابُ الْعِدَّةِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پر مباہلہ کر سکتا ہوں  
 کہ سورہ نساء سورہ بقرہ والی آیت کے بعد نازل ہوئی۔

## ﴿سوگ کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۷: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمَ اللَّهِ أَنَّكُمْ سَتَذَكَّرُوْنَهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ط وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ج وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(سورة البقرة آیت ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حکم والا ہے۔

(بہار شریعت ج ۸/۱۲۸)

## احادیث

۱۴۱۴: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَتِي تُوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَيْتُ عَيْنَهَا أَفَنُكِّحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَكِنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوٰۃ المصابیح ۲۸۸ باب البعۃ ابو داؤد ج ۱ ص ۳۱۴)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہو گئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اس



کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا اسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا نہیں، دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں، پھر فرمایا کہ یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر بیٹنی پھینکا کرتی تھی۔ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے بیٹنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

(بہار شریعت ج ۸ ص ۱۲۸)

۱۴۱۵: وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ۲۸۸ باب العِدَّة و ابو داؤد ج ۱/۳۱۴ باب إِحْدَادِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا)

ام المؤمنین ام حبیبہ و ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۲۹)

۱۴۱۶: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى

مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلَ وَلَا تَمْسُ طَبِيًّا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ نَبْدَةً مِّنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ. (مشکوۃ المصابیح ۲۸۹ باب العِدَّة و ابو داؤد ج ۱/۳۱۵ باب فِيمَا تَجَنَّبُ الْمُعْتَدَّةُ فِي عِدَّتِهَا)

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بننے سے پہلے اس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے اور ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۲۹)

۱۴۱۷: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسَ الْمُعْصَفَرُ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةُ وَلَا الْحُلِيُّ وَلَا تَخْتَضِبَ وَلَا تَكْتَحِلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. (مشكوة المصابيح ص ۲۸۹ بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ وَابُو دَاوُدَ ج ۳۱۵/۱ بَابُ فِيمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَةُ فِي عَدَّتِهَا)

ابوداؤد و نسائی نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر گیا ہے وہ نہ کم کارنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیر و کارنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۸)

۱۴۱۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوَفِّي أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ صَبْرًا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ يَا أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ طَيِّبٌ قَالَ فَقَالَ: إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطَّيِّبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خِصَابٌ قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ: بِالسَّدْرِ تُغْلَفِينَ بِهِ رَأْسُكَ. (السنن لابی داؤد ص ۳۱۵ بَابُ فِيمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَةُ فِي عَدَّتِهَا وَمشكوة المصابيح ص ۲۸۹)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضور میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے صبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں فرمایا اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگالیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو میں نے عرض کی تو کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۸)

۱۴۱۹: عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجَعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عَبْدِ لَهُ أَبْقُوا فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجَعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةَ

فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَعَمْ . فَأَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي فَقَالَ : أُمْكِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ : فَأَعْتَدْتُ لَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . رواه مالك والترمذی والنسائی وابدوداؤد وابن ماجه والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ۲۸۹ باب العدة الفصل الثاني)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بلا کر فرمایا اسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہذا انہوں نے چار ماہ دس دن اسی مکان میں پورے کئے۔ (بہار شریعت ج ۱۳ ص ۷۸)

## ﴿ثبوت نسب کا بیان﴾

۱۴۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَوْلَدٌ لِلْفِرَاشِ

وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. (جامع الترمذی ج ۱/۲۱۹ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ اس کے لیے ہے جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے)

(بہار شریعت ج ۸/۱۳۵)

## ﴿بچہ کی پرورش کا بیان﴾

۱۴۲۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّ

أَبْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَتَذِيْبِي لَهُ سِقَاءٌ وَحُجْرِي لَهُ جِوَاءٌ وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يُنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي.

(السنن لابی داؤد ۳۱۰ باب من احق بالولد)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے برتن تھا اور میری پستان اس کے لیے مشک اور اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا تو زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

(بہار شریعت ج ۸/۳۹۸)

۱۴۲۲: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ

أَشْيَاءَ عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرْدُوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مَنْ قَابِلٌ وَيَقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَآوْا لَهَا عَلَيَّ فَآخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ

وَجَعَفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ : بِنْتُ عَمِّي وَخَالَتُهَا  
 نَحْيِي وَقَالَ زَيْدٌ : بِنْتُ اخِي فَقَضَىٰ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ : الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ  
 الْأُمِّ وَقَالَ : لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ وَقَالَ : لَجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي  
 وَقَالَ لَزَيْدٍ : أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا. متفق عليه .

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۲، ۲۹۳ فصل اول باب بلوغ الصغير وحضانتہ فی الصغر)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں  
 جب حضور اقدس ﷺ عمرہ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہو لیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لے لیا  
 اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے  
 پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے  
 اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی بی ہے  
 اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس ﷺ  
 نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور  
 میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے  
 فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۸)

﴿ نفقہ کا بیان ﴾

## آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٤٨: لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ط وَمَن قَدِرْ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝ (الطلاق / ٧)

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اس قابل جتنا اسے دیا ہے قریب سے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٤٩: وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَأَتُنَازَّلَ إِلَيْهِ دَائِمٌ يُولَدُهَا وَلَا يُؤْتَى لَهُ مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ .

(سورة البقرة: ٢٣٣)

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھراں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو۔

اور فرماتا ہے:

٢٥. اَسْكُنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تَقْصُرُوْهُنَّ لِيُتَمَيَّقُوا

عَلَيْهِنَّ . (الطلاق: ٥)

کرو۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۷۷)

## احادیث

۱۴۲۳: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ. (مشکوۃ المصابیح ۲۲۵ باب قِصَّةِ حُجَّةِ الْوَدَاعِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں اللہ کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کے فروج کو حلال کیا تمہارا ان پر حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۳۷)

۱۴۲۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلًا شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ۲۹۰ باب النِّفَاقِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ، بخاری ج ۸۰/۷۱۲ باب نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا رسول اللہ ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لئے کافی ہو۔

۱۴۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۰ باب النِّفَاقِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۴۷)

۱۴۲۶: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۰ باب أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ وَصَحِيحُ الْبُخَارِيِّ ج ۲/۸۰۵ باب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۴۷)

۱۴۲۷: عَنْ سَعْدِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ: لِي مَالٌ أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالْشَّطْرُ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالْثَلَاثُ، قَالَ: الثَّلَاثُ وَالْثَلَاثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهُمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللَّقْمَةُ تَرَفَعَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعُ بِكَ النَّاسُ وَيَضُرُّ بِكَ آخَرُونَ

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۰۶ باب فضل النفقة)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں بیمار تھا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کی میرے پاس مال ہے یا رسول اللہ پورے مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں عرض کی آدھے کی؟ فرمایا نہیں، عرض کی تہائی کی؟ فرمایا تہائی کی کر دو اور تہائی بہت ہے، اپنے وارثین کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ وہ محتاج ہوں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور جو کچھ تو خرچ کرے گا وہ تیرے لیے صدقہ ہے یہاں تک کہ بی بی کے منہ میں جو اٹھا کر دیدے اور امید کہ اللہ تجھے رفعت دے تجھ سے کچھ کو فائدہ ہوگا کچھ کو نقصان۔

۱۴۲۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَىٰ إِيْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتُهُ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۲ باب فضل النفقة على العيال)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار



ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہوا سے کھانے کو نہ دے۔

(بہار شریعت ج ۸، ۱۴۷)

۱۴۲۹: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ

فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَإِنَّ الْيَدَى يَخْتَاَجُ إِلَى مَالِي قَالَ: أَنْتَ وَمَالُكَ لِيَوَالِدِكَ إِنَّ  
أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُّوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشکوٰۃ المصابیح / ۲۹۱ باب النفقات وحق الملوک)

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے فرمایا تو  
اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں اپنی اولاد کی کمائی

کھاؤ۔ (بہار شریعت ج ۸، ۱۴۷، ۱۴۸)

# ﴿آزاد کرنے کا بیان﴾

## احادیث

۱۴۳۰: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ فَقَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ. (الصحيح لمسلم ج ۴/۱: ۹۵۱ باب فصل عتق الوالد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی انہوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دیتے تھے۔ (بہار شریعت ج ۲/۹: ۳۰۲)

۱۴۳۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ، قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَا خَرَقَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ، قَالَ: تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ

(صحيح البخارى ج ۳/۱: ۳۴۲ باب فى العتق وفضله)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضور سے عرض کی کس گردن کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو میں نے کہا اگر یہ نہ کر سکوں فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اس کا کام کر دو۔ میں نے کہا اگر یہ نہ کر سکوں، فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ج ۲/۹: ۳۰۹)

۱۴۳۲: عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلَّمَنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: لَيْسَ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتُ الْمَسْئَلَةَ أَعْتَقِي النَّسْمَةَ وَفُكَّ الرِّقْبَةُ قَالَ: أَوْ لَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ لَا عَتَقُ النَّسْمَةَ أَنْ تَفَرِّذَ بِعِتْقِهَا وَفُكَّ الرِّقْبَةُ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الطَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۳ باب اعتقاق العبد المشرک)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کرے ارشاد فرمایا اگرچہ تمہارے الفاظ کم ہیں مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑ دو عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں فرمایا ایک نہیں جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کرے۔ اور گردن چھوڑنا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ (بہار شریعت ج ۳/۹۷)

۱۴۳۳: عَنْ وَالِلَّةِ بْنِ الْأَسَقَعِ قَالَ: آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَغْنَى النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: اَعْتَقُوا عَنْهُ يَغْنَى اللَّهُ بِكُلِّ غَضُوٍ مِنْهُ غَضُوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۴ کتاب العتق الفصل الثالث)

واللہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا ارشاد فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ (بہار شریعت ج ۳/۹۷)

۱۴۳۴: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرِّقْبَةُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۴ کتاب العتق الفصل الثالث)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے میں سفارش کی جائے۔ (بہار شریعت ج ۳/۹۷)

## ﴿مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۱: وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ

فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ط (النور آیت ۳۳)

اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا۔

### احادیث

۱۴۳۵: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :

الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ . (السنن لابن داؤد ۵۴۷/۲ کتاب العتق)

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۸۷)

۱۴۳۶: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ لِأَخِيكَ

مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ . (السنن لابن ماجہ ج ۱۸۴/۲ باب المكاتب)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔ (بہار شریعت ج ۹/۹۷)

۱۴۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ أَمَتُهُ

مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبُرٍ مِنْهُ . (السنن لابن ماجہ ج ۱۸۳/۲ باب امہات الاولاد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ جس کنیز کا بچہ اس کے مولیٰ سے پیدا ہو وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۹۷)

۱۴۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : الْمُدَبَّرُ لَا يَبَاعُ وَلَا يُؤْتَى وَهُوَ

خُرٌّ مِنَ الثَّلَاثِ (سنن الدار قطنی ج ۴ ص ۱۳۸ کتاب المكاتب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ مدبر نہ بیچا جائے نہ بہہ کیا جائے

وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۹۷)

## قسم کا بیان ﴿﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۲: وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ

النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (البقرة آیت ۲۲۴)

اور اللہ کو اپنی قسموں کو نشانہ نہ بناؤ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کر لو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۳: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (آل عمران آیت ۷۷)

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل مال لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۴: وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ

جَعَلْتُمُ اللَّهَ كَفِيلًا عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ (النحل آیت ۹۱)

اوروں کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۵: وَلَا تَجْعَلُوا أَيْمَانَكُمْ دَخْلًا مِ بَيْنَكُمْ فَتَرِلَ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا ۖ (النحل آیت ۹۴)

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنا لو کہ کہیں کوئی پاؤں جسنے کے بعد لغزش نہ کرے اور فرماتا ہے:

۲۵۶: وَلَا يَأْتِلِ أَوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ إِنْ يُوتُوا أَوْلَى الْقُرْبَى  
وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهْجَرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ط أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ  
اللَّهُ لَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (النور آیت ۲۲)

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں  
اور مسکینوں اور اللہ کے راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں  
اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا  
مہربان ہے۔

## احادیث

۱۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللَّهَ  
يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ .

(الصحيح لمسلم ۴۶/۲ باب النہی عن الحلف بغير الله تعالى)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ  
تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا  
چپ رہے۔ (بہار شریعت ۱۳/۹)

۱۴۴۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا

بِالطَّوَاغِي وَلَا لِأَبَائِكُمْ . (الصحيح لمسلم ج ۴۶/۲ باب من حلف يمينا الخ)

عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بتوں  
کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۴۴۱: عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ : فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ : لِصَاحِبِهِ تَعَالَى . أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

(الصحيح لمسلم ج ۴/۲ باب نذب من حلف يمينا الخ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جو کھیلیں وہ صدقہ کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۴۴۲: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصُّحَّاحِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُهُ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَةَ كَاذِبَةٍ لِيَتَكْتَرَّ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا قِلَّةً . (السنن لابی داؤد ۴۶۴۱۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ مِلَّةٍ

غَيْرِ الْإِسْلَامِ وَصَحِيحُ الْبُخَارِيِّ ج ۹۸۴۱۲ وَمَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ ۲۹۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کرے گا اسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۴۴۳: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ حَلَفَ فَقَالَ :

إِنِّي بَرِيٌّ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجَعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا . (ابو داؤد ج ۴۶۴۱۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہے (کہ اگر

اس نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہو جاؤں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۲)

۱۴۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْحَلْفُ، مَنَفَقَةٌ،

لِلسِّلْعَةِ مَمْنُوعَةٌ لِلْكَسْبِ. (الترغيب والترهيب ۵۹۰/۲ الحلف منفقة للسِّلْعَةِ مَمْنُوعَةٌ لِلْكَسْبِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی قسم سے

سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ (بہار شریعت نم ۱۵)

۱۴۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ

مِمَّا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ هُوَ أَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللَّهُ فِيهِ أَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ.

(الترغيب ج ۲ ص ۲۲۲ ليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرمایا یمن غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو

ویرانہ کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۹)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تُذْهِبُ الْمَالَ، أَوْ تَذْهَبُ بِالْمَالِ.

(الترغيب ص ۲۲۲/۲ اليمين الفاجرة تدع الديار بلاقع)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ

والعسلیم نے فرمایا کہ یمن غموس مال کو زائل کر دیتی ہے۔ (مرتب)

۱۴۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ:

إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى (مشكوة المصابيح ۲۹۷ ابوداؤد ج ۲/۴۶۴ بالاستثناء في اليمين)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے

اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حاث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۵)

۱۴۴۷: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى

يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

(الصحيح لمسلم ۴۷/۲ باب ندب من حلف يمينا الخ)



ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم انشاء اللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھلائی میں دیکھو تو وہ کام کروں گا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔ (بہار شریعت ج ۱۵/۹)

۱۴۴۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفَرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ. (الصحيح لمسلم ج ۴۸/۲ باب ندب من حلف يمينا الخ)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۵/۹)

۱۴۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ لَأَنْ يُلْجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَيْمٌ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ. (الصحيح لمسلم ج ۵۰/۲ باب النهي عن الإضرار على اليمين الخ)  
ابو ہریرہ سے مروی حضور نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔ (بہار شریعت ج ۱۵/۹)

۱۴۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَمِينُ عَلَى يَةِ الْمُسْتَخْلِفِ. (كنز العمال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قسم اس پر محمول ہوگی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۵/۹)

## ﴿ کفارہ کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۷: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

قُلُوبُكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ (البقرة آیت ۳۲۵)

اللہ ایسی قسموں میں تم سے مواخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں ان پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۸: قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ج وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ج وَهُوَ الْعَلِيمُ

الْحَكِيمُ ۝ (التحریم آیت ۲)

بیشک اللہ نے تمہارے قسموں کا کفارہ مقرر کیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۹: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمْ

الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تَطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ط ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (المائدة آیت ۸۹)

اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

## ﴿منت کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۰: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ

مِنْ أَنْصَارٍ (البقرة آیت ۲۷۰)

اور جو تم خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۱: يُؤْفُونَ بِالْأُكُوفِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (الدھر آیت ۷)

اپنی منٹیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

## احادیث

۱۴۵۱: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ

نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَهُ فَلَا يُعْصِهِ. (صحیح البخاری ج ۹۱/۲ باب النذر فی الطاعة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ منت مانے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے (یعنی منت پوری کرے اور جو اس کی نافرمانی کرے نہی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے)۔ (بہار شریعت ۲۸/۹)

۱۴۵۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي

مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۷ باب فی النذر والصیح لمسلم ج ۴/۲ کتاب النذر)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اس منت کو پورا نہ کرے

جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۲۸/۹)

۱۴۵۳: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُنْحَرَ إِبِلًا بِبُؤَانَةٍ فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُؤَانَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ كَانَ فِيهَا وَثْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: هَلْ كَانَ فِيهَا عِيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. (السنن لابی داؤد ۴۶۹/۲)

ابوداؤد ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے دریافت کیا ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کر، اس لیے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذْرٌ فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذْرٌ فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكْفَرُهُ الْيَمِينُ. رواه النسائي

(مشکوٰۃ المصابیح ۲۹۹ باب فی النذور)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ منت دو قسم پر ہے جس نے طاعت کی منت مانی وہ اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرَّةً فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ. (صحیح

البخاری ج ۹۹/۲ بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةِ ابوداؤد ج ۲ ص ۴۶۷)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے عرض کی یہ ابواسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کر دو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ

وَكُفَّارَتِهِ كُفَّارَةُ يَمِينٍ (ابوداؤد ج ۲ ص ۴۶۷ باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ

كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كُفَّارَةُ يَمِينٍ لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كُفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كُفَّارَةُ يَمِينٍ أَطَاقَهُ فَلَيْفَ بِهِ. (السنن لابن ماجہ

ج ۱۵۰/۱ باب من نذر نذرا ولم يسمه، مشکوٰۃ المصابیح ۲۹۸ النذر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹، ۳۰)

۱۴۵۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى

النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فُتُوْقِيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَقْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ

سُنَّةٌ بَعْدُ. (صحيح البخارى ج ۹۹۱/۲ باب من مات وعليه نذر)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا حضور نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کرے۔ (بہار شریعت ۳۰۹)

۱۴۵۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيَّ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: صَلِّ هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: شَأْنُكَ إِذَا.

(ابو داؤد ج ۴۶۸/۲ باب من نذر ان يصلي في بيت المقدس)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا فرمایا یہیں پڑھ لو پھر سوال کا اعادہ کیا حضور نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔ (بہار شریعت ۳۰۹)

۱۴۶۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ (عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ) إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُخِيتِي نَذَرْتُ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخِيكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتَكْفُرْ يَمِينَهَا.

(السنن لابی داؤد ج ۴۶۸/۲ باب من رأى عليه كفارة اذا كان في معصية)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ کو کیا فائدہ ہے؟ وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ (بہار شریعت ۳۰۹)

۱۴۶۱: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّسِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يُنَحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَهُ سَلْ مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَهُ

لَا تَنْحَرُ نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا  
تَعْبَأُكَ إِلَى النَّارِ وَاشْتَرَى كِبْشًا فَأَذْبَحَهُ لِلْمَسَاكِينِ . رواه رزين

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۹ باب فی النذور الفصل الثالث)

محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے  
نجات دی تو میں اپنے کو قربان کر دوں گا یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا انہوں  
نے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ  
اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں  
کرتا ہے؟ ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دے دے۔ (بہار شریعت ۳۱/۹)

## ﴿حدود کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۲: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ج وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ه يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورة الفرقان آیت ۶۸، ۶۹، ۷۰)

اور اللہ کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۳: وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حِفْظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ .

(سورة المعارج آیت ۲۹، ۳۱)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا باندیوں سے ان پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۴: وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا . (الاسراء ۳۲)



زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور برائی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۵: الزَّائِيَةُ وَالزَّائِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ . (سورة النور آیت ۲۶)

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۶: وَلَا تَكْرِهُوا فَتَيَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحْصُنَا لِنَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَن يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ مَّ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ . (سورة النور آیت ۳۳)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اور وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو ان کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں اللہ ان کو بخشے والا مہربان ہے۔

## احادیث

۱۴۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ بَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۱۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمَطَّرُوا أَوْ يَبْعِينَ صَبَاحًا . (السنن لابن ماجه ج ۱۸۵/۲ باب اقامة الحدود)

عبداللہ ابن عمر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۷۵/۹)

۱۴۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقِيمُوا حُدُودَ

اللَّهُ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ .

(السنن لابن ماجه ج ۱۸۵/۲ باب اقامة الحدود)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ (بہار شریعت ۷۵/۹)

۱۴۶۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَغْنَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِي إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

(السنن لابن داؤد ج ۶۰۱/۲ باب فی الحد یشفع فیہ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہو گئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا پھر لوگوں نے کہا سو اسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرات نہیں کر سکتا الغرض اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ پھر حضور خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتیں تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

۱۴۶۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ

عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ :  
فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رِذَّةَ الْخِبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ . (الترغيب

والترہیب ج ۱۹۷/۱۹۸/۱۹۹ اذہ حضرتم عند ذی سلطان فاحسنو المحضر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے روغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو لے۔ (روغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا)۔

۱۴۶۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : تَعَاَفُوا الْحُدُودَ بَيْنَكُمْ وَمَا بَلَغْنِي مِنْ  
حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ . (السنن لابی داؤد ج ۶۰/۱/۲ باب العضو عن الحدود ما لم تبغ السلطان)  
عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حد کو تم آپس  
میں معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمہیں درگزر کرنے  
کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی یعنی اب ضرور حد  
قائم ہوگی۔ (بہار شریعت ۷۶/۹)

۱۴۶۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ  
عَشْرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ . (السنن لابی داؤد ج ۶۰/۱/۲ باب فی الحد یشفع فیہ)  
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور نے فرمایا (اے ائمہ) عزت  
داروں کی لغزشیں دفع کر دو مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت ۷۶/۹)

۱۴۶۸، ۱۴۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ  
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ  
خَصْمُهُ فَقَالَ : صَدَقَ، اقْضِ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابِكْتَابِ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ

هَذَا فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَقْتَدَيْتُ بِمِائَةِ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَرَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرُدَّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَأَعْدُو عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَأَرْجُمَهَا فَعَدَا أُنَيْسُ فَرَجَمَهَا .

(صحیح البخاری ج ۱۰/۲/۱۰۱/۱۱/۱۰۰۸/۱۳/۱ باب من امر غیر الامام باقامه)

(الحد غائبا عنه)

ابو ہریرہ وزید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ ارشاد فرمایا عرض کرو اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیر اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیر واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال شہر بدر کیا جائے (اس کے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کر دو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا۔ (بہار شریعت ۷/۷۶۹)

۱۴۷۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ نَدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ

زَنَى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ . (صحیح البخاری ج ۱۰/۲/۱۰۱/۱۱/۱۰۰۸/۱۳/۱ باب اهل الذمة

واحصانهم اذا زنوا ورفعوا الى الامام)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محسن نہ ہو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کر دیا جائے۔ (بہار شریعت ۷/۷۶۹)

۱۴۷۱: عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ  
فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ  
الْحَبْلُ أَوْ الْإِغْتِرَافُ . (مشکوۃ المصابیح باب الحدود ۳۰۹)

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ  
کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی  
اس میں آیت رجم بھی ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور حضور کے بعد ہم نے رجم کیا  
اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محسن ہو خواہ وہ مرد ہو یا  
عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔

۱۴۷۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا  
تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ  
الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ  
يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا : صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا . (الصحيح للبخاری ج ۲ / باب الحدود ص ۱۰۱)

عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت  
نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ کوئی  
معمولی اور ہلکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائے گا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک  
نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے قصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں رجم کے متعلق کیا  
ہے؟ یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی  
توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے)

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلاشبہ رجم ہے۔

توریت لاؤ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل و مابعد کو پڑھنا شروع کیا (اور آیت رجم کو چھپا لیا اور اس کو نہیں پڑھا) عبد اللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی حضور نے زانی اور زانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے۔ (بہار شریعت ج ۹ ص ۷۷، ۷۸)

۱۴۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(الصحيح للبخاری ج ۱/۲، ۱۰۰ باب حد الزنا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا (اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹ ص ۷۸)

۱۴۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ عَلَى رَأْسِهِ كَالظِّلَّةِ فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ.

(کنز العمال ج ۳/۶۶ کتاب الحدود من قسم الاقوال)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹ ص ۷۸)

۱۴۷۵: عَنْ ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّبَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَاءُ إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّغْبِ. (الترغيب والترهيب ج ۳/۱۸۰)

عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔ (بہار شریعت ۷۸/۹)

۱۴۷۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ الْيَلِيلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَيَّ أَنْ قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى ثَقَبٍ مِثْلِ الثُّورِ أَغْلَاهُ ضَيْقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يُخْرَجُوا وَإِذَا أُخِمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ.

(الترغيب والترهيب ج ۳/۲۷۱/۲۷۲ ان الزناة تشتعل وجوههم نارا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تھور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ ہے اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں اور جب شعلہ کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (بہار شریعت ۷۸/۹)

۱۴۷۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ظَهَرَ الزُّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ. (الترغيب والترهيب ۲۷۸/۲ باب ما ظهر في قوم الزنا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ (بہار شریعت ۷۸/۹)

۱۴۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّه سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنْ

اللَّهُ فِي شَيْئٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ  
وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَضَّحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْأَوَّلِينَ  
وَالْآخِرِينَ . (الترغيب والترهيب ج ۲۷۸/۳ مظهر فی قوم الزنا اور الربا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت  
کسی قوم میں اس کو داخل کر دے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اس سے اولاد ہوئی) تو  
اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا اور جو شخص اپنی اولاد سے دیدہ  
دانستہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس سے حجاب فرمائے گا اور اسے اگلوں پچھلوں میں رسوا  
فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۷۹/۹)

۱۴۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ . (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۲۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین  
شخصوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام فرمائے گا نہ ان کو پاک فرمائے گا نہ ان کی طرف ظرف  
رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) زنا کرنے والا بوڑھا (۲) جھوٹ  
بولنے والا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (بہار شریعت ۷۹/۹)

۱۴۸۰: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ السَّمَوَاتِ  
السَّبْعَ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعَ لَيَلْعَنَنَّ، الشَّيْخَ الزَّانِيَّ وَإِنَّ فُرُوجَ الزَّانَاةِ لَيُودِي أَهْلَ النَّارِ نَتْنُ  
رِيحِهَا . (الترغيب والترهيب ج ۲۷۶/۳ لا يدخل الجنة مسكين متكبر ولا شيخ زان)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور  
ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا  
دے گی۔ (بہار شریعت ۷۹/۹)

۱۴۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّنْبِ



أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَيْدًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَجَلَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ.

(الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۰۶ بابُ إثمُ الزَّناةِ)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی بے شک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۲: عَنْ مِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا صَحَابَهُ مَا تَقُولُونَ فِي الزَّانَا؟ قَالُوا: حَرَامٌ حَرَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا صَحَابَهُ لِأَنِّي زَنَيْتُ الرَّجُلَ بَعَشْرَ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِأَمْرَأَةٍ جَارِهِ. (الترغيب والترهيب ج ۳/۲۷۸/۲۷۹ الزانی بِحَلِيلَةٍ جَارِهِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ و رسول نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ لَا تَزْنُوا عَلَى مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

(ترغیب و ترہیب ۲۸۲/۳ الامن حفظ فرجه فله الجنة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جوانان قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اس کے لیے جنت ہے۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ.

(الترغيب والترهیب ج ۲۸۲/۳ الا من حفظ فرجه فله الجنة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہیے داخل ہو۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَصَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

(ترغیب و ترہیب ۲۸۲/۳ الامن حفظ فرجه له الجنة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبرڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۶: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ اضْمَنُ لَكُمْ الْجَنَّةَ أَصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اتَّيَمَنْتُمْ وَاحْفَظُوا قُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ. (الترغيب والترهيب

ج ۵۸۸/۵۸۷/۳ اضمنوا لي ستا من انفسكم اضمن لكم الجنة)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں (۱) بات بولو تو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ (بہار شریعت ۸۰۹)

۱۴۸۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ

وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلًا لَوْ طِ قَاتِلْتُمُو الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ.

(ترغیب وترہیب ۲۸۸/۳ اقتلوا الفاعل والمفعول به والذى ياتى بهيمة)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۸۸: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ عَمَلٍ قَوْمِ لُوطٍ.

(ترغیب وترہیب ۲۸۵/۳ ان اخوف ما اخاف على امتي من عمل قوم لوط)  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۸۹، ۱۴۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَوْ طِ رَوَاهُ رُذَيْنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَذَمَ عَلَيْهِمَا حَانِطًا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۱۳ کتاب الحدود)

ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلادیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار ڈھادی۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا.

(ترغیب وترہیب ۲۸۹/۳ لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۲: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اِسْتَحْيُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

(ترغیب و ترہیب ۲۸۹/۳ لا ينظر الله رجل الى رجل الخ)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَلْعُونٌ مَنْ

أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا. (ترغیب و ترہیب ۲۹۰/۳ لعن الله الذين ياتون النساء في محاشهن)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع

کرے وہ ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

## ﴿ حد کہاں واجب ہے ﴾

### احادیث

۱۴۹۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِذْرُوا الْمُذْذُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ. (جامع الترمذی ج ۱ ابواب الحدود ۲۶۳د)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اس کو چھوڑ دو امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ (بہار شریعت ۸۹/۹)

۱۴۹۵: عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُسْتُكِرْهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۶۹ باب ماجاء فی المرأة اذا استكرهت علی الزنا)

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا حضور نے اس عورت پر حد نہیں لگائی اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۸۹/۹)

## ﴿ شراب پینے کی حد کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقَعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ  
وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ. (سورة المائدة: الآية ۸۹)

اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کی تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

## احادیث

۱۴۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ

فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ. (السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السكر)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی

حرام ہے۔ (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۷: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

وَمُفْتِرٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضاء کو ست

کرنے والی حواس کو کند کرنے والی مثلاً انیون سے منع فرمایا) (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۸: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ

مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ. (السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السکر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس کی مداومت کرتا ہو امرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پیئے گا۔ (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۹: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ

يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْيَمْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ:

نَعَمْ. قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ

الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ:

عَرَفُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ. (الصحيح لمسلم ۱۶۷/۲ باب بيان ان كل مسكر

خمر وان كل خمر حرام. (مشکوٰۃ المصابيح ۳۱۷)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے

بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا لوگوں نے عرض

کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا عصارہ (نچوڑ) (بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۵۰۰: عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ

فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَهُ أَنْ يَصْنَعَهَا: فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ

وَلَكِنَّهُ دَاءٌ. (الصحيح لمسلم ج ۱۶۳/۲ باب تحريم التداوي بالخمر)

طارق بن سويد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور نے منع فرمایا

انہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

(بہار شریعت ۹۶/۹)

۱۵۰۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ وَسَكَّرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكَّرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكَّرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رُدْغَةِ الْخُبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا رُدْغَةُ الْخُبَالِ قَالَ : عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ .

(السنن لابن ماجہ ۲۵۰/۲ باب من شرب الخمر لم ت قبل له صلوة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہ خیال سے اسے پلائے گا۔ (بہار شریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۲ : عَنْ ذَيْلِمِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَنَا بَارِضٌ بَارِدَةٌ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَأَنَا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَّقُوهُ بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ : هَلْ يُسَكِّرُ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ فَقُلْتُ : فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ .

(السنن لابن داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء في السكر)

ذیلیم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرنے والے ہیں اور ہم گیتوں کی شراب بناتے ہیں جس وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا ارشاد فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو اس سے پرہیز کرو میں نے عرض کی لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔ (بہار شریعت ۹۷/۹)



۱۵۰۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ وَلَا قَمَازٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا مَذْمُونٌ خَمْرٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جو اکیلے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَغَضَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أُمَحِّقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكِبَارَاتِ يَغْنَى الْبَرَائِطُ وَالْمَعَارِيفُ وَالْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَدْعُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدْسِ. (الترغيب والترهيب ج ۳/۲۶۱، ۲۶۲)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اس کو حوض قدس سے پلاؤں گا۔ (بہار شریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدٌّ مِنَ الْخَمْرِ وَالْعَاقِ وَالذَّيْوُثِ الَّذِي يُقْرَفُ فِي أَهْلِ الْخَبْتِ. (الترغيب والترهيب ج ۳/۲۵۶)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۶: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مُدٌّ مِنَ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ السَّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدٌّ مِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللَّهُ جَلًّا وَعَلَا مِنْ نَهْرٍ الْغَوْطَةِ قِيلَ: وَمَا نَهْرُ الْغَوْطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِي

مِنْ فُرُوجِ الْمُؤْمِسَاتِ يُوذِي أَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِمْ. (الترغيب والترهیب ج ۳/۲۵۳)  
 ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخص  
 جنت میں داخل نہ ہونگے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق  
 کرنے والا۔ (بہار شریعت ۹/۹۸)

۱۵۰۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُدٌّ مِنَ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ  
 لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَعَابِدٍ وَثَنٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)  
 ابن عباس سے حضور نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا  
 اس سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔ (بہار شریعت ۹/۹۸)

۱۵۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 حَدَّثَنَا الْخَمْرُ كَعَابِدٍ وَثَنٍ. (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۲۵۰ باب مد من الخمر)  
 حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب  
 کی مداومت کرنے والا بت پرست کی طرح ہے۔

۱۵۰۹: عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَوْ حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ  
 وَبَاتِعَهَا وَالْمَبْيُوعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتَّىٰ عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا الضَّرْبِ.  
 (السنن لابن ماجہ ۲/۲۵۰ باب لعنت الخمر علی عشرة اوجه)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں  
 دس شخصوں پر لعنت کی بنانے والا اور بنوانے والا اور پینے والا اور اٹھانے والا اور جس کے پاس  
 اٹھا کر لائی گئی اور پلانے والا اور بیچنے والا اور اس کے دام کھانے والا اور خریدنے والا اور جس  
 کے لیے خریدی گئی۔ (بہار شریعت ۹/۹۸)

۱۵۱۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا  
 يَشْرَبُ الْخَمْرَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَىٰ مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا  
 الْخَمْرُ. (الترغيب والترهيب ۳/۲۵۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر

ایمان لاتا ہے وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھیں جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. (الترغيب والترهيب ج ۲۵۷/۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ برائی کی کنجی ہے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۲: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعَتْ وَإِنْ حُرِّقَتْ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا لِمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الدِّمَةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. (السنن لابن ماجه ج ۲۵۰/۲ والترغيب والترهيب ج ۲۵۷/۳)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ کھڑے کر دیئے جاؤ اگرچہ جلاد دیئے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۳: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اجْتَنِبُوا أُمَّ الْخَبَائِثِ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مَمْنُ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ فَعَلَقَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ خَادِمًا إِنَّا نَدْعُوكَ لِشَهَادَةٍ فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ كُلَّمَا يَدْخُلُ أَبَا أَعْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتَّى إِذَا أَقْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ جَالِسَةٍ وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةٌ فِيهَا خَمْرٌ فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نَدْعُكَ لِشَهَادَةٍ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِقَتْلِ هَذَا الْغُلَامِ أَوْ تَقَعُ عَلَيَّ أَوْ تَشْرَبُ كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَإِنْ أَبَيْتَ صَحْتُ بِكَ وَقَضَيْتُكَ قَالَ: فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: أَسْقِيْنِي كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَسَقَتْهُ كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَقَالَ: زَيْدُ نَبِيِّ فَلَمْ تَزَلْ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتْلَ النَّفْسِ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ إِيْمَانٌ وَإِيْمَانُ الْخَمْرِ فِي صَدْرِ رَجُلٍ أَبَدًا. وَلْيُوْشِكُنَّ أَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهُ. (الترغيب والترهيب ج ۲۵۸/۳)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ام النجاشی (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہو گئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لئے اسے بلا کر لاوہ بلا کر لاتی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کر دوں گی جب اس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑے گا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا لہذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینے میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۴: عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يَسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. (السنن لابن داود ۱۶۳/۲ باب فی الدازی)

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین و فسادل لینے جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۵: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَجْلِدُوهُ فَإِنْ

عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقْتُلُوهُ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۷۴ باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ فَأَجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقْتُلُوهُ قَالَ: ثُمَّ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ

ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ .

(جامع الترمذی ج ۲۶۷/۱ من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه)  
اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شراب  
پینے والے کو کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پھر پئے تو اس کو قتل کر دو چوتھی بار حضور کی خدمت میں  
شراب خوار لایا گیا اسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)  
۱۵۱۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ

(صحیح البخاری ج ۱۰۰۲/۲ باب من امر بضرب الحد في البيت)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق شاخوں  
اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۸: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نُؤْتِي بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمْرَةَ أَبِي بَكْرٍ وَصَلَدًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَوْمٌ إِلَيْهِ بِأَيْدِنَا  
وَنَعَالِنَا وَأَرْدَيْنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ أَمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا  
جَلَدَ ثَمَانِينَ. (صحیح البخاری ج ۱۰۰۲/۲ باب من امر بضرب الحد في البيت)

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضور کے زمانہ اور حضرت  
ابوبکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانہ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے  
ہاتھوں اور جوتیوں اور چاروں اور سے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب  
لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۹: عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ  
فِي الْخَمْرِ يَشْرِبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ إِذَا  
شَرِبَ سَكَرَ وَإِذَا سَكَرَ هَذَا وَإِذَا هَذَا افْتَرَى أَوْ كَمَا قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرَ فِي الْخَمْرِ  
ثَمَانِينَ. (موظا للامام مالک ۲۵۲/۲ باب ماجاء في الحد الخمر)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد ثمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا  
نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا یہودہ بکے گا اور جب یہودہ بکے گا افترا کرے گا لہذا حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۹)

## ﴿ حد قذف کا بیان ﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۸: وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا

بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا . (سورة الاحزاب / ۵۷)

اور فرماتا ہے۔

۲۶۹: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ

تَمْنِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ

بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ . (سورة النور آیت / ۳۱)

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا

گناہ اپنے سر لیا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان

کی کوئی گواہی نہ مانو، اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں، تو بیشک اللہ

بخشنے والا مہربان ہے۔

### احادیث

۱۵۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ

قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّوْنِ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.

(کنز العمال ج ۸/۳ کتاب الحدود حدیث ۱۵۵۰)

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جب کہ واقع میں وہ غلام و بیابانی ہے جیسا اس نے کہا۔ (بہار شریعت ۱۰۴/۹)

۱۵۲۱: عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَذَفَتْ وَلَيْدَتُهَا فَقَالَتْ: لَهَا يَا زَانِيَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَرَأَيْتَهَا تَزْنِي قَالَتْ: لَا. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثَمَانِينَ سَوْطًا بِسَوْطٍ مِّنْ حَدِيدٍ. (کنز العمال ج ۱۲۱/۳)

عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۰۴/۹)

## ﴿تعزیر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۰: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (حجرات ۱۰۱)

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنس، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہہ لانا اور جو توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہے۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

## احادیث

۱۵۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيٍّ! فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثٌ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَأَقْتُلُوهُ. (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۱ باب ماجاء فیمن یقول للأخیر یا مخنث)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۹)

۱۵۲۳: عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: لِلرَّجُلِ يَا كَافِرُ! يَا خَبِيْثُ! يَا فَاسِقُ! يَا حِمَارًا! قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ مَّعْلُومٌ يُعْزَرُ الْوَالِي بِمَا رَأَى. (کنز العمال ج ۱۲/۳)

نبیہی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک



شخص دوسرے کو کہے اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۹)

۱۵۲۴: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ .

(کنز العمال ج ۸۰/۳ باب فی محظورات الحدود)

نعمان بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۹)

## ﴿چوری کی حد کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۱: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ط  
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَن تَابَ مِن مَّ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ط إِنَّ اللَّهَ  
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ (سورة المائدة ۳۸، ۳۹)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کیے ظلم کا بدلہ اللہ کی طرف سے  
سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے  
اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

### احادیث

۱۵۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱۸۹/۲ باب حد السارق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ کی  
لعنت کہ بیضہ (خود) چراتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے اس پر ہاتھ  
کاٹا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۶: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُقْبِهِ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ج

ص ۳۱۴ باب قطع السرقة والسنن لابن ماجہ ج ۱۸۹/۲ باب تعليق اليد في العنق)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا  
ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن پر لٹکا دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِداءَهُ  
فَأَخَذَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَجَاءَ بِسَارِقِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقَطَّعَ فَقَالَ  
صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَرِدْ هَذَا رِداءِي عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَهَلَّا  
قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. (السنن لابن ماجه ج ۱/۲ باب من سرق من الجرف)

صفوان بن امیہ راوی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں  
سو گئے چور آیا ان کی چادر لے بھاگا انہوں نے اسے پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر  
لائے حضور نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا صفوان نے عرض کی میرا یہ مطلب نہ تھا یہ چادر اس پر صدقہ  
ہے ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟ (بہار شریعت ۱۳۱/۹)

۱۵۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةٍ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّاهُ  
رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِداءَهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَتَنَبَّهَ بِهِ فَلَحِقَهُ فَأَخَذَهُ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّانِي هَذَا فَاسْتَلَّ  
رِداءِي مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَلَحِقْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ  
رِداءِي لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يُقَطَّعَ فِيهِ هَذَا قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

(سنن الدارمی ۹۴، ۹۳/۲ باب السارق يوجب من السرقة ارسله)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور مسجد میں اپنی چادر کا  
تکیہ لگا کر سو گئے چور آیا اور ان کی چادر لے بھاگا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ کی خدمت  
میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میں مسجد میں سو رہا تھا اتنے میں یہ آیا اور میری چادر لے  
بھاگا میں نے اس کو پکڑ لیا تو سرکارے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان نے کہا یا رسول اللہ  
میری چادر ہاتھ کاٹنے بھر قیمت کونہ پہونچے گی ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم  
نے ایسا کیوں نہ کیا؟

۱۵۲۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلامٍ لَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ اقْطَعْ يَدَ غُلامِي هَذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَاذَا سَرَقَ؟ فَقَالَ:  
سَرَقَ مِرْأَةً لِامْرَأَتِي ثَمَنُهُ سِتُونَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ: أَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعُ خَدِمِكُمْ  
سَرَقَ مَتَاعَكُمْ. (موطا امام مالک ص ۲۵۲)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹنے کا اس نے میری بی بی کا آئینہ چرایا ہے امیر المؤمنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کہ یہ تمہارا خادم ہے جس نے تمہارا مال لیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۳۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الْخَائِنُ وَلَا الْمُتْنَبُّ وَلَا الْمُخْتَلِسُ. (سنن لابن ماجہ ج ۱۸۹/۲ باب الخامس والمنتہب والمختلس)  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)  
۱۵۳۱: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا قَطْعَ فِي تَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ (السنن لابن ماجہ ج ۱۸۹/۲)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھل اور گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جب کہ پیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چورائے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۳۲: عَنْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا قَطْعَ فِي تَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا أَوَاهُ الْمُرَّاحُ أَوِ الْجَرَيْنِ فَالْقَطْعُ فِيهَا بَلَّغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.  
(موطا امام مالک ص ۲۴۹)

امام مالک سے روایت ہے حضور نے فرمایا درختوں پر پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں ان بکریوں کے چرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن میں جمع کر لیے جائیں اور سپر (ڈھال) کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۹)

۱۵۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ. (موطا امام مالک ص ۲۴۹)

عبداللہ بن عمرو دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سپر (ڈھال) کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۹)

## راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۲: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِي يُحَارِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا وَتُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

جو لوگ اللہ و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیئے جائیں یا جلاوطن کر دیئے جائیں یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے مگر وہ کہ تمہارے قابو پانے سے قبل توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۰، ۱۲۹/۹)

### احادیث

۱۵۳۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ زَنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۲۰۸)

ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے (۱) مہسن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا (۲) اور جو شخص اللہ و رسول یعنی مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا (۳) اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۰، ۱۲۹/۹)

۱۵۳۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَّةٍ قَدَمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْعَثْنَا رَسُولًا فَقَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذُّودِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِيهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمَنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَّ وَاسْتَأْفَوْا الذُّودَ وَكَفَرُوا وَابْعَدُوا إِسْلَامَهُمْ فَاتَى الصَّرِيحُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُخِمَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. (صحيح البخارى ج ۱/۴۲۳)

حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں قبیلہ عکّل وعرینہ کے آٹھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا نا سازگار ہوئی تو عرض کی اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے اونٹنی کے دودھ کا انتظام فرمائیں سرکار نے فرمایا اونٹوں سے جا لگو وہ چلے گئے اور اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا یہاں تک کہ وہ صحت مند اور موٹے ہو گئے اور چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ ہانک لے گئے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے تو مخبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا تو سرکار نے متعاقبین کو بھیجا تو دن نکلنے نکلنے پکڑ لیے گئے سرکار نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور لوہے کی سلاخیاں منگوائیں پھر گرم کی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دیا پھر انہیں سنگستان میں ڈلوادیا پانی مانگتے تو نہ دیا جاتا یہاں تک کہ مر گئے۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۹)

## ﴿کتاب السیر﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۳: اَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَانْتِهِمْ ظَلَمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝۱۱۱ لِّذِيْنَ اٰخَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَارْضٌ وَّالْبٰرِئَاتُ وَبِئْسَ مَا يَشْكُرُ الْاِنْسَانُ ۝۱۱۲ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (سورة الحج آیت ۳۹، ۴۰)

ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک ان کے مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۴: وَقَاتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۱۱۳ وَاَقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تَقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی يَقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قَاتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۚ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ ۚ فَاِنْ اَنْتَهُوْا فَلَا عُدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۴ وَتَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَيَكُوْنُ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ اَنْتَهُوْا فَلَا عُدُوْا ۚ اِلَّا عَلٰی الظّٰلِمِيْنَ (سورة البقرة الآية ۱۸۹، ۱۹۳)

اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو درست نہیں رکھتا اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم

سے وہاں نہ لڑیں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ بعض آجائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے اور اگر وہ بعض آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۹)

## احادیث

۱۵۳۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

(ترغیب ج ۲۶۸/۲ باب الترغیب فی الغدوہ فی سبیل اللہ والروحۃ وما جاء بفضل)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۹)

۱۵۳۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ يُمْسِكُ بَعْنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوْ الْمَوْتَ مِظَانَهُ وَرَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفَاءِ وَبَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ.

(ترغیب و ترہیب ج ۲۴۷/۲ باب طوبیٰ لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ﷺ سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہنچتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے یا اس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۳۲/۹)

۱۵۳۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالْأَسْنَتِكُمْ. (سنن دارمی ج ۱۳۲/۲ باب فی جہاد المشرکین باللسان والید)



انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۳۳)

۱۵۳۹: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤْمَنُ فِيهِ فِتْنَةُ الْقَبْرِ. (الترغيب والترهيب ج ۲/۲۴۳)

ترمذی والبوداؤد فضالہ بن عبید سے ودارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں ﷺ جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مرجائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے (بہار شریعت ج ۹/۱۳۳)

۱۵۴۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رِبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (صحيح البخاری ج ۱/۴۰۵)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۳۳، ۱۳۴)

۱۵۴۱: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ رِبَاطٌ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ فِيهِ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَنِ. (الترغيب ج ۲/۲۴۳)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مرجائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۳۳)

۱۵۴۲: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رِبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. (الترغيب ج ۲/۲۴۳)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۳۳)

## ﴿ غنیمت کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۵: یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (سورة الانفال آیت ۱/)

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرما دو نفل اللہ ورسول کے لئے ہیں اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ ورسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۶: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ. (سورة الانفال آیت ۴۱/)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ ورسول کے لیے ہے اور قرابت والے یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۳۹)

## احادیث

۱۵۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ رَأَىٰ ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۴۸ باب قسمة الغنائم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۳۹)

۱۵۴۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَىٰ

الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ : فَضَّلَ أُمِّي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ .

رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۹ باب قسمة الغنائم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے تمام انبیاء سے افضل کیا یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔

(بہار شریعت ج ۹/۱۳۹)

۱۵۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

فَقَالَ : لِقَوْمِهِ : لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكٌ بَضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرَى أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَنْ بَهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهَا فَعَزَا فِدْنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَوةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ : لِلشَّمْسِ إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ أَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحَبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَغْنَى النَّارَ لَنَا كُلُّهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا فَقَالَ : إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيَبَايَعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْيَبَايَعُنِي قَبِيلَتَكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : فِيكُمْ الْغُلُولُ فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ : رَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنْ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا . (الجامع الصحيح للبخاری

ج ۴۰/۱ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گا بھن جانور خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ بیت المقدس کے قریب پہونچے وقت عصر آگیا وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا انہوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا تو مامور ہے اور میں مامور ہوں اے

اللہ آفتاب کو روک دے آفتاب رک گیا اور اللہ نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اسے کھانے کے لیے آگ آئی مگر اس نے نہیں کھایا (یعنی زمانے میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے لہذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ یونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا اس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰)

۱۵۴۶: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَدْ مَنَّا فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا جَعْفَرُ أَوْ أَصْحَابُهُ أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۰ باب قسمة الغنائم)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت پہونچے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے ان میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور ان کے رفقاء نے انہیں کو حصہ دیا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰)

۱۵۴۷: عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمِزٍ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُورِيِّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَخْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ: لِيَزِيدَ أَكْتُبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْدَيَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۸ باب قسمة الغنائم)

صحیح مسلم یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا یزید سے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کے لیے (سہم) نہیں ہے مگر کچھ دیدیا جائے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۰، ۱۴۱)

۱۵۴۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ

السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ۳۴۸)  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ اگر لشکر میں سے  
کچھ لوگوں کو لڑنے کے لئے کہیں بھیجتے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا  
فرماتے۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۵۴۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا سِوَى نَصِينَا مِنَ  
الْخُمْسِ فَأَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسْنُ الْكَبِيرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۴۸ باب قسمة الغنائم)  
حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی کہتے ہیں حضور ﷺ نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس  
میں سے نفل دیا تھا مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۵۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ۳۵۱)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور اقدس ﷺ کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل  
میں ملی ہوتی تھی۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۵۵۱: عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
ﷺ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(الصحيح للبخاری ج ۴۳۹/۱ باب قول الله تعالى فان لله خمسة والرسول)  
خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے  
سنا ہے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ  
ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۳/۹)

۱۵۵۲: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ  
بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سِنَامِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْقَبِيئِ شَيْءٌ  
وَلَا هَذَا وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذْوُوا الْحَيَاطَ  
وَالْمُخِيطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ: أَخَذْتُ هَذِهِ لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا مَا كَانَ لِي وَلِابْنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ : أَمَا إِذَا

بَلَغْتُ مَا أَرَى فَلَا أَرْبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۱)

ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس ﷺ ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی سوائے شمس کے (کہ یہ میں لوں گا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہو جائے گا لہذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کہ میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے حضور نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ وہ جو تمہیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۱)

۱۵۵۳ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شُرَى الْمَغَانِمِ

حَتَّى تُقَسَّم . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ۳۵۱)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے

منع فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۴۱)

## ﴿جزیہ کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۷: وَمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الْآغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (سورة الحشر آیت ۷، ۶)

اللہ نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرمادیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لئے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں اسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۵۴، ۱۵۵)

## احادیث

۱۵۵۴: عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُخْتَلِمٍ دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ.

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۵۵)

۱۵۵۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَصْلُحُ قَبِيلَتَانِ فِي

أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ. رواه احمد والترمذی و ابوداود

(مشکوۃ المصابیح ج ۳۰۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک زمین

میں دو قبیلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۵۵/۹)

۱۵۵۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ

يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤْذُونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: أَنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخُذُوا. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ج ۳۰۳)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ

ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں اور نہ ہمارے حقوق ادا کرتے

ہیں اور ہم خود جبر الینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ

اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۵۵/۹)

۱۵۵۷: عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ

أَرْبَعَةَ دَنَائِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَّافَةٌ

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. رواه مالک (مشکوۃ المصابیح ج ۳۰۳)

اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ

جزیہ مقرر کیا سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ

مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی ان کے ذمہ تھی۔ (بہار شریعت ج ۱۵۵/۹)



## ﴿مرتد کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۸: وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ قِمْتُ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (سورة البقرة آیت ۲۱۷)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۹: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.

(سورة المائدة آیت ۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۰: قُلْ أَبَا اللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۚ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ

إِيمَانِكُمْ. (سورة التوبة آیت ۶۵)

تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے  
بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۶۱)

## احادیث

۱۵۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقَى لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ . رواه البخاری وفي رواية لهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان)

امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۶۱)

۱۵۵۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالثَّيْبِ الزَّائِنِ وَالْمُفَارِقِ لِدِينِهِ التَّارِكِ الْجَمَاعَةَ .

(صحیح البخاری ۱۰۱۶/۲ باب قول اللہ ان النفس بالنفس)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور شیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین چھوڑ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۹/۱۶۱، ۱۶۲)

۱۵۶: عَنْ عِكرَمَةَ قَالَ : أُنَبِّئُ عَلَىٰ بَزَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَلَبَّغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لَنَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَتَلْتَهُمْ لِقَوْلِ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. (صحيح البخاری ج ۱۰/۲۳۱۲ باب حکم المرتد)

عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند زندیق  
 پیش کیے گئے انہوں نے ان کو جلادیا جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہونچی تو یہ  
 فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا فرمایا کہ اللہ کے عذاب  
 کے ساتھ تم عذاب مت دواور میں انہیں قتل کرتا اس لیے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے  
 دین کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۶۲)

## ﴿لقیط کا بیان﴾

### احادیث

۱۵۶۱: عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ أَنَّهُ وَجَدَ مَبْنُودًا فِي عَهْدِ عُمَرَ فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلَى اخْتِذِ هَذِهِ النِّسْمَةَ ؟ قَالَ : وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ غَرِبُفُهُ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ وَأَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ عَنْهُ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ فِي إِخْرِهِ هُوَ حُرٌّ وَلَاؤُهُ لَكَ وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ . (كنز العمال ج ۳۲۸/۷ باب اللَّقِيطِ مِنْ قِسْمِ الْأَفْعَالِ حَدِيث ۳۸۵۱ والدرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ علی

ہامش الہدایۃ ج ۶۱۱/۲ کتاب اللقیط و مؤطا للامام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۲۱۹/۲)

امام مالک نے ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا کہتے ہیں میں اسے اٹھالایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے کیوں اٹھایا جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا پھر ان کی قوم کے سردار نے کہا اے امیر المؤمنین یہ مرد صالح ہے یعنی یہ غلط نہیں کہا فرمایا اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال سے دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲/۱۰)

۱۵۶۲: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِاللَّقِيطِ فَرَضَ لَهُ مَا يَصْلَحُهُ رِزْقًا يَأْخُذُهُ وَلِيَهُ كُلُّ شَهْرٍ وَيُوصِي بِهِ خَيْرًا وَيَجْعَلُ لَهُ رِضَاعَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَنَفَقَتَهُ. (الدرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ علی ہامش الہدایۃ ج ۶۱۱/۲ باب اللقیط)

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسب حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اس کا ولی (ملتقط) ماہ بماء لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت

المال سے مقرر کرتے۔ (بہار شریعت ۲/۱۰)

۱۵۶۳: عَنْ تَمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ لَقِيطًا فَاتَى بِهِ إِلَى عَلِيٍّ فَأَلْحَقَهُ

عَلِيٌّ عَلَى مَائَةٍ (الدراية في تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج ۶۱۱/۲ كتاب اللقيط)

تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے

انہوں نے اسے اپنے ذمہ لیا۔ (بہار شریعت ۲/۱۰)

۱۵۶۴: أَنَّ رَجُلًا اتَّقَطَ لَقِيطًا فَجَاءَ بِهِ إِلَى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ : هُوَ

خَوْفٌ وَلَا أَنْ أَكُونَ وَلَيْتُ مِنْ أَمْرِهِ مِثْلَ الَّذِي وَلَيْتُ أَنْتَ كَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا .

(الجوهرية النيرة شرح مختصر القدوري ج ۲ ص ۳۷ كتاب اللقيط والبدائع)

الصنائع من ترتيب الشرائع ج ۱۹۸/۶)

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص

نے لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے فرمایا یہ آزاد ہے اور اگر

میں اس کا متولی ہوتا تو مجھے فلاں فلاں چیز سے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔ (بہار شریعت ۲/۱۰)

## ﴿لَقَطُ (۱) کا بیان﴾

۱۵۶۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آوَى

ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْهَا. (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۱۷/۴ حدیث زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ وشرح معانی الآثار ج ۲۷۴/۲ باب اللقیط)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کسی کی

گمشدہ چیز کو پناہ دے (اٹھائے) وہ خود گمراہ ہے اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ۵/۱۰)

۱۵۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ: لَا تَحِلُّ اللَّقْطَةُ

فَمَنْ اَلْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيَعْرِفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْيُرِدْ إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ.

(الدراية فی تخریج احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج ۲/۶۱۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال

ہوا ارشاد فرمایا لقطہ حلال نہیں اور جو شخص پڑا مال اٹھائے اس کی ایک سال تک تشہیر کرے اگر

مالک آجائے تو اسے دیدے اور نہ آئے تو صدقہ کر دے۔ (بہار شریعت ۶/۱۰)

۱۵۶۷: عَنِ الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ.

(سنن الدارمی ج ۱۷۹/۲ باب فی الضالة)

دارمی نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان

کی گمشدہ چیز آگ کا شعلہ ہے یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے اگر یہ مقصود ہو کہ خود مالک بن

بیٹھے۔ (بہار شریعت ۶/۵۱۰)

۱۵۶۸: عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً

فَلْيُشْهَدْ ذَوَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمُ وَلَا يُغِيبُ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيُرِدْ عَلَيْهِ

وَالَا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ والدراية فی تخریج

احادیث الہدایۃ علی ہامش الہدایۃ ج ۶۱۲/۲ و مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۶۲/۴  
حدیث عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللہ عنہ

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص  
پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو عادل کو اٹھاتے وقت گواہ کرے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب  
کرے پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے  
دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۰)

۱۵۶۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا قَاتِي بِهِ  
فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا رِزْقُ اللَّهِ فَأَكْلَ مِنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَآكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ آتَتْ امْرَأَةً تَنْشُدُ الدِّينَارَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ اذِ الدِّينَارَ. رواه ابو داود

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ باب اللقیط)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے  
ایک مرتبہ ایک دینار پایا اسے فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے اور رسول اللہ ﷺ  
سے دریافت کیا (یعنی اس وقت ان کو ضرورت تھی یہ پوچھا کہ صرف کر سکتا ہوں یا نہیں؟) ارشاد  
فرمایا یہ اللہ نے رزق دیا ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی اس سے کھایا اور علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما  
نے بھی کھایا پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی آئی حضور نے ارشاد فرمایا اے علی وہ دینار اسے دیدو۔  
(بہار شریعت ۶/۱۰)

۱۵۷۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ  
الْلُقْطَةِ فَقَالَ: اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاءَهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَشَانِكَ  
بِهَا قَالَ: فَضَالَةُ النِّعَمِ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذُّبِّ قَالَ: فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ  
مَالِكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَخِدَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۲۸)

زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا  
اور اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا ارشاد فرمایا اس طرف یعنی تھیلی اور بندش کو شناخت کر لو پھر

ایک سال اس کی تشہیر کروا کر مالک مل جائے تو دید و در نہ تم جو چاہو کرو اس نے دریافت کیا گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے (یعنی اس کا لینا جائز ہے کہ کوئی نہیں لے گا تو بھیڑیا لے جائے گا) اس نے دریافت کیا گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا تم اسے کیا کرو گے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے وہ پانی کے پاس آکر پانے پے لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک پالے گا یعنی اس کے لینے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ۷۶۱/۷۶۱)

۱۵۷۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسُّوطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح باب اللقطة ۲۶۲)  
 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصا اور کوڑے اور رسی اور اس جیسی چیزوں کو اٹھا کر اسے کام میں لانے کی رخصت دی ہے۔  
 (بہار شریعت ۷۶۱/۷۶۱)

۱۵۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: أَتَيْتُنِي بِالشُّهَدَاءِ أَشْهَدُهُمْ فَقَالَ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَقَالَ: فَأَتَيْتُنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ: صَدَقْتُ فَلَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ التَّمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يُقَدِّمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَتَقَرَّرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ قُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْتُنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضَيْتُ بِكَ فَسَأَلْتُنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضَيْتُ بِكَ وَإِنِّي جَهِدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي اسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ وَلَجْتُ فِيهِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا جَاءَ بِمَالِهِ فَأَذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالُ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَاتَى بِالْفِ دِينَارٍ وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي



اَتَيْتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتُ بَعَثْتُ اِلَيْ شَيْئًا؟ قَالَ: اُخْبِرْكَ اَنِّي لَمْ اَجِدْ مَرَكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ بِهِ قَالَ: فَاِنَّ اللَّهَ قَدْ اَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتُ فِي الْخَشْبَةِ فَاَنْصَرَفَ بِالْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا. (صحيح البخارى ج ۱/۳۰۶)

صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا گواہ لاؤ جن کو گواہ بنا لو اس نے کہا کفّی باللہ شہیداً اللہ کی گواہی کافی ہے اس نے کہا کسی کو ضامن لاؤ اس نے کہا کفّی باللہ کفیل اللہ کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا تو نے سچ کہا اور ایک ہزار دینار اسے دے اور ادا کی ایک میعاد مقرر کر دی اس شخص نے سمندر کا سفر کیا اور جو کام کرنا تھا انجام کو پہنچا پھر جب میعاد پوری ہونے کا وقت آیا تو اس نے کشتی تلاش کی کہ جا کر اس کا دین ادا کرے مگر کوئی کشتی نہ ملی ناچار اس نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر دیں اور ایک خط لکھ کر اس میں رکھا اور خوب اچھی طرح بند کر دیا پھر اس لکڑی کو دریا کے پاس لایا اور یہ کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض طلب کیا اس نے کفیل مانگا میں نے کہا کفّی باللہ کفیل۔ وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا پھر اس نے گواہ مانگا میں نے کہا کفّی باللہ شہید اوہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا اور میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی کشتی مل جائے تو اس کا دین پہنچا دوں مگر میسر نہ آئی اور اب یہ اشرفیاں میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) وہ لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آیا مگر برابر کشتی تلاش کرتا رہا کہ اس شہر کو جائے اور دین ادا کرے اب وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ایک دن دریا کی طرف گیا کہ شاید کسی کشتی پر اس کا مال آتا ہو کہ دفعۃً وہی لکڑی ملی جس میں اشرفیاں بھری تھیں اس نے یہ خیال کر کے کہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی اس کو لے لیا جب اس کو چیرا تو اشرفیاں اور خط ملا پھر کچھ دنوں بعد وہ شخص جس نے قرض لیا تھا ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں برابر کوشش کرتا رہا کہ کوئی کشتی مل جائے تو تمہارا مال تم کو پہنچا دوں مگر آج سے پہلے کوئی کشتی نہ ملی اس نے کہا تم نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی اس نے کہا میں کہہ تو رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی اس نے کہا جو کچھ تم نے لکڑی میں بھیجا تھا خدا نے اس کو تمہاری طرف سے پہنچا دیا اپنی ایک ہزار اشرفیاں لے کر با مراد واپس

ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰/۸۷)

## ﴿مفقود<sup>(۱)</sup> کا بیان﴾

۱۵۶۳: عَنِ الْمُعِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِمْرَاةُ الْمَفْقُودِ هِيَ اِمْرَاَتُهُ حَتَّى يَأْتِيَهَا الْبَيَانُ . رواه الدارقطني

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج ۲۲/۲ کتاب المفقود)  
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفقود کی عورت جب تک بیان نہ آجائے (یعنی اس کی موت یا طلاق نہ معلوم ہو) اس کی عورت ہے۔  
۱۵۷۴: أَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيقِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فِي اِمْرَاةِ الْمَفْقُودِ هِيَ اِمْرَاةٌ أُبْتِلَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتَّى يَأْتِيَهَا مَوْتُ أَوْ طَلَاقٌ .

(الدراية فی تخريج احاديث الهداية ج ۲۲/۲ کتاب المفقود)  
عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے جو مصیبت میں مبتلا کی گئی اس کو صبر کرنا چاہئے جب تک موت یا طلاق کی خبر نہ آئے۔ (بہار شریعت ۱۷۱۰)

۱۵۷۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ اِمْرَاةَ الْمَفْقُودِ مُنْتَظَرَةٌ اَبَدًا اَخْرَجَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي قُلَابَةَ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالشَّعْبِيِّ وَالنَّخَعِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوا: لَيْسَ لَهَا أَنْ تَزُوجَ حَتَّى تَبَيَّنَ مَوْتُهُ . (حاشية مختصر القدوري كتاب المفقود و الدراية فی تخريج احاديث الهداية ج ۲۲/۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے کہ اس کو ہمیشہ انتظار کرنا چاہئے اور ابوقلابہ وجابر بن یزید و شعبی و ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۱۰)

(۱) مفقود اسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا۔ ۱۲

## ﴿شُرکت (۱) کا بیان﴾

۱۵۷۶: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَفْتُ أَزْوَادَ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاءُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا بَقَاءُ هُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبَسِطْ لِدَلِكِ نِطْعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النَّطْعِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَأَحْتَنَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ.

(صحیح البخاری ج ۱/۳۳۷/۳۳۸ باب الشریکۃ فی الطعام الخ ومسلم ج ۱/۴۲۱)

صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک غزوہ میں لوگوں کے توشہ میں کمی پڑ گئی لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی (کہ اسی کو ذبح کر کے کھالیں گے) حضور نے اجازت دیدی پھر لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے خبر دی (کہ اونٹ ذبح کرنے کی ہم نے اجازت حاصل کر لی ہے) حضرت عمر نے فرمایا اونٹ ذبح کر ڈالنے کے بعد تمہاری بقا کی کیا صورت ہوگی؟ یعنی جب سواری نہ رہے گی اور پیدل چلو گے تو تھک جاؤ گے اور کمزور ہو جاؤ گے پھر دشمنوں سے جہاد کیوں کر سکو گے اور یہ ہلاکت کا سبب ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ اونٹ ذبح ہو جانے کے بعد لوگوں کی بقا کی کیا صورت ہوگی؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کر دو کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچا ہے وہ حاضر لائیں ایک دسترخوان بچھا دیا گیا لوگوں کے پاس جو کچھ توشہ بچا ہوا تھا لا کر اس دسترخوان پر جمع کر دیا رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا اپنے

(۱) شریک کی دو قسمیں ہیں (۱) شریک ملک (۲) شریک عقد

شریک ملک کی تعریف یہ ہے کہ چند شخص ایک شے کے مالک ہوں اور باہم عقد شریک نہ ہوا ہو اور شریک عقد یہ ہے کہ باہم

شریک عقد کیا ہو ۱۲

اپنے برتن لاؤ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے پھر حضور نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ (بہار شریعت ۱۹/۱۰)

۱۵۷۷: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنَ إِذَا أُرْمِلُوا فِي الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوا بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ.

(صحیح البخاری ج ۳۳۸/۱ باب الشَّرْكَه فی الطَّعَامِ)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشعری کے لوگوں کا جب غزوہ میں توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ ہی میں ان کے اہل و عیال کے کھانے میں کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے تو سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (اس اچھی خصلت کی وجہ سے) وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۷۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبِدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعُهُ فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكُنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرْكَه فَيُشْرِكُهُمْ قُرْبَمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيُعِثُّ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: لِلرَّجُلِ أَشْرِكُنِي فَإِذَا سَكَتَ فَيَكُونُ شَرِيكُهُ بِالنَّصْفِ.

(صحیح البخاری ۳۴۰/۱ باب الشَّرْكَه فی الطَّعَامِ وَغِيْرَه)

عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لائیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرما لیجئے فرمایا یہ چھوٹا بچہ ہے پھر ان کے سر پر حضور نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی ان کے پوتے زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ میرے دادا عبد اللہ بن ہشام مجھے بازار لے جاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی شریک کر لو کیوں کہ رسول اللہ نے تمہارے لیے دعائے برکت کی ہے اور وہ انہیں بھی شریک کر لیتے اور بسا اوقات ایک مسلم اونٹ نفع میں مل جاتا اور

اسے گھر بھیج دیا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۷۹: يُذَكِّرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَعَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شِرْكَةً.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۴۰ باب الشركة فی العظام)

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اگر ایک شخص دامن ٹھہرا رہا ہے دوسرے نے اشارہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ حکم دیا کہ یہ اس کا شریک ہو گیا۔ (یعنی شرکت کے لیے اشارہ کافی ہے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے)۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۰: عَنْ سَائِبِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لِلنَّبِيِّ ﷺ

كُنْتُ شَرِيكِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكُنْتُ خَيْرَ شَرِيكِ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي.

(الندرية فی تخريج احادیث الهداية علی هامش الهداية ج ۲/۶۲۴ کتاب الشركة)

سائب بن ابی السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی زمانہ جاہلیت میں حضور میرے شریک تھے اور حضور بہتر شریک تھے کہ نہ مجھ سے مدافعت کرتے اور نہ جھگڑا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ

يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمْ. (سنن ابی داؤد ج ۲/۴۸۰ باب فی الشركة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو شریکوں کا میں ثالث رہتا ہوں جب تک ان میں کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے اور جب خیانت کرتا ہے تو ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۱۵۸۲: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَنُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ

يَدَا بَيْدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدَا بَيْدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَرُدُّوهُ.

(صحيح البخارى ج ۱/۳۴۰ باب الاشتراك فى الذهب والفضة الخ)

امام بخاری و امام احمد نے روایت کی کہ زید بن ارقم و برا بن عازب رضی اللہ عنہما دونوں

شریک تھے اور انہوں نے چاندی خریدی تھی کچھ نقد اور کچھ ادھار حضور اقدس ﷺ کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ جو نقد خریدی ہے وہ جائز ہے اور جو ادھار خریدی ہے اسے واپس کر دو۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۰)

## ﴿وقف کا بیان﴾

### احادیث

۱۵۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

(صحیح البخاری ج ۴/۱۲ و ابوداؤد ۳۹۸/۲۵ باب ماجاء فی الصدقة عن الميت)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں سے (کہ مرنے کے بعد ان کے ثواب اعمال نامہ میں درج ہوتے رہتے ہیں) (۱) صدقہ جاریہ، (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اس کا ثواب برابر ملتا رہے گا) (۲) یا علم جس سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہنچتا رہتا ہے (۳) یا نیک اولاد چھوڑ جائے جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۰)

۱۵۸۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْرٍ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يَبَاغُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرَّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

(صحیح البخاری ۳۸۸/۱، ۳۸۹، و مسلم ج ۴/۱۲ باب الوقف و کیف یکتب)

میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک زمین خیبر میں ملی ہے کہ اس سے زیادہ نفیس کوئی مال مجھ کو کبھی نہیں ملا حضور اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اصل کو روک لو (وقف کردو) اور اس کے منافع کو تصدق

کرد و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طور پر وقف کیا کہ اصل نہ بچی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ اس میں وراثت جاری ہو اور اس کے منافع فقرا اور شتہ والوں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر و مہمان میں خرچ کیے جائیں اور خود متولی اس میں سے معروف کے ساتھ کھائے یا دوسرے کو کھلائے تو حرج نہیں بشرطیکہ اس میں سے مال جمع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۵۰/۳۹/۱۰)

۱۵۸۵: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَبَسَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ دُورَهُمْ.

(کنز العمال ج ۸ ص ۳۲۳ حدیث ۵۴۶۲ کتاب الوقف)

محمد بن عبد الرحمن قرشی راوی کہ حضرت عثمان بن عفان و زبیر بن عوام و طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مکانات وقف کئے تھے۔ (بہار شریعت ۵۰/۱۰)

۱۵۸۶: عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِشْتَرَطَ فِي صَدَقَتِهِ أَنَّهَا لِبَنِي الدِّينِ وَالْفَضْلِ مِنَ أَكْبَابِهِ وَلَدِهِ.

(کنز العمال ج ۸ ص ۳۲۳ حدیث ۵۴۶۳ کتاب الوقف)

ابن عسا کرنے ابی معشر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط کی تھی کہ ان کے اکابر اولاد سے جو دیندار اور صاحب فضل ہو اس کو دیا جائے۔ (بہار شریعت ۵۰/۱۰)

۱۵۸۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُمِّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَلَمَاءُ قَالَ: فَحَفَرُ بَيْرٍ أَوْ قَالَ: هَذِهِ لَأُمِّ سَعْدٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۲۳۶/۱ باب فی فضل سقی الماء)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا میں ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا پانی (کہ پانی کی وہاں کی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی) انہوں نے ایک کنواں کھودوایا اور کہہ دیا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔

(بہار شریعت ۵۰/۱۰)

۱۵۸۸: عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ : أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ؟ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ غَيْرَ بئرِ رُوْمَةَ فَقَالَ : مَنْ يَشْتَرِي بِئرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ يَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا : االلَّهُمَّ نَعَمْ . قَالَ : أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ ؟ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبٍ مَالِي قَالَ : قَالُوا : االلَّهُمَّ نَعَمْ . قَالَ : أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ ؟ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبٍ مَالِي فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَصَلِّيَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ قَالُوا : االلَّهُمَّ نَعَمْ . فَقَالَ : أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ ؟ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى بُيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ أَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى سَقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيضِ فَرَكَّضَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ : اسْكُنْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا : االلَّهُمَّ نَعَمْ . قَالَ : االلَّهُ أَكْبَرُ االلَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا إِلَى وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِنِّي شَهِدْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَقَارِبَانَ فِيهِ .

(سنن الدارقطني ج ۱۹۶/۴ باب وقف المساجد والسقايات)

ثمامہ بن حزن قشیری راوی کہتے ہیں میں واقعہ دار میں حاضر تھا (یعنی جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا جس میں وہ شہید ہوئے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بالا خانہ سے سر نکال کر لوگوں سے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں سوا بیر رومہ کے شیریں پانی نہ تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے یعنی وقف کر دے کہ تمام مسلمان اس سے پانی بھریں اور اس کو اس کے بدلے جنت میں بھلائی ملے گی تو میں نے اسے



اپنے خاص مال سے خریدا اور آج تم نے اسی کو نیں کا پانی مجھ پر بند کر دیا ہے یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں یہ بات صحیح ہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ مسجد تک تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو فلاں شخص کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے اس کے بدلے میں اسے جنت میں بھلائی ملے گی میں نے خاص اسے اپنے مال سے خریدا۔ آج اسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے تم مجھے منع کرتے ہو لوگوں نے جواب میں کہا ہاں ہم جانتے ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ ﷺ خمیر پر تھے اور حضور کے ہمراہ ابو بکر و عمر تھے اور فرمایا اے خمیر ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا کہ کعبہ کے رب کی قسم ان لوگوں نے گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔ (بہار شریعت ۵۰/۱۰، ۵۱)

۱۵۸۹: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۰۱ باب فضل بناء المساجد والحث عليها وصحيح البخاری ج ۶۴/۱ باب من بنى مسجدا)  
عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (بہار شریعت ۵۱/۱۰)

۱۵۹۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ . (السنن لابن داود ج ۱ ص ۶۵ باب فى بناء المسجد)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے متعلق تفاخر کریں گے۔ (بہار شریعت ۵۱/۱۰)

۱۵۹۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ : مَنَعَ ابْنُ جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا يَنْقُمُ ابْنُ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ

وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ  
عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۶ کتاب الزکوۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر حضور سے کسی نے عرض کی کہ ابن جمیل و خالد بن ولید و عباس رضی اللہ عنہم نے زکوۃ نہیں دی ارشاد فرمایا کہ ابن جمیل کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا (یعنی اس کا انکار بلا سبب ہے اور قابل قبول نہیں) اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اس سے زکوۃ مانگتے ہو) اس نے اپنی زر ہیں اور تمام سامان حرب اللہ کی راہ میں واقف کر دیا ہے یعنی واقف کے سوا کیا ہے؟ جس کی زکوۃ تم مانگتے ہو اور عباس کا صدقہ میرے ذمہ ہے اور اتنا ہی اور یعنی دو سال کی زکوۃ ان کی طرف سے میں ادا کروں گا پھر فرمایا اے عمر تمہیں معلوم نہیں کہ چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱۷، ۵۲)

## ﴿ خرید و فروخت کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۱: لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِنَأْكُلُوا

فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ . (سورة البقرة : الآية / ۱۸۸)

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس کے معاملہ کو اس لیے نہ جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۲: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ

تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ . (سورة النساء / ۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضا مندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۳: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرُمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ

مُؤْمِنُونَ . (سورة المائدة / ۸۸، ۸۷)

اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور اللہ جو تمہیں روزی دی ان میں سے حلال طیب کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

## احادیث

۱۰۹۲: عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَكَلَ أَحَدٌ

طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ. (مشكوة المصابيح ص ٢٤١، الترغيب والترهيب ج ٢/٢١٥ في الاكساب بالبيع)

مقداد بن معد یکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہو اور بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱/۱۱۷)

١٥٩٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ طَيَّبَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ ! كُلُّوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبَّ يَا رَبَّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدَى بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ .

(مشكوة المصابيح ص ٢٤١، الترغيب والترهيب ٥٤٥/٢ كتاب البيوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ارشاد فرماتے ہیں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اس نے رسولوں سے فرمایا اِنَّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسول پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو اور مومنین سے فرمایا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تم کو دیا ان میں پاک چیزوں سے کھاؤ پھر بیان فرمایا کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے حال پریشان ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا رب یا رب کہتا ہے (دعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام پینا حرام لباس حرام اور غذا حرام پھر اس کی دعا کیونکر مقبول ہو؟ (یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دعا کے اسباب بیکار ہیں) (بہار شریعت ۴/۱۱۱)

١٥٩٤: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ

زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنْ الْحَلَائِلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۱، الترغیب والترہیب ۵۵۰/۲ کتاب البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ (بہار شریعت ۴/۱۱)

۱۵۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

وَأَنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۲)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو تم کھاتے ہو ان میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ ہے جو تمہارے کسب سے حاصل ہے اور تمہاری اولاد بھی منجملہ کسب کے ہے (یعنی بوقت حاجت اولاد کی کمائی سے کھا سکتا ہے) (بہار شریعت ۴/۱۱)

۱۵۹۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَكْسِبُ

عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلَ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتَرَكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنْ الْخَبِيثُ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۲، الترغیب والترہیب ۵۵۰/۲، ۵۴۹/۲ کتاب البیوع)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب) اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے۔ بیشک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۵۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ

الشَّحْبِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتْ مِنَ الشَّحْبِ كَانَتْ النَّارُ أُولَى بِهِ (مشکوۃ المصابیح ۲۴۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو گوشت حرام سے اگا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداء) اور جو گوشت حرام سے اگا ہے اس کے لیے آگ زیادہ بہتر

ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۵۹۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ

فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ (مشکوۃ المصابیح ۲/۲۴۲ باب الکسب)

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا حلال کمائی کی تلاش بھی

فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۵۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ

الْكَسْبِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَرْوُورٍ. رواه الطبرانی

(الترغيب والترهيب ۲/۵۲۳)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کسب زیادہ پاکیزہ

ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع (یعنی جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ

کہ وہ بیع فاسد نہ ہو)۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۶۰۰: رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ

يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ۵۲۴ باب البيوع وغيرها)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ مومن پیشہ کرنے والوں کو

محبوب رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۶۰۱: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: كَانَتْ لِمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ جَارِيَةٌ

تَبِيعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ فَفِيلَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ اتَّبِعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ: نَعَمْ.

وَمَا بَأْسَ بِذَلِكَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا

الدِّينَارُ وَالْدِّرْهَمُ. (مشکوۃ المصابیح ۲/۲۴۳، ۲۴۲ باب الکسب وطلب الحلال)

ابوبکر بن ابی مریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی کنیز دودھ بچا کرتی تھیں اور اس کا ثمن مقدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا کرتے تھے ان سے کسی

نے کہا سبحان اللہ آپ دودھ بیچتے ہیں اور اس کا ثمن لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظر

حقارت سے دیکھا) انہوں نے جواب دیا ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حرج ہی کیا ہے؟

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سواروے اور اشرفی کے

کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔ (بہار شریعت ۵/۱۱)

۱۶۰۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ  
مَعَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ. رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ۲/۴۳ بالمساهلة فی المعاملة)

ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تاجر راست گو  
امانت دار انبیاء و صدیقین و شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (بہار شریعت ۶/۵۱۱)

۱۶۰۳: عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّجَارُ يُحْشَرُونَ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَّق. رواه الترمذی وابن ماجه والدارمی  
وروی البیهقی فی شعب الایمان عن البراء. (مشکوۃ المصابیح ۲/۴۴ بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي  
الْمُعَامَلَةِ، التَّغْيِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۲/۵۸۶، ۵۸۷ کتاب البیوع)

رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی شعب الایمان میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تجارت قیامت کے دن فجار (بدکار)  
اٹھائے جائیں گے مگر جو تاجر متقی ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔  
(بہار شریعت ۶/۱۱)

۱۶۰۴: عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ: إِنَّ التَّجَارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ  
الْبَيْعَ؟ قَالَ: بَلَى. وَلَكِنَّهُمْ يَخْلِفُونَ فَيَاثِمُونَ وَيُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ.

(التَّغْيِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ۵۸۷/۲ التَّجَارُ فِي الصَّدَقِ)

عبدالرحمن بن شہل روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا تجارت بدکار ہیں لوگوں نے  
عرض کی یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیع حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا ہاں بیع حلال ہے اور لیکن یہ  
لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں اس میں جھوٹے ہوتے ہیں

(بہار شریعت ۶/۱۱)

۱۶۰۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ  
التَّجَارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا تَمَنُّوا لَمْ يَخُونُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يَخْلِفُوا وَإِذَا

اَشْتَرُوا لَمْ يَذْمُوا وَاِذَا بَاغُوا لَمْ يَمْدَحُوا وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا وَاِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يَغْسِرُوا. (الترغيب والترهيب ج ۲/۵۸۶، التجار في الصدق)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اس کے خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اس کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی چیزیں بیچیں تو ان کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔ (بہار شریعت ۶/۱۱)

۱۶۰۶: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ. رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲/۲۴۳)

ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بیع میں حلف کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ چیز کو بیچو ادیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے اسی کے مثل صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ (بہار شریعت ۶/۱۱)

۱۶۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مُمَحَقَّةٌ لِلْبِرْكَاتِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلف سامان کو زیادہ بیچوانے والا اور برکت کو ختم کرنے والا ہے۔

۱۶۰۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزْكِيهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲/۲۴۳ باب المساهلة في المعاملة)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے



لیے تکلیف اور عذاب ہوگا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وہ خائب و خاسر ہیں یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلانے والا۔ (بہار شریعت ۷/۷۱۱)

۱۶۰۹: عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ غَزْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَامُعْشَرَ التَّجَارِ! إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَخْضَرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُورُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ۴/۲۸۰)

قیس ابن ابی غزیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے گروہ تجارتیج میں لغو اور قسم ہو جاتی ہے اس کے ساتھ صدقہ کو ملا لیا کرو۔ (بہار شریعت ۷/۷۱۱)

۱۶۱۰: قَالَ قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ يَتَجَرَّوْنَ وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حَقِّهِمْ لَمْ تَلَهُمْ بَيْعًا وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يُؤْذُوهُ إِلَى اللَّهِ.

(صحيح البخارى ۲۷۷/۱ باب التجارة فى البز وغيره)

قنادہ کہتے ہیں صحابہ کرام خرید و فروخت تجارت کرتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق پیش آ جاتا تو تجارت و بیع ان کو ذکر اللہ سے نہیں روکتی وہ اس حق کو ادا کرتے۔

(بہار شریعت ۷/۷۱۱)

۱۶۱۱: عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَاشْرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (مشکوٰۃ المصابيح

ص ۲۱۴ باب الدعوات فى الأوقات، جامع الترمذی ۱۸۰/۲، الترغیب والترہیب ۵۳۱/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (بہار شریعت ۷/۷۱۱، ۸)

۱۶۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا

بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى (مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس

شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

۱۶۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لِنَا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فرماتے ہیں جو شخص آسانی اور نرمی برتے اللہ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔

۱۶۱۴: عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا

الْجَنَّةَ. (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۶۲ باب الترغیب فی السماحة فی البیع والشراء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا جو آسانی کرے وہ خریدار ہو یا بائع، فیصلہ

کرنے والا ہو یا فیصلہ لینے والا۔

۱۶۱۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللَّهُ: اَنَا اَحَقُّ

بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِی. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ رباب الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ)

عقبہ بن عامر و ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے سے درگزر

کرو۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

۱۶۱۶: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ

قَبْلَكُمْ أَنَا هَذَا الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ

أَنْظُرْ قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَجَارِيَهُمْ فَأَنْظُرُ

الْمُؤْسِرَ وَاتَّجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں زمانہ گذشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تو نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا میرے علم میں کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا غور کر کے بتا اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اسے مہلت دیدیتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا۔ یعنی معاف کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

## بیج فاسد کا بیان ﴿﴾

### احادیث

۱۶۱۷: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبُعْيِ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَبَّامِ خَبِيثٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال)  
 رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کتا کا ثمن خبیث ہے اور زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور بچھنا لگانے والے کی اجرت خبیث ہے۔ (۱)  
 (بہار شریعت ۷/۶۱۱)

۱۶۱۸: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ذِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبُعْيِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۱ کتاب البیوع بال کسب وطلب الحلال)  
 ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے کتا کا ثمن اور زانیہ کی اجرت اور کاهن کی اجرت سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۷/۶۱۱)

۱۶۱۹: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدِّمِّ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبُعْيِ وَلَعَنَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۱ باب الکسب وطلب الحلال)  
 ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے خون کے ثمن اور کتا کے ثمن اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) گودنے اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔ (بہار شریعت ۷/۶۱۱، ۷/۷۷)

۱۶۲۰: عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ

(۱) یعنی مکہ ہے کیونکہ اس کو نجاست میں آلودہ ہونا پڑتا ہے اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ خود حضور اقدس ﷺ نے پیچھے لگوائے اور اس کی اجرت عطا فرمائی ہے۔

أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ تَطْلَى بِهَا الشُّفْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ: عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاغَوْهُ فَأَكَلُوهَا ثَمَنَهُ. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۱، باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے سال فتح مکہ میں جب مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ و رسول نے شراب و مردار و خنزیر اور بتوں کی بیچ کو حرام قرار دیا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ مردہ کی چربی کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ کیونکہ کشتی میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ دوسرے طریقہ پر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں) فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربیوں کو ان پر حرام فرمادیا تو انہوں نے پگھلا کر بیچ ڈالی اور شمن کھالیا۔ (بہار شریعت ۷/۷۷)

۱۶۲۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُقْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَانِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُسْتَرَى لَهَا وَالْمُسْتَرَى لَهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۲، باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی نچوڑنے والے نچوڑوانے والے اور پینے والے اور اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اس پر اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کا شمن کھانے والے اور خریدنے والے پر اور اس پر جس کے لیے خریدی گئی۔ (بہار شریعت ۷/۷۷)

۱۶۲۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ شُرْبَ الْخَمْرِ وَثَمَنِهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةَ وَثَمَنِهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ الْخَنَازِيرَ وَأَكْلَهَا وَثَمَنِهَا فَصُوا الشَّوَارِبَ وَأَغْفُوا اللَّحْيَ وَلَا تَمْشُوا فِي الْأَسْوَاقِ إِلَّا وَعَلَيْكُمْ الْأُزُرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ عَمِلَ سُنَّةَ غَيْرِنَا. رواه الطبرانی.

(کنز العمال ج ۳ ص ۷۴، باب الخمر حدیث ۱۳۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام کیا اور مردہ کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو اور خنزیر کو اور اس کے ثمن کو اور مونچھیں ترشواؤ داڑھی بڑھاؤ اور بے ازار بازروں میں نہ چلو وہ ہم سے نہیں جو ہماری سنت کے علاوہ پر چلے۔ (بہار شریعت ۷/۷۷)

۱۶۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكِلَاءِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشَّرْبِ، جامع الترمذی ص ۲۴۰/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی کو منع نہ کرو تا کہ اس کے ذریعہ سے گھاس کو منع کرو۔ (بہار شریعت ۷/۷۷)

۱۶۲۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ: الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ: يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا انْضَجَتْ بِلَكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا طَبِيتَ بِلَكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا. رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۰ بَابُ إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی، نمک، آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی (کی وجہ) ہمیں معلوم ہے مگر نمک اور آگ کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے حمیراء جس نے آگ دی تو اس نے اس سے بچی ہوئی پوری چیز صدقہ کیا اور جس نے نمک دیا تو نمک نے جتنی چیز کو لذیذ کیا اس نے سب کو صدقہ کیا اور جس نے کسی مسلمان کو پانی ملنے کی جگہ ایک گھونٹ پانی پلایا تو ایک گردن آزاد کی اور ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلایا جہاں پانی نہ ملے تو گویا اس کو زندگی عطا کی۔

۱۶۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احياء الموات والشرب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا تمام مسلمان تین چیز میں شریک ہیں۔ پانی اور گھاس اور آگ اور اس کا شمن حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱/۷۷، ۷۸)

۱۶۲۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الْمُرَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ لَمَرٍ حَائِطُهُ أَنْ كَانَ نَخْلًا يَتَمَرٌ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب النهی عنها من البيوع)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں ان کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچ کرے اور انگور کا باغ ہو تو درخت کے انگور متھے کے بدلے میں ناپ سے بیچ کرے اور کھیت میں جو غلہ ہے اسے غلے کے بدلے میں ناپ سے بیچے ان سب سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱/۷۸)

۱۶۲۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السَّنْبَلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۶، ۲۴۷ والصحيح لمسلم ۷/۲ باب نهى عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیچ سے منع فرمایا جب تک کام کے قابل نہ ہو، بائع و مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

۱۶۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنِ السَّنْبَلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۷ باب النهی عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کھجوروں کی بیچ سے منع فرمایا

جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور کھیت میں بالوں کے اندر جو غلہ ہے اس کی بیج سے منع کیا جب تک سپید نہ ہو جائے اور آفت پہنچنے سے امن نہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۷۸/۱۱)

۱۶۲۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنہی عنها من البیوع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دیا اور آفت پہنچ گئی تھے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے میں لے گا؟۔ (بہار شریعت ۷۸/۱۱)

۱۶۳۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةُ لِمَسُّ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقْلَبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يُنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيُنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ.

(الصحيح لمسلم ج ۲/۲ کتاب البیوع مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنہی عنها)

(من البیوع)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا اچھو دیا الٹ پلٹ کر دیکھا بھی نہیں اور منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہوگئی، نہ دیکھا بھالانہ دونوں کی رضامندی ہوئی۔ (بہار شریعت ۷۸/۱۱)

۱۶۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

(الصحيح لمسلم ج ۲/۲ کتاب البیوع، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷ باب المنہی عنها من البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور نے بیع الحصاة (کنکری پھینک دینے سے جاہلیت میں بیع ہو جاتی تھی) اور بیع غرر سے منع فرمایا (جس میں دھوکہ ہو)۔

۱۶۳۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّيْءِ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ.



(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے استثنائے منع فرمایا مگر جب کہ معلوم شے کا استثناء ہو۔ (بہار شریعت ۷/۱۱۷۹)

۱۶۳۳: عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرَبَانِ. رواه مالك وابوداؤد وابن ماجه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

عمر و بن شعب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۷/۱۱۷۹)

۱۶۳۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُذْرَكَ. رواه ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضطر کی بیع سے منع فرمایا۔ (یعنی جبریہ کسی کی چیز نہ خریدی جائے اور خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے) اور دھوکہ والی بیع اور پھل کی بیع سے اس کے پکنے سے پہلے۔ (بہار شریعت ۷/۱۱۷۹)

۱۶۳۵: عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّايُنِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاعَ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو اور ترمذی کی دوسری روایت اور ابوداؤد و نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ کہتے ہیں یا رسول اللہ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کر دیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اسے دیدیتا ہوں فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو اسے بیع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۷/۱۱۷۹)

۱۶۳۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔ (۱)

(بہار شریعت ۷۹/۱۱)

۱۶۳۷: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانٌ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٌ مَالٌ يَضْمَنُ وَلَا يَبْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ. رواه الترمذی

و ابوداؤد والنسائی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۸ باب المنہی عنہا من البیوع)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرض و بیع حلال نہیں۔ (۲) اور بیع میں دو شرطیں حلال نہیں اور اس چیز کو نفع حلال نہیں جو ضمان میں نہ ہو اور جو چیز تیرے پاس نہ ہو اس کا بیچنا حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۷۹/۱۱)

۱۶۳۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعَرَبَانِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۸ والسنن لأبی داؤد ج ۲ ص ۱۳۸ باب بیع العربان)

حضرت عمر بن شعیب سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعانہ سے منع

فرمایا۔ (بہار شریعت ۷۹/۱۱)

(۱) اس کی صورت یہ ہے کہ یہ چیز نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی یا یہ کہ میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کی اس شرط پر کہ تم اپنی فلاں چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیجو۔

(۲) (یعنی یہ چیز تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے قرض دو یا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر اس کے ہاتھ زیادہ داموں میں چیز بیع کرے)

## ﴿بیع مکروہ کا بیان﴾

### احادیث

۱۶۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِيَبْعَ وَلَا يَبْعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷، الجامع الصحیح لمسلم ج ۳/۲ کتاب البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ لانے والے قافلہ کا بیع کے لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے استقبال نہ کرو اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور بخشش نہ کرو اور شہری آدمی دیہاتی کو بیع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۱۰)

۱۶۴۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ . رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ والے قافلہ کا استقبال نہ کریں اور اگر کسی نے استقبال کر کے اس سے خرید لیا پھر وہ مالک بائع بازار میں آیا تو اسے اختیار ہے یعنی اگر خریدنے والے نے بازار کا غلط نرخ بتا کر اس سے خرید لیا ہے تو مالک بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۱۱)

۱۶۴۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَبْعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ . رواه المسلم

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۷، الصحیح لمسلم ج ۳/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اس کے پیغام پر پیغام نہ دے مگر اس صورت میں کہ اس نے اجازت دے دی ہو۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱۱)

۱۶۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَسْمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ

أَخِيهِ الْمُسْلِمِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷ والصحیح لمسلم ج ۳/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے یعنی ایک نے دام چکالیا ہو تو دوسرا اس کا دام نہ لگائے۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱)

۱۶۴۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاذٍ دَعْوَا

النَّاسِ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۷ والصحیح لمسلم ج ۴/۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے لوگوں کو چھوڑ و ایک سے دوسرے کو اللہ تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱)

۱۶۴۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ جِلْسًا وَقَدْ حَافَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي

هَذَا الْجِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ: اخْذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَزِيدُ عَلَى

دِرْهَمٍ؟ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهَا مِنْهُ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ٹاٹ اور پیالہ بیع کیا ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب بولے میں ایک درہم میں خریدتا ہوں ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دوسرے صاحب بولے میں دو درہم میں لینا چاہتا ہوں ان کے ہاتھ دونوں کو بیع کر دیا۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱)

۱۶۴۵: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اخْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِيٌّ. رواه

مسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰)

معمر سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار کرنے والا خاطی ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۱)

۱۶۴۶: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُخْتَكِرُ مَلْعُونٌ.

رواه ابن ماجه والدارمی. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱)

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باہر سے غلہ

لانے والا مزوق ہے اور احتکار کرنے والا (غلہ روکنے والا) ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۱)

۱۶۴۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اخْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ

يَوْمًا يُرِيدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللَّهِ وَبَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ. رواه رزين (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن

غلہ روکا گراں کرنے کا ارادہ ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۱)

۱۶۴۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ اخْتَكَرَ

عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَذَامِ وَالْإِقْلَاسِ. رواه رزين (مشکوۃ ص ۲۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان

پر غلہ روک دیا اللہ تعالیٰ اسے جذام، کوڑھ افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۱)

۱۶۴۹: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُخْتَكِرُ

إِنْ أَرَخَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزَنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ. رواه البيهقي و رزين (مشکوۃ ص ۲۵۱)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

سنا غلہ روکنے والا بُرا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نرخ سستا کرتا ہے وہ غمگین ہوتا ہے اور اگر گراں

کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۱)

۱۶۵۰: عَنْ أَبِي أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اخْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ

يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ. رواه رزين (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱)

ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس روز غلہ

روکا پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۱)

۱۶۵۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسِعِرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسْعِرُ الْقَابِضُ

الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَا رَجْوَانَ الْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمُظْلِمَةٍ

يَدِي وَلَا مَالٍ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الاحتکار)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے زمانہ

میں غلہ گراں ہو گیا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ نرغ مقرر فرما دیجئے ارشاد فرمایا کہ نرغ مقرر کرنے والا ہتھی کر کے والا کشادگی کرنے والا، اللہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے نہ خون کے متعلق نہ مال کے متعلق۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

۱۶۵۲: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ إِذَا سَمِعَ صَائِحَةً فَقَالَ: يَا يَرْفَا اُنْظُرْ مَا هَذَا الصَّوْتُ؟ فَنَظَرْتُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: جَارِيَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ تَبَاعُ أُمُّهَا فَقَالَ عُمَرُ: أَدْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ فَلَمْ يَمُكِّثْ إِلَّا سَاعَةً حَتَّى امْتَلَأَ الدَّارُ وَالْحُجْرَةُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَهَلْ تَعْلَمُونَهُ كَانَ فِيمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَإِنَّهَا قَدْ أَصْبَحَتْ فِيكُمْ فَاشِيَةً ثُمَّ قَرَأَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ ثُمَّ قَالَ وَآتَى قَطِيعَةً أَقْطَعُ مِنْ أَنْ تَبَاعَ. (كنز العمال ج ۲۲۶/۲ کتاب البيوع)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے رونے کی آواز سنی اپنے غلام یرفا سے فرمایا دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟ وہ دیکھ کر آئے اور یہ کہا کہ ایک لڑکی ہے جس کی ماں بیچی جا رہی ہے فرمایا مہاجرین اور انصار کو بلا لاؤ ایک گھڑی گزری تھی کہ تمام مکان و حجرہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضرت عمر نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا تم کو معلوم ہے؟ کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس میں قطع رحم بھی ہے سب نے عرض کی نہیں فرمایا اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہوگا کہ کسی کی ماں بیچ کی جائے۔

(بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

۱۶۵۳: عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَ أَخَوَيْنِ إِذَا بَيَّعَا.

(كنز العمال ج ۲۲۶/۲ کتاب البيوع)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کے پاس لکھ بھیجا کہ دو بھائیوں کو بیچا جائے تو تفریق نہ کی جائے۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۱۱)

## ﴿خيار شرط کا بیان﴾

۱۶۵۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُتَبَايَعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴/باب الخیار)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری میں سے  
ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں (یعنی جب تک عقد میں مشغول ہو عقد تمام نہ  
ہوا ہو) مگر بیع خیار۔ (کہ اس میں بعد عقد بھی اختیار رہتا ہے) (بہار شریعت ۳۶۳)

۱۶۵۵: عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ  
يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴/باب الخیار، الترغیب والترہیب ج ۵۸۶/۲ صدق البیان)  
حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری کو  
اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کر دیں ان کے لیے بیع میں  
برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں بیع کی برکت مٹا دی جائے گی۔ (بہار شریعت ۳۶۱)

۱۶۵۶: عَنْ عُمَرَوْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفَقَةُ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ  
أَنْ يُسْقِطَهُ. رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴/باب الخیار)

عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری کو اختیار ہے  
جب تک جدا نہ ہوں مگر جب کہ عقد میں خیار ہو اور ان میں کسی کو یہ درست نہیں کہ دوسرے کے پاس  
سے اس خوف سے چلا جائے کہ اقالہ کی درخواست کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۶۱)

۱۶۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ.  
رواه الترمذی. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴/باب الخیار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بغیر رضا مندی  
دونوں جدا نہ ہوں۔ (بہار شریعت ۳۶۳)

۱۶۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. (کنز العمال ج ۲۱۱/۲ فی بیع الخیار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ارشاد فرمایا کہ خیار تین دن تک ہے۔ (بہار شریعت ۳۶۱)

## ﴿خیار رویت کا بیان﴾

### احادیث

۱۶۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ. (كنز العمال ج ۲ ص ۲۱۱ باب فی بیع الخیار)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جس نے ایسی چیز خریدی جس کو دیکھا نہ ہو تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱)

۱۶۶۰: عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ بَاعَ أَرْضًا بِالْبَصْرَةِ مِنْ طَلْحَةَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ إِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ فَقَالَ لِي الْخِيَارُ لِأَنِّي اشْتَرَيْتُ مَا لَمْ أَرَهُ فَقِيلَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَحَكَمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرُ بْنُ مُطْعَمٍ فَقَضَى بِالْخِيَارِ لِطَلْحَةَ وَكَانَ ذَلِكَ بِمَحْضَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ. رواه الطحاوی والبيهقی

(الدراية فی تخريج أحاث الهداية علی هامش الهداية باب خيار الروية ج ۳ ص ۳۶)  
حضرت علقمہ سے مروی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنی زمین جو بصرہ میں تھی بیع کی تھی کسی نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اس بیع میں نقصان ہے انہوں نے کہا مجھے اس بیع میں خیار ہے کہ بغیر دیکھے میں نے خریدی ہے اور حضرت عثمان سے بھی کسی نے کہا آپ کو اس بیع میں ٹوٹا ہے انہوں نے بھی فرمایا مجھے خیار ہے کیوں کہ میں نے بغیر دیکھے بیع کر دی ہے اس معاملے میں دونوں صاحبوں نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا انہوں نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق فیصلہ کیا یہ واقعہ گروہ صحابہ کے سامنے ہوا۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱ ص ۵۰)



## ﴿خیار عیب کا بیان﴾

### احادیث

۱۶۶۱: عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَكَةُ تَلْعَنُهُ. رواه ابن ماجه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۹ باب المنہی عنها من البیوع، الترغیب والترہیب ج ۲/۵۷۴، ۵۷۵)

واہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے عیب والی چیز بیچ کی اور اس کو ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یا فرمایا کہ ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۵۸/۱۱)

۱۶۶۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ إِذَا بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ أَنْ لَا يُبَيِّنَهُ. رواه احمد وابن ماجه. (الترغیب والترہیب ج ۲/۵۷۵ باب فی النصیحة البیع)

حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے اسے بیچنا حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۵۸/۱۱)

۱۶۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ! قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ؟ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي. رواه المسلم (مشکوٰۃ المصابیح ۲۴۸ الترغیب والترہیب ج ۲/۵۷۱ باب فی النصیحة فی البیع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ غلہ کی ڈھیر کے پاس سے گزرے اس میں ہاتھ ڈال دیا حضور کی انگلیوں میں تری محسوس ہوئی ارشاد فرمایا اے غلہ والے یہ

کیا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا ہے ارشاد فرمایا کہ تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا؟ کہ لوگ دیکھتے، جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۱)

۱۶۶۴: عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَّافٍ قَالَ: ابْتِغْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ عَلَيْهِ فَاتَّيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَرْوُحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَأَحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ أَخْذُ الْخِرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. رواه في شرح السنة. (مشکوٰۃ المصابيح ص ۲۴۹)

شرح سنہ میں مخلد بن خفاف سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ایک غلام خریدا تھا اور اس کو کسی کام میں لگا دیا تھا پھر مجھے اس کے عیب پر اطلاع ہوئی اس کا مقدمہ میں نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ غلام کو میں واپس کر دوں اور جو کچھ آمدنی ہوئی ہے وہ بھی واپس کر دوں پھر میں عروہ سے ملا اور ان کو واقعہ سنایا انہوں نے کہا شام کو میں عمر بن العزیز کے پاس جاؤں گا ان سے جا کر یہ کہا کہ مجھ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خبر دی ہے کہ ایسے معاملے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آمدنی ضمان کے ساتھ ہے (یعنی جس کی ضمان میں چیز ہو وہی آمدنی کا مستحق ہے) یہ سن کر عمر بن عبد العزیز نے یہ فیصلہ کیا کہ آمدنی مجھے واپس ملے۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۱)

۱۶۶۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارُّهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ. (کنز العمال ۱۰۵/۲ کتاب البیوع)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا نہ خود کو ضرر پہنچنے دے نہ دوسرے کو ضرر پہنچائے جو دوسرے کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۱)

۱۶۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَشْتَوْبُوا اللَّبْنَ لِلْبَيْعِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ الْمُخَفَّلَةِ ثُمَّ قَالَ: مَوْضُوعًا بِالْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَإِنْ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ جَلَبَ خَمْرًا إِلَى قَرِيْبَةٍ فَشَابَهَا بِالْمَاءِ فَأَضْعَفَ أَضْعَافًا

فَاشْتَرَى قِرْدًا فَرَكِبَ الْبَحْرَ حَتَّى إِذْ لَجَجَ فِيهِ أَلْهَمَ اللَّهُ الْقِرْدَ صُرَّةَ الدَّنَانِيرِ فَآخَذَهَا  
فَصَعِدَ الدَّقْلَ فَفَتَحَ الصُّرَّةَ وَصَاحِبُهَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَآخَذَ دِينَارًا فَرَمَى بِهِ فِي الْبَحْرِ وَدِينَارًا  
فِي السَّفِينَةِ حَتَّى قَسَمَهَا نِصْفَيْنِ .

(الترغيب والترهيب ج ۲/۵۷۳، ۵۷۴ باب فی النصیحة فی البیع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اس میں پانی نہ  
ملاؤ (ایک شخص امم سابقہ میں سے جب کہ شراب حرام تھی) ایک ایسی بستی میں شراب لے گیا پانی  
ملا کر اسے دو چند کر دیا پھر اس نے ایک بندر خرید اور دریا کا سفر کیا جب پانی کی گیرائی میں پہنچا بندر  
اشرفیوں کی تھیلی اٹھا کر مستول پر چڑھ گیا اور تھیلی کھول کر ایک اشرفی پانی میں پھینکتا اور ایک گشتی  
میں اس طرح اس نے اشرفیوں کی نصف نصف تقسیم کر دی۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۹، ۶۰)

## ﴿بیع فضولی﴾ کا بیان

۱۶۶۷: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَأَشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَقَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى ثَوَابًا لَرَبِحَ فِيهِ . رواه البخاری (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۴)

عروہ بن ابی الجعد باریقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور کے لیے بکری خرید لائیں انہوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لا کر پیش کیا ان کے لیے حضور نے دعا کی ان کی بیچ میں برکت ہو اس دعا کا اثر تھا کہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں نفع ہوتا۔ (بہار شریعت ۱۰۶/۱۱)

۱۶۶۸: عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أَضْحِيَّةً فَأَشْتَرَى كَبْشًا بِدِينَارٍ وَبَاعَهُ بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَأَشْتَرَى أَضْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّينَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْأُخْرَى فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّينَارِ فَقَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ . رواه الترمذی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۴)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ حضور کے لیے قربانی کا جانور خرید لائیں انہوں نے ایک دینار میں مینڈھا خرید کر دو دینار میں بیچ ڈالا پھر ایک دینار میں ایک جانور خرید کر یہ جانور اور ایک دینار لا کر پیش کیا دینار کو حضور نے صدقہ کرنے کا حکم دیا (کیونکہ یہ ان کے جانور کی قیمت تھی) اور ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔ (بہار شریعت ۱۰۶/۱۱، ۱۰۷)

## ﴿اِقَالَہ (۱) کا بیان﴾

۱۶۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقَالَ

مُسْلِمًا أَقَالَہُ اللَّهُ عَشْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۹، ۲۵۰، کنز العمال ج ۲/۱۱۲ او الترغیب

والترہیب ج ۲/۵۶۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان

سے اقالہ کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزش دفع کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۱)

(۱) دو شخصوں کے درمیان جو عقد ہوا ہے اسے اٹھا دینے یعنی ختم کر دینے کو اقالہ کہتے ہیں مثلاً یہ کہنا کہ میں نے اقالہ کیا، فسخ

کیا، چھوڑ دیا یا دوسرے کے کہنے پر بیچ یا شمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اقالہ ہے۔ ۱۲

## ﴿مراہمہ (۱) کا بیان﴾

۱۶۷۰: قَدْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ الْهَجْرَةَ ابْتَعَ أَبُو بَكْرٍ بَعِيرَيْنِ فَقَالَ

لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَنِي أَحَدَهُمَا قَالَ هُوَ لَكَ بِغَيْرِ شَيْءٍ قَالَ أَمَا بِغَيْرِ ثَمَنِ فَلَا.

(الدراية فى تخريج الهداية على هامش الهداية ج ۷۱/۳ باب المراجعة والتولية)

حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دواونٹ

خریدے حضور نے ارشاد فرمایا ایک کامیرے ہاتھ تولیہ کر دو انہوں نے عرض کی حضور کے لیے بغیر

دام کے حاضر ہیں ارشاد فرمایا بغیر دام کے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۸/۱۱)

۱۶۷۱: عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّوْلِيَةُ وَالْإِقَالَةُ وَالشَّرَكَةُ

سَوَاءٌ لَا بَأْسَ بِهِ. (كنز العمال ج ۲۲۴/۲ باب بيع مالم يقبض كتاب البيوع)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تولیہ

واقالہ وشرکت سب برابر ہیں ان میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۸/۱۱)

(۱) چیز جس قیمت پر خریدی گئی اس کے ساتھ اس کے مصارف ظاہر کر کے نفع کی ایک معین مقدار بڑھا کر بیچنے کو مراہمہ کہتے

ہیں مثلاً یہ کہنا کہ میں نے یہ سامان دس روپے میں خریدا ہے اور اس پر خرچہ دو روپے ہوئے اس طرح ۱۲ روپے کا سامان بڑا

اس پر میں نے ۲ روپے نفع کے طور پر بڑھا کر ۱۴ روپے میں بیچا دوسرا کہے میں نے خریدا تو مراہمہ ہوا اور اگر نفع کچھ نہ لے

تو تولیہ ہے ۱۲

# ﴿مبيع و ثمن میں تصرف کا بیان﴾

## احادیث

۱۶۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. (الصحيح لمسلم ج ۵/۲، مشکوۃ المصابيح ص ۲۴۷)  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں بازار میں غلہ خرید کر اس جگہ (بغیر قبضہ کئے) لوگ بیچ ڈالتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ بیچ کرنے سے منع فرمایا جب تک منتقل نہ کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۱)

۱۶۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَقْبِضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ.

(صحيح البخاری ج ۲۸۶/۱ باب ما يذكر في بيع الطعام)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے جب تک قبضہ نہ کر لے اسے بیچ نہ کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے قبضہ سے پہلے بیچنا منع کیا وہ غلہ ہے مگر میرا گمان ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۱)

## ﴿قرض کا بیان﴾

### احادیث

۱۶۷۴: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ: إِنَّكَ بَارِضٌ فِيهَا الرِّبَا فَاشْ فَادَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ حِمْلَ تَبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قِثِّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَاٌ . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۶)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا تم ایسی جگہ میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے لہذا اگر کسی شخص کے ذمہ تمہارا کوئی حق ہو اور وہ تمہیں ایک بوجھ بھوسہ یا جو یا گھاس ہدیہ میں دے تو ہرگز نہ لینا کہ وہ سود ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۵: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدِي إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الذَّائِبَةِ فَلَا يَرْكَبُ وَلَا يَقْبَلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ. رواه ابن ماجه والبيهقي (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں۔ (ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو اب حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)



۱۶۷۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَذَاءُ. رواه النسائي (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳)

عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھ سے حضور اقدس ﷺ نے قرض لیا تھا جب حضور کے پاس مال آیا اور ادا فرمایا اور دعادی کہ اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال میں برکت کرے اور فرمایا قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کر دینا۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ آخَرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۵۳/۱۱)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا دوسرے پر حق ہو اور وہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو ہر روز اتنا مال صدقہ کر دینے کا ثواب پائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۷۹: عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطُولِ قَالَ: مَاتَ أَخِي وَتَرَكَ ثَلَاثِمِائَةَ دِينَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صَغِيرًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَّفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ فَأَقْضِ عَنْهُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدْعِي دِينَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ: أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ. رواه احمد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳)

سعد بن اطول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ دینار بچوں پر صرف کرونگا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرا بھائی دین میں مقید ہے اس کا دین ادا کر دے میں نے جا کر ادا کر دیا پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ادا کر دیا صرف ایک عورت باقی ہے جو دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے مگر اس کے پاس گواہ نہیں ہے فرمایا اسے دیدے وہ سچی ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۱)

۱۶۸۰: عَنْ مَالِكِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ

الرَّحْمَنِ إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَيْهِ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُمَرَ : السَّلَفُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ سَلَفْتُ تُسَلِّفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ فَلَكَ وَجْهَ اللَّهِ  
وَسَلَفْتُ تُسَلِّفُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ صَاحِبِكَ فَلَكَ وَجْهَ صَاحِبِكَ وَسَلَفْتُ تُسَلِّفُهُ لِتَأْخُذَ  
خَبِيثًا بِطَيِّبٍ فَذَلِكَ الرَّبَا قَالَ : فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي؟ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! قَالَ : أَرَى أَنْ  
تَشُقَّ الصَّحِيفَةَ فَإِنْ أَعْطَاكَ مِثْلَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ قَبْلَتَهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ دُونَ الَّذِي أَسْلَفْتَهُ  
فَأَخَذْتَهُ أَجْرَتْ وَإِنْ أَعْطَاكَ أَفْضَلَ مِمَّا أَسْلَفْتَهُ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَذَلِكَ شُكْرٌ شُكْرُهُ  
لَكَ وَلَكَ أَجْرٌ مَا أَنْظَرْتَهُ . (المؤطا للإمام مالك على هامش السنن لابن ماجه

ج ۲ ص ۲۰۲ باب ما لا يجوز من السلف)

امام مالک نے روایت کی کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر کے پاس آ کر عرض کی کہ میں  
نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور وہ شرط کر لی ہے کہ جو دیا ہے اس سے بہتر ادا کرنا انہوں نے کہا یہ  
سود ہے اس نے پوچھا تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا قرض کی تین صورتیں ہیں ایک وہ قرض  
ہے جس سے مقصود اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے اس میں تیرے لیے اللہ کی رضا ملے گی اور ایک وہ  
قرض جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی سے اس قرض میں صرف اس کی خوشنودی حاصل ہوگی  
اور ایک وہ قرض ہے جو تو نے اس لیے دیا ہے کہ عیب دے کر خبیث حاصل کرے اس شخص نے  
عرض کی تو اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرض دار ویسا ہی ادا کرے  
جیسا تو نے اسے دیا تو قبول کر اور اگر اس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا  
اور اگر اس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ ایک شکر یہ ہے جو اس نے کیا۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۳۳)

## ﴿ تنگ دست کو مہلت دینے کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۴: وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . (سورة البقرة آیت ۲۸۰)

اور اگر مدیون تنگ دست ہے تو وسعت آنے تک اسے مہلت دو اور صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

### احادیث

۱۶۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ

رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا آتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا

قَالَ : فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک شخص زمانہ گزشتہ میں لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا اپنے غلام سے کہا کرتا جب کسی تنگ

دست مدیون کے پاس جانا اس کو معاف کر دینا اس امید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے جب اس کا

انتقال ہوا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۰)

۱۶۸۲: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُتَجْعَلَ اللَّهُ مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلْيَنْقَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَصْعُقْ عَنْهُ .

رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اسے نجات بخشے وہ تنگ دست کو مہلت

دے یا معاف کر دے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۰)

۱۶۸۳: عَنْ أَبِي الْيُسْرِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ . رواه مسلم .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے گا اسے معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

۱۶۸۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذَرٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : يَا كَعْبُ قَالَ : لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبُ : قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : قُمْ . فَأَقْضِهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی حذر رضی اللہ عنہ سے اپنے دین کا تقاضہ کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں حضور نے اپنے حجرے سے ان کی آوازیں سنیں تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا انہوں نے جواب دیا بلکہ یا رسول اللہ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دین معاف کر دو انہوں نے کہا میں نے کیا یعنی معاف کر دیا دوسرے صاحب سے فرمایا اٹھو ادا کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۰)

۱۶۸۵: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا : صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ : هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا : لَا . فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ : هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ نَعَمْ . فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا : ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا : ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ : هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟ قَالُوا : لَا . قَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ : صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلَى دَيْنِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ . رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کی اس کی نماز پڑھائیے فرمایا اس پر کچھ دین ہے؟ عرض کی نہیں اس کی نماز پڑھادی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کچھ اس نے مال چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کی تین دینار چھوڑے ہیں اس کی نماز بھی پڑھادی۔ پھر تیسرا جنازہ حاضر لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار، فرمایا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔ ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نماز پڑھادیں دین کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھادی۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۴۲، ۴۳)

۱۶۸۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَقَافٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: عَلَى دَيْنِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَكَانَ اللَّهُ رَهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَّكَ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور کی خدمت میں جنازہ لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے لوگوں نے کہا ہاں فرمایا دین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے عرض کی نہیں ارشاد فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اس کا دین میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھادی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بندش کو توڑے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی جو بندہ مسلم اپنے بھائی کا دین ادا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش توڑ دے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۱)

۱۶۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَرَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتِّلَافَهَا اتَّلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ. (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۵۹۸، ۵۹۷ ومشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اللہ اس سے ادا کر دے گا۔ (یعنی ادا کرنے کی توفیق دے گا یا قیامت کے دن دائن کو راضی کر دے گا) اور جو شخص تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر تلف کرے گا۔ (یعنی نہ ادا کی توفیق ہوگی نہ دائن راضی ہوگا)

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۱)

۱۶۸۸: عَنْ أَبِي قَسَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُذِيرٍ يُكْفَرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. فَلَمَّا أَذْبَرْنَا رَأَاهُ فَقَالَ: نَعَمْ. إِلَّا الدِّينَ كَذَلِكَ قَالَ جَبْرِئِيلُ: (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمائیے کہ اگر میں جہاد میں اس طرح قتل کیا جاؤں کہ صابر ہوں ثواب کا طالب ہوں آگے بڑھ رہا ہوں پیٹھ نہ پھیروں تو اللہ تعالیٰ میرے گناہ مٹا دے گا ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا اسے بلا کر فرمایا ہاں مگر دین جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی کہا یعنی دین معاف نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۲، ۱۴۱)

۱۶۸۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۲)

۱۶۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ. رواه الترمذی (الترغیب

والترہیب ج ۲ ص ۶۰۶ باب نفس المؤمن معلقة بدینہ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا نفس دین کی وجہ سے معلق ہے جب تک ادا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۲)

۱۶۹۱: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَاحِبُ الدِّينِ مَا سُورَ بِدِينِهِ يَشْكُو إِلَى اللَّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(الترغيب والترهیب ج ۲ ص ۶۰۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دین اپنے دین میں مقید ہے قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱ ص ۱۳۲)

۱۶۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالَّذِينَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس طرح مرا کہ تکبر اور غیبت میں خیانت اور دین سے بری ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(بہار شریعت ۱۱ ص ۱۳۲)

۱۶۹۳: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَكْثَرُ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهَا بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً. (الترغيب والترهیب ج ۲ ص ۶۰۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر دین چھوڑ کر مرے اور اس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۲)

۱۶۹۴: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَظَنَرْتُمْ طَاطًا بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ. سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنْ

التَّشْدِيدُ قَالَ : فَسَكَنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ  
قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ . (الترغيب  
والترهيب ج ۲ ص ۶۰۰ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳، ۵۴ باب الافلاس والانظار)

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم صحن مسجد  
میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے حضور نے اپنی نگاہ آسمان کی  
طرف اٹھائی اور دیکھتے رہے پھر نگاہ نیچی کر لی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی  
اتاری گئی کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن ایک رات خاموش رہے جب دن رات خیر سے گزر گئے  
اور صبح ہوئی تو میں نے عرض کی کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ارشاد فرمایا کہ دین کے متعلق ہے قسم  
ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل  
کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس پر دین  
تو جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک ادا نہ کر دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۱ ص ۱۳۲، ۱۳۳)

۱۶۹۵ : عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَ الْوَاحِدِ  
يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يَغْلُظُ لَهُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا مالدار کا دین ادا کرنے  
میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر  
میں فرمایا کہ آبرو کو حلال کرنا یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا کو حلال کرنا یہ ہے کہ قید  
کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۳)



## ﴿سود کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۵: الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا : إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ط وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ ط وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يُمَحِّقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ط وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ (سورة البقرة الآية ۲۷۶، ۲۷۷)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان (آسیب) نے چھو کر باولا کر دیا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیع مثل سود کے ہے اور ہے یہ کہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جس کو خدا کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور باز آیا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے اس کے لیے معاف ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا ہی کریں وہ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گنہگار کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۶: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ط وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُسُ أَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ (سورة البقرة الآية ۲۷۸، ۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو اللہ و رسول کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہیں تمہارا اصل مال ملے گا نہ دوسروں پر تم ظلم کرو اور نہ دوسرا تم پر ظلم کرے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً م وَاتَّقُوا اللَّهَ

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (سورة ال عمران الآية ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲)

اے ایمان والو! دونادوں سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ فلاح پاؤ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی گئی ہے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور فرماتا ہے:

۲۸۸: وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رَبًّا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ جَ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝ (سورة الروم الآية ۳۹)

جو کچھ تم نے سود پر دیا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم نے زکوٰۃ دی جس سے اللہ کی خوشنودی چاہتے ہو وہ اپنا مال دونا کرنے والے ہیں۔

## احادیث

۱۶۹۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلُّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُهُ فِي النَّهْرِ؟ قَالَ اكْلُ الرَّبَا. رواه البخاري

(الترغيب والترهيب ج ۳/۳ باب الترهيب من الربا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس (بیت المقدس) میں لے گئے پھر ہم چلے یہاں تک کہ خون کے دریا پر پہنچے یہاں ایک شخص کنارہ پر کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیچ دریا میں ہے یہ کنارہ کی طرف بڑھا اور ٹکنا چاہتا تھا کہ کنارہ والے شخص نے ایک پتھر ایسے زور سے اس کے منہ پہ مارا کہ جہاں تھا وہیں پہنچا دیا پھر جتنی بار وہ ٹکنا چاہتا ہے کنارہ والا منہ میں پتھر مار کر وہیں لوٹا دیتا ہے میں نے اپنے

ساتھیوں سے پوچھایہ کون شخص ہے کہا یہ شخص جو نہر میں ہے سود خوار ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۴)

۱۶۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَ

مُؤْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الربوا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ

فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۵)

۱۶۹۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَاتَيْنِ

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الربوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے (یعنی سود دینا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خوار کے یہاں دعوت کھائے گا یا اس کا ہدیہ قبول کرے گا)۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۵)

۱۶۹۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دِرْهُمْ رِبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَةِ وَثَلَاثِينَ زِينَةً.

رواہ احمد و دار قطنی و روی البیہقی عن ابن عباس و زاد وقال من نبت لَحْمُهُ مِنْ

السَّحْتِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۵، ۲۴۶ باب الربوا)

عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے وہ چھتیس مرتبہ زنا سے بھی سخت ہے۔ اسی کی

مثل بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۵)

۱۷۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرِّبَا

سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سود

(کا گناہ) ستر حصہ ہے ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۵)

۱۷۰۱: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

الرَّبُّوَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

(سود سے بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہو مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۵)

۱۷۰۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَيْتُ

لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي عَلَى قَوْمٍ يُطُونُهُمْ كَالْبَيْتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجٍ يُطَوْنُهُمْ فَقُلْتُ

: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِئِيلُ! قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرَّبِّوَا. رواه احمد وابن ماجه

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

معراج میرا گزرا ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں ان پٹوں میں

سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے

کہا یہ سود خوار ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۵)

۱۷۰۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ

وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٍ بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا

كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الربوا)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سونہ بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گہوں بدلے میں گہوں کے

اور جو بدلے میں جو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر اور

دست بدست بیچ کرو اور جب اصناف میں اختلاف ہو تو جیسے چاہو بیچو (یعنی کم و بیش میں اختیار

ہے) جب کہ دست بدست ہوں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶)

۱۷۰۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّخْدَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ  
وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدَا بَيْدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى الْأَخِذَ وَالْمُعْطَى فِيهِ  
سَوَاءٌ . رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الربوا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے  
اور جو بدلے میں جو کے کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر بیچو، دست  
بدست، تو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا لینے اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔

۱۷۰۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ  
بِالذَّهَبِ رِبْوًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبْوًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبْوًا إِلَّا هَاءَ  
وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبْوًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبْوًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۴، ۲۴۵ باب الربوا)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا  
بدلے میں سونے کے سود ہے مگر دست بدست اور چاندی بدلے میں چاندی کے سود ہے مگر  
دست بدست اور جو بدلے میں جو کے سود ہے مگر دست بدست کھجور بدلے میں کھجور کے سود مگر  
دست بدست۔

۱۷۰۶: عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
الرِّبْوَا فِي النَّسِئَةِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: لَا رِبْوَا فِي مَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الربوا)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
ادھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دست بدست ہو تو سود نہیں یعنی جب کہ جنس مختلف  
ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۶)

۱۷۰۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبْوَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفْسَرْهَا لَنَا فَدَعَوْا الرِّبْوَا وَالرِّيئَةَ . رواه ابن ماجه

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۶ باب الربوا)

امیر المومنین رضی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرمایا کہ آخری آیت، ربوا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ انہوں نے اس کی تفسیر نہ کی لہذا سود کو چھوڑا اور جس میں سود کا شبہ ہوا سے بھی چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۳۶)

۱۷۰۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ: أَكُلْ تَمْرٍ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ: لَا. وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ! بَعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ: فِي الْمِيزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الربوا)

ابوسعید خدری و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا وہاں سے حضور کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں فرمایا ایسا نہ کرو معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو۔ اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۵)

۱۷۰۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بِرَنْيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ قَالَ: أَوْهَ عَيْنُ الرَّبْوِ، عَيْنُ الرَّبْوِ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الربوا)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کہاں سے لائے؟ عرض کی ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں ان کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالو ارشاد فرمایا افسوس یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر ان کو خریداؤ۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۵)

## ﴿بیع سلم﴾ کا بیان

### احادیث

۱۷۱۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسَلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۲۹۸ کتاب السلم والجامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۷ والسنن لابن داؤد ج ۲ ص ۴۹۰ ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب السلم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ ایک سال دو سال تین سال تک پھلوں میں سلم کرتے ہیں فرمایا جو بیع کرے وہ کیل معلوم اور وزن معلوم میں مدت معلوم کے لیے سلم کرے۔

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۷۲)

۱۷۱۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يُصْرِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب السلم الفصل الثالث)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز میں سلم کرے وہ قبضہ کرنے سے پہلے تصرف نہ کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۷۲)

۱۷۱۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو

(۱) بیع سلم وہ بیع ہے جس میں ایک طرف عین ہو دوسری طرف ثمن اور یہ قرار پایا کہ ثمن یعنی قیمت فی الحال ادا کی جائے اور بیع بعد میں دیا جائے گا۔ اس بیع میں جس کو خریداجاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہوتا ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے جو روپیہ دیتا ہے اس کو رب السلم اور مسلم اور دوسرے کو مسلم الیہ اور بیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس المال کہتے ہیں ۱۲

بُرُكَّةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ : سَلُهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ : كُنَّا نُسَلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى  
أَجَلٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ : إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ قَالَ : مَا كُنَّا نَسْتَلْهُمُ عَنْ ذَلِكَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۲۹۹ باب السلم ای من ليس عنده اصل)

محمد بن ابی مجالد سے مروی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو ہریرہ نے مجھے عبداللہ بن  
ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
زمانہ میں صحابہ کرام گہوں میں سلم کرتے تھے یا نہیں میں نے جا کر پوچھا انہوں نے جواب دیا  
کہ ہم ملک شام کے کاشتکاروں سے گہوں اور جو اور متھے میں سلم کرتے تھے جس کا پیمانہ معلوم  
ہوتا اور مدت بھی معلوم ہوتی میں نے کہا ان سے کرتے ہوں گے جن کے پاس اصل ہوتی یعنی  
کھیت یا باغ ہوتا انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اصل اس کے پاس ہے یا نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۷۲)



## ﴿بیع صرف﴾<sup>(۱)</sup>

### احادیث

۱۷۱۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَدِ الْخُذَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَايِبًا بِنَاجِزٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الربوا)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں ادھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو بدلے میں نہ بیچو مگر وزن کے ساتھ برابر کر کے۔ (بہار شریعت ۱۹۵/۱۱)

۱۷۱۴: عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَبِي عُيَيْدٍ قَالَ : اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِإِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ إِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاْعُ حَتَّى تَفْصَلَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الروا والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۴۷۶)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کو ایک ہار خریدا تھا جس میں سونا تھا اور پوت، میں نے دونوں چیزیں جدا کیں تو بارہ دینار سے زیادہ سونا نکلا اس

(۱) بیع صرف یہ ہے کہ شمن کو شمن کے بدلے بیچنا مثلاً روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریگزاریاں خریدنا، یا روپے سے

اشرفی خریدنا ۱۲

کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا ارشاد فرمایا جب تک جدا نہ کر لیا جائے بیچا نہ جائے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

۱۷۱۵: عَنْ أَبِي الْحَدَّثَانِ التَّمِمْ صَرَفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَالَ : قَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَتَرَاضِينَا حَتَّى اضْطَرَفَ مِنِّي وَأَخَذَ الذَّهَبَ فَقَلَّبَهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ : حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُفَارِقْهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رَبًّا إِلَّا هَا وَهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبًّا إِلَّا هَا وَهَا وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَا وَهَا وَالْعَمْرُ بِالْعَمْرِ رَبًّا إِلَّا هَا وَهَا .

(کنز العمال ج ۲ ص ۲۳۳ حدیث ۴۹۸۹ باب الربوا)

ابی الحدثنان راوی کہتے ہیں کہ میں سواشرفیاں توڑانا چاہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں کی رضامندی ہو گئی اور بیچ صرف ہو گئی انہوں نے سونا مجھ سے لے لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا اس کے روپے اس وقت ملیں گے جب میرا خازن غابہ سے آجائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے انہوں نے فرمایا اس سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ وصول نہ کر لینا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے مگر جب کہ دست بدست ہو۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

## ﴿ کفالت کا بیان ﴾<sup>(۱)</sup>

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۹: وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ . (سورة يوسف الآية ۷۲)

اور میں اس کا کفیل اور ضامن ہوں۔

۱۷۱۶: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الزَّعِيمُ غَارِمٌ .

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية هامش على الهداية ج ۱۱/۳)

ابوداؤد وترمذی نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفیل ضامن ہے

(بہار شریعت ج ۱۲/۳)

(۱) اصطلاح شرع میں کفالت کا معنی یہ ہے ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دین کا یا عین کا ۱۲

## ﴿قضا کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرمایا ہے:

۲۹۰: اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى وَنُوْرٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ. (المائدة / ۴۴)

بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق انبیاء کرتے رہے۔

اور فرمایا:

۲۹۱: ”وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ“ (المائدة / ۴۴)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۲: ”وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ“ (المائدة / ۴۵)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۳: ”وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ“ (المائدة / ۴۷)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۴: ”وَ اِنْ اَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ وَ اَحْذَرْهُمْ اَنْ

يُفْسِدُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَعْلَمَنَّ اَنْمَّا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

(۱) لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں (درمختار) قضا فرض کفایہ ہے کیوں کہ اس کے بغیر نہ لوگوں کے حقوق کی محافظت ہو سکتی ہے نہ امن عامہ قائم رہ سکتا ہے، قاضی جامع شرائط شہادت ہی ہو سکتا ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد ہو، اندھانہ ہو، گونگانہ ہو، بالکل بہرہ نہ ہو، محدود فی القذف نہ ہو۔ ۱۲

يُصِيبُهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ. (المائدة / ۴۹)

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دیدیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہونچانا چاہتا ہے اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں۔  
اور فرماتا ہے:

۲۹۵: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ

(المائدة / ۵۰ پ ۶)

تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے۔  
اور فرماتا ہے:

۲۹۶: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا

يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء / ۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔  
اور فرماتا ہے:

۲۹۷: إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا

تَكُنَ لِلْخَائِضِينَ خَصِيمًا (النساء / ۱۰۴ پ ۵)

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو۔

## احادیث

۱۷۱۷: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةَ

أَيَّامٍ أَغْقِلُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ: أَوْصِيكَ

بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا

وَأَنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضُ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ .

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۲۲، ۳۲۳ کتاب الطہارۃ)

حضرت ابو ذریٰ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ چھ دن بعد تم سے جو کچھ کہا جائے اسے اپنے ذہن میں رکھنا، ساتویں دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ (۱) باطن و ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا (۲) اور جب تم سے کوئی برا کام ہو جائے تو نیکی کرنا (۳) اور کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرنا اگرچہ تمہارا کوڑا اگر جائے (یعنی تم سواری پر ہو اور کوڑا اگر جائے تو یہ بھی کسی سے نہ کہنا کہ اٹھا دے) (۴) کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (۵) اور دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا۔

(بہار شریعت ج ۱۲ ص ۴۸)

۱۷۱۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ حَاكِمٍ يُحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاةِ ثَمٍ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا. رواه احمد وابن ماجه والبيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث باب العمل فی القضاء والخوف منه ص ۳۲۵)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مابین حکم کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا (اس انتظار میں کہ اس کے لیے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈال دے تو ایسے گڈھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہہ تک پہنچے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۲ ص ۴۸)

۱۷۱۹: عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي ثَمَرَةٍ قَطُّ. رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح باب العمل فی القضاء والخوف منه الفصل الثالث ص ۳۲۵)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ

نہ کئے ہوتا۔ (بہار شریعت ۱۲/۳۸)

۱۷۲۰: عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: لِابْنِ عُمَرَ. إِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: أَوْ تُعَافِنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يُنْقَلِبَ مِنْهُ كِفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ. رواه الترمذی (مشکوۃ

المصابیح باب العمل فی القضاء الفصل الثالث ۳۲۵/۱ وجامع الترمذی ج ۱/۲۴۷)

ابن موهب سے مروی کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو (عہدہ قضا کو قبول کرو) انہوں نے عرض کی امیر المؤمنین آپ مجھے معافی دیں فرمایا کہ اس کو ناپسند کیوں رکھتے ہو؟ تمہارے والد فیصلہ کیا کرتے تھے عرض کی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اس کے لئے لائق یہ ہے کہ برابر واپس ہو یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ جائے یہی غنیمت ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۳۹)

۱۷۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ. (ابوداؤد ۵۰۳/۲۲ باب فی طلب القضاء وابن ماجہ ۲۴۷/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کے مابین قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۳۹)

۱۷۲۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وَكَلَّ إِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. (السنن لابی داؤد ۵۰۴/۵۰۳ باب فی طلب القضاء والتسرع إليه)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو مجبور کر کے قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو ٹھیک چلائے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۳۹)

۱۷۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ

الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَذْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَذْلُهُ فَلَهُ النَّارُ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف منه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قضا طلب کی اور اسے مل گئی پھر اس کا عدل اس کے جور پر غالب رہا یعنی عدل نے ظلم کرنے سے روکا اس کے لیے جنت ہے اور جس کا جور عدل پر غالب آیا اس کے لیے جہنم ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

۱۷۲۴: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اوَقَالَ الْآخِرُ: مِثْلَهُ فَقَالَ: أَنَا لَا نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ .

(صحیح البخاری ج ۱۰۵۸/۲ باب ما یکرہ من الحرص علی الامارۃ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں اور میری قوم کے دو شخص حضور کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاکم کر دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ارشاد فرمایا ہم اس کو حاکم نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۹)

۱۷۲۵: عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ أَنَّهُ قَالَ: لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْهُمْ وَفَقَّرَهُمْ احْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتْهُ وَفَقَّرَهُ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا حَمْدَ أَغْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتْهُ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكِيهِ . (مشکوٰۃ ص ۳۲۴ بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ)

عمر بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ امور مسلمین میں کوئی کام کسی کو سپرد فرمائے (یعنی اسے حاکم بنائے) وہ لوگوں کے حوائج و ضرورت و احتیاج میں پردے کے اندر رہے (یعنی اہل حاجت کی اس تک رسائی نہ ہو سکے اپنے پاس ارباب حاجت کو آنے نہ دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت و ضرورت و احتیاج میں حجاب فرمائے گا (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور فرمادے گا) اور ایک روایت



میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے وقت میں آسمان کے دروازے بند فرمادے گا اسی کی مثل ابوداؤد و ابن سعد و بغوی و طبرانی و بیہقی و ابن عساکر ابی مریم سے واحد و طبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ (بہار شریعت ۱۲/۳۹، ۵۰)

۱۷۲۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرْذُونًا وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب ما علی الولاۃ من التیسیر)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عمال (حکام) کو بھیجتے ان پر یہ شرط کرتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا اور باریک آنٹا یعنی میدانہ کھانا اور باریک کپڑے نہ پہننا اور لوگوں کے حوائج کے وقت اپنے دروازے بند نہ کرنا اگر تم نے اس میں سے کسی امر کو کیا تو سزا کے مستحق ہو گے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۰)

۱۷۲۷: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟ إِذَا عَرِضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ: أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا أَلُوْ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدْرَهُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج ۵۰/۵۱۲ بَابُ اجْتِهَادِ الرَّأْيِ فِي الْقَضَاءِ وَجَامِعُ الْقُرْمِذِيِّ ۲۴۷/۱)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا فرمایا کہ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کی کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ فیصلہ کروں گا فرمایا اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد کرنے میں کمی نہ کروں گا حضور

اقدس ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ کہا کہ حمد ہے اللہ کے لیے جس نے رسول اللہ کے  
فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۵۰)

۱۷۲۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي  
قَلْبَكَ وَيُبَيِّنُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ  
الْآخِرِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ: فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَاءِ بَعْدُ. (مشکوٰۃ  
المصابیح ۳۲۵ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ وَابُو دَاوُدَ ۵۰۴/۲ وَجَامِعُ التِّرْمِذِيُّ ج ۱/۲۴۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ جب مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن  
کی طرف قاضی بنا کر بھیجا جا رہا تھا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے بھیجتے ہیں اور میں تو عمر شخص  
ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا آتا بھی نہیں (یعنی میں نے اس کام کو کبھی نہیں کیا ہے) ارشاد فرمایا اللہ  
تعالیٰ تمہارے قلب کی رہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا جب تمہارے پاس  
دو شخص معاملہ پیش کریں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو  
اس صورت میں یہ ہوگا کہ فیصلہ کی نوعیت تمہارے لیے ظاہر ہو جائے گی فرماتے ہیں کہ اس کے  
بعد کبھی مجھے فیصلہ کرنے میں شک و تردد نہ ہوا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۵۰، ۵۱)

۱۷۲۹: قَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ وَلَا  
يَخْشَوْا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِأَيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي  
الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ  
يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ. ۵

قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةٌ  
كَانَتْ فِيهِ وَضَمَّةٌ أَنْ يَكُونَ فَهْمًا حَلِيمًا، عَفِيفًا، صَلِيًّا، عَالِمًا سَوًّا لَا عَيْنَ الْعِلْمِ  
(صحيح البخاری ۱۰۶۱/۲ بَابُ مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام کے ذمہ یہ بات رکھی ہے  
کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے خوف نہ کریں اور اللہ کی آیت کو تھوڑے دام

کے بدلے میں نہ خریدیں اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يُّضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ  
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ. (ص ۲۶)

اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔

۱۷۳۰: عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : رَدُّوا الْخُصُومَ حَتّٰى يَضْطَلِّحُوْا فَاِنَّ فِصْلَ الْقَضَاءِ يُورِثُ الصَّغَائِنَ بَيْنَ النَّاسِ .

(کنز العمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ ادب القضاء ج ۳ / ص ۱۷۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فریقین کے مقدمہ کو واپس کر دو تا کہ وہ آپس میں صلح کر لیں کیونکہ معاملہ کا فیصلہ کر دینا لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۵۱۱۲)

۱۷۳۱: عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَيْنَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَدَارِي فِي شَيْءٍ وَّادْعَى اُبَيُّ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَنْكَرَ ذَلِكَ فَجَعَلَا بَيْنَهُمَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاتَّيَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمَّا دَخَلَا عَلَيْهِ قَالَ : لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَيْنَاكَ لِحُكْمِ بَيْنِنَا وَفِي بَيْتِهِ يُوتَى الْحُكْمُ فَوَسَّعَ لَهُ زَيْدٌ عَنْ صَلَاحِ فِرَاشِهِ فَقَالَ : هَهُنَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ا فَقَالَ : لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ جُرْتُ فِي الْفُتْيَا وَلَكِنْ اَجْلِسْ مَعَ خَصْمِيْ فَجَلَسَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَدْعَى اُبَيُّ وَاَنْكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ زَيْدٌ : لَا بَيَّ اَعْفُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْيَمِيْنِ وَمَا كُنْتُ لَا سَأَلَهَا لِاحِدٍ غَيْرِهِ فَحَلَفَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْسَمَ لَا يَذْرُكُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءَ حَتّٰى يَكُوْنَ عُمَرُ وَرَجُلٌ مِنْ غَرَضِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَهُ سَوَاءٌ . (السنن الكبرى مع الجوهر النقي ۱۰ / ۱۳۶)

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے مابین

ایک معاملہ میں خصومت تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم کرلو دونوں صاحبوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا اور دونوں ان کے پاس آئے حضرت عمرؓ نے کہا ہم اس لیے تمہارے پاس آئے ہیں کہ ہمارے مابین فیصلہ کر دو جب دونوں ان کے پاس فیصلہ کے لیے پہونچے تو حضرت زید صدر مجلس سے ہٹ گئے اور عرض کی امیر المؤمنین یہاں تشریف لائیے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے جو فیصلہ تم نے کیا لیکن میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھوں گا دونوں صاحب ان کے سامنے بیٹھ گئے ابی بن کعب نے دعویٰ کیا اور حضرت عمرؓ نے ان کے دعوے سے انکار کیا حضرت زید نے ابی بن کعب سے کہا کہ امیر المؤمنین کو حلف سے معافی دے دو حضرت عمرؓ نے قسم کھائی اس کے بعد قسم کھا کر کہا کہ زید کو کبھی فیصلہ سپرد نہ کیا جائے جب تک ان کے نزدیک عمرؓ اور دوسرا مسلمان برابر نہ ہو یعنی جو شخص مدعی و مدعی علیہ میں اس قسم کی تفریق کرے وہ فیصلہ کا اہل نہیں۔ (بہار شریعت ۵۲: ۵۱/۱۲)

۱۷۳۲: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمَ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف منه و ابو داؤد ۵۰۵)

ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حاکم غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے۔ (بہار شریعت ۵۲: ۱۲)

۱۷۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف منه ابن ماجہ ۱ ص ۱۱۸)

عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا اس کے لیے دو ثواب اور اگر کوشش کر کے (غور و خوض کر کے) فیصلہ کیا اور غلطی ہوگئی اس کو ایک ثواب۔ (بہار شریعت ج ۵۲: ۱۲)

۱۷۳۴: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ. إِنْشَانٍ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَىٰ بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضَىٰ لِلنَّاسِ عَلَىٰ

جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارٍ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ لَقُلْنَا إِنَّ الْقَاضِيَ إِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ. (السنن لابن ماجه ۱۶۸/۲ باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق ابو داؤد ۵۰۳/۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے بوجھے فیصلہ کر دیا وہ جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ قَضَى بِالْهَوَىٰ فَهُوَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ قَضَى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(کنز العمال، الباب الشافى فى القضاء ج ۲۰۶/۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین ہیں دو جہنم میں اور ایک جنت میں جس نے من مانی فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ قاضی جس نے بے جانے بوجھے فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ (مرتب)

۱۷۳۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يُجْرَ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ. (الجامع للترمذی ۲۴۸/۱ ومشکوۃ المصابیح ۳۲۵ باب العمل فى القضاء والخوف منه)

عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جدا ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَلَسَ الْقَاضِي فِي مَكَانِهِ هَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوقِّقَانِهِ وَيُرْشِدَانِهِ مَا لَمْ يُجْرَ فَإِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. (السنن الكبرى مع الجوهر النقي ج ۸۸/۱۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاضی اپنے

اجلاس میں بیٹھتا ہے دو فرشتے اترتے ہیں جو اسے ٹھیک راستے پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۸: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالْوَلَاةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَادِلُهُمْ وَجَائِرُهُمْ حَتَّى يَقْفُوا عَلَى جَسَرٍ جَهَنَّمَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فِيكُمْ طَلَبَتِي فَلَا يَبْقَى جَائِرٌ فِي حُكْمِهِ مُرْتَشٍ فِي قَضَائِهِ مُمِيلٌ سَمِعَهُ أَحَدًا لُخْصَمِينَ إِلَّا هَوَىٰ فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيُوتَى بِالرَّجُلِ الَّذِي ضَرَبَ فَوْقَ الْحَدِّ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَا ضَرَبْتَ فَوْقَ مَا أَمَرْتُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ غَضِبْتُ لَكَ فَيَقُولُ: أَكَانَ لِعُصْبِكَ أَنْ يَكُونَ أَشَدَّ مِنْ غَضَبِي وَيُوتَى بِالَّذِي قَصَرَ فَيَقُولُ عَبْدِي أَلِمَ قَصُرْتُ فَيَقُولُ رَحِمْتُهُ فَيَقُولُ: أَكَانَ لِرَحْمَتِكَ أَنْ يَكُونَ أَشَدَّ مِنْ رَحْمَتِي. ۱۴۷۶۹ حدیث

(کنز العمال ج ۱۹۶/۳ باب الترهیب من الامارة حدیث ۲۹۶)

ابو یعلیٰ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ حکام عادل و ظالم سب کو قیامت کے دن پل صراط پر روکا جائے گا پھر اللہ عز و جل فرمائے گا تم سے میرا مطالبہ ہے جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی صرف ایک فریق کی بات غور سے سنی ہوگی وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر سال ہے اور جس نے حد (مقرر) سے زیادہ مارا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جتنا میں نے حکم دیا تھا اس سے زیادہ تو نے کیوں مارا؟ وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرے لیے غضب کیا اللہ فرمائے گا تیرا غصہ میرے غضب سے بھی زیادہ ہو گیا اور وہ شخص لایا جائے گا جس نے سزا میں کمی کی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرا بندہ تو نے کمی کیوں کی؟ کہے گا میں نے اس پر رحم کیا فرمائے گا کیا تیری رحمت میری رحمت سے بھی زیادہ ہوگئی؟۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۳۹: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ. رواه ابو داود

(مشکوٰۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وهدایاھم الفصل الثانی ۳۲۶)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اس کو روزی دیں اب اس کے بعد وہ کچھ لے گا خیانت ہے۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۴۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِيَّ إِثْرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ : أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ ؟ قَالَ لَا تُصَيِّنُ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهَذَا دَعَوْتُكَ وَأَمْضُ لِعَمَلِكَ. (جامع الترمذی ۲۴۸۱/۱ باب ماجاء فی ہدایا الامراء)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا جب میں چلا تو میرے پیچھے آدمی بھیج کر واپس بلا لیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کیوں میں نے آدمی بھیج کر بلایا؟ اس لیے کہ کوئی چیز بغیر میری اجازت نہ لینا کہ وہ خیانت ہوگی اور جو خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لے کر آنا ہوگا اسی کہنے کے لیے بلایا تھا اب اپنے کام پر جاؤ۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۴۱: عَنِ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! مَنْ عَمَلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكْتَمْنَا مِنْهُ مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَقْبِلْ عَنِّي عَمَلَكَ وَقَالَ : وَمَا ذَلِكَ قَالَ : سَمِعْتُكَ تَقُولُ : كَذَا وَكَذَا قَالَ : وَأَنَا أَقُولُ : ذَلِكَ مَنْ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نَهَى عَنْهُ انْتَهَى. رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول باب رزق الولاۃ وهدایاہم ص ۳۲۶)

عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر ہوا وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن ہے قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ کہایا رسول اللہ! اپنا یہ کام مجھ سے واپس لیجئے فرمایا کیا وجہ ہے؟ عرض کی میں نے حضور کو ایسا ایسا فرماتے سنا فرمایا میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم عامل بنائیں وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے پھر جو کچھ ہم دیں اسے لے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے۔ (بہار شریعت ۵۳/۱۲)

۱۷۴۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَّ

وَالْمُرْتَشِيَّ رواه ابو داؤد وابن ماجه ورواه الترمذی عنه وعن ابی ہریرہ ورواه احمد والبیہقی فی شعبِ الْإِيمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشُ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

(مشکوۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وهدایاہم الفصل الثانی ۳۲۶)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ترمذی ان سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد و بیہقی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی اور ایک روایت میں اس پر بھی لعنت فرمائی جو رشوت کا دلال ہے۔ (بہار شریعت ۵۴/۱۲)

۱۷۴۳: عَنْ أَبِي حُمَيْدَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي

أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتْبِيَةِ: عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِي لِي فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمَنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ؟ نَبْعْتُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْغُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتِي ابْطُيْهِ الْأَهْلُ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا. (صحيح البخارى ۱۰۶۴/۲ باب هدايا العمال)

ابو حمیدہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے تو کہا یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ ہوا ہے رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الہی اور ثناء کے بعد فرمایا کیا حال ہے؟ اس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آکر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا؟ دیکھتا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر لا کر لائے گا اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے وہ تو میں میں کرے گی اس کے بعد حضور



نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا آگاہ میں نے پہنچا دیا۔ (بہار شریعت ۵۴/۱۲)

۱۷۴۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَفَعَ لَاحِدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَىٰ لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَىٰ بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ .

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وهدایاھم الفصل الاول ۳۲۶)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ قبول کر لے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر آگیا۔ (بہار شریعت ۵۴/۱۲)

## ﴿گواہی کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۹۸: وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ جَ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ  
وَأَمْرَاتْنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى  
وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ  
أَفْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً  
تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ط وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ  
كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيَعْلَمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ  
شَيْءٍ عَلِيمٌ . (البقرة پ ۳/ ۲۸۲)

اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے  
گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے اور گواہ  
جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی  
میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک  
رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو  
اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو۔ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر  
دیا جائے نہ گواہ کو۔ (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہو گا اور اللہ  
سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

۲۹۹: ”وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ اِثْمٌ قَلْبُهُ ط وَاللَّهُ بِمَا

تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ“ (البقرة ۲۸۳)

اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ

تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

## احادیث

۱۷۴۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ؟ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ أَوْ يُخْبَرَ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ.

(موطا امام مالک علی هامش ابن ماجہ باب الشهادات ج ۲/۲۱۴ و ابوداؤد ج ۲/۵۰۶)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو یہ خبر نہ دوں کہ بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو گواہی دیتا ہے اس سے قبل کہ اس سے گواہی کے لیے کہا جائے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۲)

۱۷۴۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دُعِيَ نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالِهِمْ وَلَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ.

رواہ البیہقی . (مشکوۃ المصابیح باب الاقضية والشهادات الفصل الاول ص ۳۲۶)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے پر چیز دلا دی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۴۷: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ: مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَارَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ هَذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ: لَا وَلَكِنِ ادْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح باب الاقضية والشهادات ۳۲۷)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے میراث کے متعلق حضور کی خدمت میں دعویٰ کیا اور گواہ کسی کے پاس نہ تھے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے موافق اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے یہ سن کر دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اسے تقسیم کرو اور ٹھیک ٹھیک تقسیم کرو

پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے (اگر اس کے حصے میں اس کا حق پہنچ گیا ہو) معافی کرا لے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۴۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاْعِيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهَا فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي فِي يَدِهِ . رواه في شرح السنة (مشکوٰۃ المصابيح ۳۲۷ باب الاقضية والشهادات)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ دو شخصوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک نے اس بات پر گواہ قائم کیے کہ میرے گھر کا بچہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کے موافق فیصلہ کیا جس کے قبضہ میں تھا۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۴۹: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعِيَا بَعِيرًا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ .

(السنن لابی داؤد ج ۵۰/۹۲ باب الرجلین يدعيان شيتا وليست لهما بيعة ، ومشكوٰۃ

المصابيح ۳۲۷ الفصل الثاني)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کے زمانہ اقدس میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کیے حضور نے دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم فرمادیا۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۲)

۱۷۵۰: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كَنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ : هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِلْحَضْرَمِيِّ الْكَ بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَلَاكَ يَمِينُهُ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ : لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلِقْ لِيَخْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَمَّا أَذْبَرَ لَيْسَ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَاكُلَهُ ظُلْمًا كَيْلَقِينَ اللَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ . رواه

مسلم (مشکوٰۃ المصابيح باب الاقضية والشهادات الفصل الاول ۳۲۷ وابوداؤد ج ۲ ص ۵۱۰)

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حضور موت کا اور ایک قبیلہ کندی کا دونوں حاضر ہوئے حضور موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری زمین زبردستی لے لی کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور موت والے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی نہیں فرمایا تو اب اس پر حلف دے سکتے ہو عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص فاجر ہے اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا ارشاد فرمایا اس کے سوا دوسری بات نہیں جب وہ شخص قسم کے لیے آمادہ ہوا ارشاد فرمایا اگر یہ دوسرے کے مال پر قسم کھائے گا کہ بطور ظلم اس کا مال کھا جائے تو خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس سے اعراض فرمانے والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۶، ۸۷)

۱۷۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ خَدًّا وَلَا ذِي غَمَرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ. رواه الترمذی. (مشکوۃ المصابیح باب الاقضية والشهادات ص ۳۲۸)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز اور نہ اس مرد کی جس پر حد لگائی گئی اور نہ ایسی عورت کی اور نہ اس کی جس کو اس سے عداوت ہے جس کے خلاف گواہی دیتا ہے اور نہ اس کی جس کی جھوٹی گواہی کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ اس کے موافق جس کا یہ تابع ہے (یعنی اس کا کھانا پینا جس کے ساتھ ہو) اور نہ اس کی جو ولایا قرابت میں متہم ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اكْثَرُ الْكَبَائِرِ إِلَّا شَرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

(صحیح البخاری ج ۱۰/۱۵۱۲ کتاب الدیات)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک کرنا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا (۴) اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۳: عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ : عُدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَافِ بِاللَّهِ تِلْكَ مَرَاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرَّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ .  
رواه ابو داؤد وابن ماجه ورواه احمد والترمذی عن ایمن بن خریم .

(مشکوۃ المصابیح باب الاقضية والشهادات ص ۳۲۸)

خریم بن فاتک اور امام احمد اور ترمذی نے ایمن بن خرم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے نماز صبح پڑھ کر قیام کیا اور یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کر دی گئی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی ”فَاجْتَنِبُوا الرَّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ“ بتوں کی ناپاکیوں سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ کے لیے باطل سے حق کی طرف مائل ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ . رواه البخارى والمسلم . (مشکوۃ المصابیح باب الاقضية والشهادات ص ۳۲۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر (یعنی گواہی دینے اور قسم کھانے میں بے باک ہوں گے)۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَنْ تَزُولَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّورِ حَتَّى يُوجِبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ . (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۱۷۳ باب شهادة الزور)  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔  
(بہار شریعت ج ۱۲/۸۷، ۸۸)

۱۷۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ شَهِدَ

شَهَادَةٌ يُسْتَبَاحُ بِهَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَوْ يُسْفَكَ بِهَا دَمًا فَقَدْ أَوْجَبَ النَّارَ.

(کنز العمال ج ۴/۱۴ باب تَرْهِيْبٍ عَنْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ حَدِيث ۵۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مرد مسلم کا مال حلال ہو جائے یا کسی کا خون بہایا جائے اس نے جہنم واجب کر لیا۔ (بہار شریعت ج ۸۸/۱۲)

۱۷۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ مَشَى مَعَ قَوْمٍ يَرَى أَنَّهُ شَاهِدٌ وَلَيْسَ بِشَاهِدٍ فَهُوَ شَاهِدٌ زُورٌ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ فِي سَخِطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

(کنز العمال ج ۴ ص ۵۵ باب شهادة الزور حدیث ۷۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جو شخص لوگوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہوئے چلا کہ یہ بھی گواہ ہے حالانکہ یہ گواہ نہیں وہ بھی جھوٹے گواہ کے حکم میں ہے اور جو بغیر جانے ہوئے کسی کے مقدمہ کی پیروی کرے وہ اللہ کی ناخوشی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے۔

(بہار شریعت ج ۸۸/۱۲)

۱۷۵۸: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً إِذَا

دُعِيَ إِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّورِ. (کنز العمال ج ۴ ص ۴ حدیث ۵۹)

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے گواہی چھپائی (یعنی ادا کرنے سے گریز کی) وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔ (بہار شریعت ج ۸۸/۱۲)

## ﴿وکالت (۱) کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قول ذکر فرمایا:

۳۰۰: فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرُوا أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا

فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ“ (سورة الکہف: الآية ۱۹)

تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی دے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ سہرا ہے کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے۔



## ﴿دعوے (۱) کا بیان﴾

۱۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دَعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ. فِي رِوَايَةٍ الْبَيْهَقِيُّ عَنْهُ مَرْفُوعًا لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ. (الجامع الصحيح للمسلم ج ۲/ص ۷۴ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۲۶ باب الاقضية والشهادات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو محض دعوے کی وجہ سے دیدیا جایا کرے تو کتنے لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر ڈالیں گے۔ اور لیکن مدعی علیہ پر حلف ہے اور بیہقی کی روایت میں یہ ہے لیکن مدعی کے ذمہ بیئہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۰: عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ ادَّعَى مَالَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيَتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الاقضية ص ۳۲۷)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اس چیز کا دعویٰ کرے جو اس کی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنائے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۱: عَنْ وَالِدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يُنْتَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ. (منتخب كنز العمال على هامش الجزء الثاني من مسند الامام احمد بن حنبل ص ۴۷۰)

والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ بہت بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی اولاد سے انکار کر دے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ انْتَفَى وَلَدَهُ لِيُفْضَحَهُ فِي الدُّنْيَا فَضَحَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤْسِ الْأَشْهَادِ قِصَاصٌ بِقِصَاصٍ (منتخب كنز العمال على هامش مسند الامام ابن حنبل ج ۲/ص ۴۷۰)

(۱) دعویٰ اس قول کو کہتے ہیں جو قاضی کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا جس سے مقصود دوسرے شخص سے حق طلب کرنا ہے ۱۲

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں علیہ السلام جو اپنی اولاد سے انکار کرے کہ اسے دنیا میں رسوا کرے قیامت کے دن علی رؤس الاشهاد اس کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا یہ اس کا بدلہ ہے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُ فَقَالَ: لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا أَلَوْنُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ وَرَقٍ؟ قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوَرَقًا قَالَ: فَإِنِّي تَرَى ذَٰلِكَ جَاءَ هَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ: فَفَعَلْتُ هَٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ.

(شرح معانی الآثار ج ۶۰/۲ باب نفی الحمل وعدم اللعان بہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری عورت کے سیاہ بچہ پیدا ہوا ہے (یہ شخص اشارۃً اس بچہ سے انکار کرنا چاہتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے یہاں اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں! فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی سب سرخ ہیں فرمایا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے عرض کی چند اونٹ بھورے بھی ہیں فرمایا سرخ اونٹوں میں بھورے کہاں سے پیدا ہو گئے؟ عرض کی مجھے معلوم نہیں شاید رگ نے کھینچ لیا ہو یعنی ان کی اوپر کی پشت میں کوئی بھورا ہوگا اس کا یہ اثر ہوگا فرمایا تیرے بیٹے کو بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو (یعنی تیرے آبا اجداد میں کوئی سیاہ ہو اس کا یہ اثر ہو اس شخص کو نسب سے انکار کی اجازت نہیں دی)۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

## ﴿اقرار کا بیان﴾ آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۰۱: وَيُمْلِكُ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلَيَتَقَى اللَّهُ رَبَّهُ وَلَا يَخَسُ مِنْهُ شَيْئًا . (سورة القرة: الآية )  
اور جس کے ذمہ حق ہے املا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں کچھ کم نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰۲: أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكِ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا . (سورة ال عمران )  
کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔  
اور فرماتا ہے:

۳۰۳: كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ (سورة النساء)  
عدل کے ساتھ قائم ہونے والے ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہ بن جاؤ اگرچہ وہ گواہی خود تمہارے ہی خلاف ہو۔

## احادیث

۱۷۶۴: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ مَا عَزَبُنِي مَالِكُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: وَيَحْكُ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مِثْلَ ذَٰلِكَ حَتَّىٰ إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ: لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَ أَطَهَّرُكَ؟ قَالَ: مِنَ الزَّنا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبِهْ جُنُونٌ؟ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ: أَشْرَبَ خُمْرًا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خُمَرٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِمَا عَزَبَ بَيْنَ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سَعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَ تَهْ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ ! طَهَّرْنِي فَقَالَ : وَيَحْكِبُ اَرْجِعْنِي فَاَسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي اِلَيْهِ فَقَالَتْ : تُرِيدُ اَنْ تُرَدِّدْنِي كَمَا رَدَدْتُ مَا عَزَّ بَنَ مَالِكٍ اَنْهَا حُبْلَى مِنَ الزَّنا فَقَالَ : اَنْتِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ : فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : قَدْ وَضَعْتَ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ : اِذَا لَا تُرْجُمُهَا وَنَدَّعْ وَلَدَهَا صَغِيرًا لِّئْسَ لَهُ مَن يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : اِلَيَّ رِضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَقَالَ : فَرَجَمَهَا .

(مشکوۃ المصابیح باب الحدود الفصل الاول ۳۱۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو واپس جا اور اللہ کی مغفرت مانگ تو بہ کر (راوی نے کہا) تو ماعز تھوڑی دور واپس ہوئے پھر آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے سرکار ﷺ نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ جب چوتھی بار آئے تو ارشاد فرمایا کس چیز سے پاک کروں؟ ماعز نے عرض کیا زنا سے سرکار نے فرمایا کیا اسے جنون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہیں جنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا شراب پیا ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور سونگھا تو شراب کی بونہ پائی پھر فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ عرض کیا ہاں تو سنگسار کا حکم دیا اور سنگسار کیا گیا پھر دو، تین روز بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ ماعز بن مالک کے لیے مغفرت کی دعا کرو بلاشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر امت کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو بھاری پڑ جائے پھر ازد سے قبیلہ غامد کی ایک عورت آئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو، واپس جا اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر تو عرض کی کیا آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں؟ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا تو زنا سے حاملہ ہے؟ عرض کیا ہاں! ارشاد فرمایا (جا) یہاں تک کہ تیرے پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے (راوی نے) کہا تو ایک انصاری شخص نے اس کی کفالت کی حتیٰ کہ اس نے بچہ جنا تو سرکار کے پاس حاضر ہو کر عرض کی قبیلہ غامد والی عورت نے بچہ جنا ہے۔ سرکار نے فرمایا ہم اس کو یوں سنگسار نہ کریں گے اور اس طرح اس کے چھوٹے بچے کو نہ چھوڑیں گے کہ کوئی اس کی رضاعت و پرورش کا ذمہ دار نہ ہو جائے ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم اس کی رضاعت کے ذمہ دار ہیں پھر سرکار نے اس کی سنگساری کا حکم دیا۔

## صلح کا بیان ﴿﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۰۴: لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نُّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ

إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ . (سورة النساء آیت ۱۱۴)

ان کی بہتری سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کی سرگوشی جو صدقہ یا اچھی بات یا لوگوں کے مابین صلح کا حکم کرے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰۵: وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

أَن يَصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط (سورة النساء آیت ۱۲۸)

اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بد خلقی اور بے توجہی کا اندیشہ ہو تو ان دونوں پر یہ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰۶: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ مَّ بَعَثْ

إِحْدَهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيئَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ

أَخَوَيْكُمُ وَأَتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ . (سورة الحجرات آیت ۱۰، ۹)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ جائیں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرنے تو اس بغاوت کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے

پھر جب وہ لوٹ آیا تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو بے شک انصاف کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

۱۷۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرُ ثُمَّ آتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: يَا بِلَالُ! إِنْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَكْ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ: وَصَفَّ الْقَوْمُ قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيفَ لَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ اِلْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ اْمْضِ وَأَوْمَى بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبَّثَ أَبُو بَكْرٍ هُنِيئَةً يَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْفَقْهَرَى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَلَا تَكُونُ مَضِيَّتَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۶۶)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین کچھ مناقشہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آ گیا اور حضور تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آ کر یہ کہا حضور وہاں رک گئے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکر آگے گئے کچھ دیر بعد حضور تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صف اول میں تشریف لے جا کر قیام فرمایا لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابو بکر ادھر متوجہ ہوں مگر وہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے

مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا حضرت ابو بکر نے ادھر توجہ کی دیکھا کہ حضور ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں حضور کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا حضور نے فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ حضرت ابو بکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور اٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ حضور آگے بڑھے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سمجھنا اللہ کہے امام جب اس کو سنے گا متوجہ ہو جائے گا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا عرض کی ابو قحافہ۔ (بہار شریعت ج ۱۳ ص ۱۷۴)

## ﴿ودیعت کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۰۷: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا. (النساء: ۵۸)

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُنْتَهِيَهُمْ وَعَهْدُهُمْ رُغْوَنَ. (سورة المعارج آیت ۳۲)

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں

۳۰۸: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنِيَكُمْ

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (انفال آیت ۲۷)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

(بہار شریعت ۳۹/۱۳)

۱۷۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ

كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّخَذَ خَانًا. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۱ باب ماجاء فی علامة المنافق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا منافق کی علامتیں تین ہیں ایک کہ جب بولے جھوٹ بولے دوسری یہ کہ جب

وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسری یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو

خیانت کرے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۳)



## ہبہ (۱) کا بیان ﴿﴾

۱۷۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ تَهَادُوا تَحَابُّوا .

(الادب المفرد للبخاری ص ۸۷ باب قبول الهدیۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں باہم ہدیہ کرو اس سے آپس میں محبت ہوگی۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۳)

۱۷۶۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَهَادُوا فَإِنَّ

الْهَدِيَّةُ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہدیہ کرو کہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے۔ (بہار ہیئت ۶۲/۱۳)

۱۷۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ

وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَلَوْ شِقُّ فَرْسَنِ شَاةٍ .

(جامع الترمذی ص ۳۴۱۲ باب ماجاء فی حث النبی ﷺ علی الهدیۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ہدیہ کرو اس سے سینہ کا کھوٹ دور ہو جاتا ہے اور پڑوس والی عورت پڑوس کے لیے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہو (۲)۔ (بہار شریعت ۶۲/۱۳)

۱۷۷۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ

(۱) کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک بنادینا ہبہ ہے۔ ۱۲

(۲) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر تھوڑی چیز میسر آئے تو وہی ہدیہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ذرا سی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا یہ کہ کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اسے نظر حقارت سے نہ دیکھے یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا ذرا سی چیز بھیجی ہے اس حکم میں خاص عورتوں کو ممانعت فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یہ مادہ بہت پایا جاتا ہے بات بات پر اسی قسم کی نظر چینی کیا کرتی ہیں اور عموماً جو چیزیں بھیجی جاتی ہیں وہ عورتوں ہی کے قبضے میں ہوتی ہیں لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ پڑوس والی کو چیز بھیجنے میں یہ خیال نہ کرے کہ کم ہے۔

كُرَاعٍ لَا جَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ .

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۴۹ باب القلیل من الہبۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اگر مجھے دست یا پائے کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کرونگا اور اگر یہ چیزیں میرے پاس ہدیہ کی جائیں تو انہیں قبول کرونگا۔ (۱) (بہار شریعت ۶۲/۱۳)

۱۷۷۱: إِنَّ مِمْوَنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اِعْتَقَتْ وَلَيْدَةً لَهَا فَقَالَ : لَهَا لَوْ وَصَلَتْ

بَعْضُ أَخَوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۵۳ باب بمن یدأ بالہدیۃ)

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ میں نے ایک کنیز آزاد کر دی تھی جب حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا اگر تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوئی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔ (بہار شریعت ج ۶۲/۱۳)

۱۷۷۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ

فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْدَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤَنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَةِ لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ : لَا مَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَاتَّيْتُمْ عَلَيْهِمْ . رواه الترمذی وصححه

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ میں تشریف لائے مہاجرین نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ عرض کی یا رسول اللہ! جن کے یہاں ہم ٹھہرے ہیں (یعنی انصار) ان سے بڑھ کر ہم نے کسی کو زیادہ خرچ کرنے والا نہیں دیکھا اور تھوڑا ہو تو اسی سے مواساة کرتے ہیں انہوں نے کام کی ہم سے کفایت کی اور منافع میں ہمیں شریک کر لیا یعنی باغات کے کام یہ کرتے ہیں اور جو کچھ پیداوار ہوتی ہے اس میں ہمیں شریک کر لیتے ہیں ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا ثواب یہی لوگ لے لیں گے ارشاد فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی ثنا کرتے رہو گے تم بھی اجر کے مستحق ہو گے۔ (بہار شریعت ۶۲/۱۳)

۱۷۷۳: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ

يَجِدُ فَلْيُخْبِرْ فَإِنْ مَنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرَ. (جامع الترمذی ج ۲۳/۲ باب ماجاء فی المتشبع بما لم يعطه)  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس کو  
کوئی چیز دی گئی اور اس کے پاس کچھ ہے تو اس کا بدلہ دے اور بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کی ثنا  
کرے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۳)

۱۷۷۴: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ  
مَعْرُوفٌ فَقَالَ: لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّاءِ هَذَا.

(جامع الترمذی ج ۲۳/۲ باب ماجاء فی الشاء بالمعروف)  
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے  
ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جزاک اللہ خیرا تو پوری ثنا  
کردی۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۳)

۱۷۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ  
عَنْهُ أَهْدِيَّةٌ؟ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: لِأَصْحَابِهِ. كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ:  
هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ. (صحيح البخارى ج ۳۵۰/۱ باب قبول الهدية)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی قسم کا کھانا کہیں  
سے آتا تو دریافت فرماتے صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو فقراء صحابہ سے فرماتے تم  
لوگ اسے کھا لو اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرماتے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۳)

۱۷۷۶: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ (مشكوة المصابيح  
ص ۲۶۰، صحيح البخارى ج ۵۱/۱: باب مالا يرد من الهدية)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو واپس نہیں  
فرماتے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۳)

۱۷۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا  
يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طِيبُ الرَّيْحِ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۲۶۰،

صحيح البخارى ج ۳۵۱/۱ باب مالا يرد من الهدية)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس پھول

پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا اور ہوا چھی ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تُمَرَّدُ أَلْوَسَانُ وَالذُّهْنُ وَاللَّبَنُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین چیزیں واپس نہ کی جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ بعض نے کہا تیل سے مراد خوشبو ہے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۷۹: عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يُرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

ابو عثمان نہدی سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو پھول دیا جائے تو واپس نہ کرے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۸۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةٍ أَلْفَاكِهَةٍ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفْتَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ. كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصَّبِيَّانِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ باب العطایا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نیا پھل حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا اسے آنکھوں اور ہونٹوں پہ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ“ اے اللہ جس طرح تو نے اول دکھایا ہے اس کا آخر دکھا اس کے بعد جو چھوٹا بچہ حاضر ہوتا اسے دے دیتے۔ (بہار شریعت ج ۶۳/۱۴)

۱۷۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَالِي أَيُّهُمَا أَهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِيَهُمَا مِنْكَ بَابًا. (صحیح البخاری ج ۳۵۳/۱ باب بمن یبدأ بالہدیۃ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں کس کو ہدیہ کروں؟ ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

۱۷۸۲: قَالَ عُمرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمُ رَشْوَةٌ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۵۳ باب من لم یقبل الہدیۃ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہدیہ ہدیہ تھا اور اس زمانہ میں رشوت ہے یعنی حکام کو جو ہدیہ دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۴)

## ﴿ہبہ واپس لینے کا بیان﴾

۱۷۸۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ

(جامع الترمذی ج ۳۴/۲ باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهَبَةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا اس کی (ہدیہ واپس لینے) مثال ایسی ہے جس طرح کتہے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۱۳)

## ﴿اجارہ (۱) کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۰۹: قَالَتْ اِحْدُهُمَا يَا بَتِ اسْتَاجِرُهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاَجَرْتَ الْقَوِيُّ  
الْامِينُ قَالَ اِنِّى اُرِيْدُ اَنْ اُنْكَحِكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَتَيْنِ عَلٰى اَنْ تَاَجِرْنِىْ فَمَنِىْ  
جَجَجْ فَاِنْ اَتَمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدْنِىْ  
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ . (القصص آیت ۲۷)

ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو  
طاقت و رمانت دار ہو کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں  
اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے  
ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں  
پاؤ گے۔ (پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۶ آیت ۲۷)

## احادیث

۱۷۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللَّهُ : ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ بَنِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ خُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ بَنَ اسْتَاَجَرَ أَجِيرًا  
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ . (صحيح البخارى ج ۳۰/۲۱ باب اثم من منع اجر الاجير)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا کہ تین شخص وہ ہیں جن کا قیامت کے دن میں خصم ہوں (ان سے میں مطالبہ کروں گا)  
(۱) وہ جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اس عہد کو توڑ دیا اور (۲) وہ جس نے آزاد کو بیچا

(۱) کسی شی کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے ۱۲

اور اس کا شمن کھایا اور (۳) وہ جس نے مزدور رکھا اور اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹۶)

۱۷۸۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَعْطُوا الْاَجِيرَ

اَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجُفَّ عَرُقُهُ (السنن لابن ماجه ج ۱۷۸/۲ باب اجراء الاجراء)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدور کی

مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دیدو۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۹۶)

۱۷۸۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اِنْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرَةٍ

سَافَرُوْهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَصَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوْهُمْ

فَلَدَغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ لِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ اَتَيْتُمْ

هَؤُلَاءِ الرُّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهٗ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا

الرُّهْطُ! إِنْ سَيِّدَنَا لَدَغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟

فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ. وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّقُوا فَمَا

أَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلَى قِطْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَأَنْطَلَقَ يَتَقَلُّ

عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ مَا نَشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَأَنْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ

قَالَ: فَأَوْفُوْهُمْ جُعَلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ائْتِسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقِيَ

لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَتَنْظُرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَذَكُرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ

اِئْتِسِمُوا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ

شُعْبَةُ: ثَنَا أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهَذَا. (صحيح البخارى ج ۳۰/۴۱ باب ما يعطى

فى الرقية على احياء العرب بفتاحه الكتاب)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں صحابہ میں کچھ لوگ سفر میں تھے ان

کا گزر قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ پر ہوا انہوں نے ضیافت کا مطالبہ کیا انہوں نے ان کی

مہمانی کرنے سے انکار کر دیا اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اس کے علاج میں

انہوں نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی پھر انہیں میں سے کسی نے کہا یہ جماعت جو

یہاں آئی ہے (صحابہ) ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہو وہ لوگ صحابہ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور ہم نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کچھ نفع نہ ہوا کیا تمہارے پاس اس کا علاج ہے؟ ایک صاحب بولے ہاں میں جھاڑتا ہوں مگر ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی تو اب اس وقت میں جھاڑوں گا کہ تم اس کی اجرت دوا جرت میں بکریوں کا ریوڑ دینا طے پایا (ایک روایت میں ہے تیس بکریاں دینا طے ہوا) انہوں نے الحمد للہ رب العلمین یعنی سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا وہ شخص بالکل اچھا ہو گیا اور وہاں سے ایسا ہو کر گیا کہ اس پر زہر کا کچھ اثر نہ تھا اجرت جو مقرر ہوئی تھی انہوں نے پوری دیدی ان میں بعض نے کہا کہ اس کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے مگر جنہوں نے جھاڑا تھا یہ کہا کہ ایسا نہ کرو جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو لیں گے اور حضور سے تمام واقعات عرض کریں گے پھر حضور اس کے متعلق کچھ حکم دیں گے وہ کیا جائے گا (یعنی انہوں نے خیال کیا کہ قرآن پڑھ کر دم کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی اجرت حرام ہو) جب یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس کا رقیہ (جھاڑ) ہونا کیسے معلوم ہوا؟ اور یہ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا آپس میں اسے تقسیم کر لو اور (اس لیے کہ اس کے جواز کے متعلق ان کے دل میں کوئی خدشہ نہ رہے اور یہ فرمایا کہ) میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔ (بہار شریعت ۱۳/۹۶، ۹۷)

۱۷۸۷: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوْوَا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَأَنحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اللَّهُمَّ! كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَتَأَيَّ بِي طَلَبُ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَمَلْتُ لَهُمَا عَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا عَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَأَنْفَرَجْتُ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ



الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَقَالَ الْآخِرُ : اَللّٰهُمَّ اِكَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمِّ كَانَتْ اَحَبَّ  
النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَاَمْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِيْنَ  
فَجَاءَ تَبْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَ مِائَةً دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا  
فَفَعَلْتُ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ : لَا اُحِلُّ لَكَ اَنْ تَقْضَ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ  
فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَاَنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ  
الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهَكَ فَاَفْرُجْ عَنَّا  
مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ : وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ ! اِسْتَاَجَرْتُ اُجْرَاءً فَاَعْطَيْتُهُمْ اُجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ  
وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَ ذَهَبَ فَتَمَرَّتْ اُجْرَةُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَ نِيْ  
بَعْدَ جِيْنٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! اَذْ اِلَيَّ اُجْرِيْ فَقُلْتُ لَهُ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اُجْرِكَ  
مِنْ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ : اِنِّيْ  
لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ فَاَخَذَ كُلَّهُ فَاَسْتَاَقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ  
فَعَلْتُ ذَلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهَكَ فَاَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ  
فَخَرَجُوا يَمْسُوْنَ . (صحيح البخارى ۳۰۳/۱ باب من استاجر اجيرا فترك اجره الخ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا  
کہ فرماتے ہیں اگلے زمانہ کے تین شخص کہیں جا رہے تھے سونے کے وقت ایک غار کے پاس  
پہنچے اس میں یہ تینوں شخص داخل ہو گئے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر گری جس نے غار کو بند کر دیا  
انہوں نے کہا اب اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ تم نے جو کچھ نیک کام کیا ہو  
اس کے ذریعہ سے دعا کرو ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے جب میں  
جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا تو دودھ دودھ کر سب سے پہلے ان کو پلاتا ان سے پہلے نہ اپنے بال  
بچے کو پلاتا نہ لونڈی غلام کو دیتا ایک دن میں جنگل میں دور چلا گیا رات میں جانوروں کو لے کر  
ایسے وقت آیا کہ والدین سو گئے تھے میں دودھ لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے  
بچے بھوک سے چلا رہے تھے مگر میں نے والدین سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ  
کیا کہ انہیں سونے سے جگا دوں دودھ کا پیالہ ہاتھ پر رکھے ہوئے ان کے جاگنے کے انتظار میں

رہا یہاں تک کہ صبح چمک گئی اب وہ جاگے اور دودھ پیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے اس کا کہنا تھا کہ چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ یہ لوگ غار سے نکل سکیں دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس کو میں بہت محبوب رکھتا تھا میں نے اس کے ساتھ برے کام کا ارادہ کیا اس نے انکار کر دیا وہ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئی میرے پاس کچھ مانگنے کو آئی میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں کہ میرے ساتھ خلوت کرے وہ راضی ہو گئی جب مجھے اس پر قابو ملا تو بولی کہ ناجائز طور پر اس کا مہر توڑنا تیرے لیے حلال نہیں کرتی اس کام کو گناہ سمجھ کر میں ہٹ گیا اور اشرفیاں جو دے چکا تھا وہ بھی چھوڑ دیں الہی اگر یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے میں نے کیا ہے تو اس کو ہٹا دے اس کے کہتے ہی چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ نکل سکیں تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند شخصوں کو مزدوری پر رکھا تھا ان سب کو مزدور یاں دیدیں ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اس کی مزدوری کو میں نے بڑھایا یعنی اس سے تجارت وغیرہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اس میں اضافہ ہوا اس کو بڑھا کر میں نے بہت کچھ کر لیا وہ ایک زمانہ کے بعد آیا اور کہنے لگا اے خدا کے بندہ میری مزدوری مجھے دیدے۔ میں نے کہا یہ جو کچھ اونٹ گائے، بیل، بکریاں، غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری ہی مزدوری کا ہے سب لے لے بولا اے بندہ خدا مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا مذاق نہیں کرتا ہوں یہ سب تیرا ہی ہے لے جا وہ سب کچھ لے کر چلا گیا الہی اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اسے ہٹا دے وہ پتھر ہٹ گیا یہ تینوں اس غار سے نکل کر چلے گئے۔ (بہار شریعت ۱۳/۹۷، ۹۸)

۱۷۸۸: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: عَلِمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَةَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْمًا فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: إِنْ سَرَّكَ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبِلْهَا (السنن لابن ماجہ ج ۱/۱۵۷ باب الاجر علی تعلیم القرآن)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص کو میں قرآن اور کتابت سکھاتا تھا اس نے کمان ہدیہ دی ہے یہ کوئی مال نہیں ہے یعنی ایسی چیز نہیں ہے جسے اجر ت کہا جائے جہاد میں اس سے تیرا اندازی کرونگا ارشاد فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہارے گلے میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے قبول کرلو۔ (بہار شریعت ۱۳/۹۸-۹۹)

## ﴿ولا کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۰: اَلَّذِي عَقَّدْتَ اِيْمَانَكُمْ فَاتُوهُمْ نَصِيَّتَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ

شَيْءٍ شَهِيدًاۙ (النساء: ۳۳/۱)

اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے

ہے۔ (سورۃ نساء رکوع ۲ آیت ۱)

## احادیث

۱۷۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

(السنن لابن داؤد ۶۹۷/۲ باب الرّجل يتّمتى الى غير موالیه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے بغیر

اجازت اپنے مولیٰ کے کسی قوم سے موالاة کی اس پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ (بہار شریعت ج ۱۷/۱۴)

۱۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوْلَاهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ

الْاِسْلَامِ مِنْ غُنْقِهِ. رواه الامام احمد (کنز العمال ج ۲۴۷/۵ باب الولاء)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس شخص نے اپنے مولیٰ کے

سوا دوسرے سے موالاة کی اس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے نکال دیا۔ (بہار شریعت ج ۱۷/۱۴)

۱۷۹۱: عَنْ أَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَسْلَمَ

عَلَى يَدَي رَجُلٍ فَلَهُ وَلَاؤُهُ. (رواه الطبرانی) (کنز العمال ج ۲۴/۵ باب الولاء)  
 ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ﷺ نے جو شخص کسی کے ہاتھ پر  
 اسلام لائے اس کی ولا اسی کے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۳)

۱۷۹۲: عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ  
 عَلَى يَدَي الرَّجُلِ فَقَالَ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاةٍ وَمَمَاتِهِ. (مسند الامام احمد ۱۰۲/۴)  
 تميم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے اس کے متعلق سوال ہوا  
 کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ اسلام قبول کیا ہے فرمایا کہ وہ سب سے زیادہ حقدار ہے  
 زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۳)

## ﴿اکراہ﴾ کا بیان ﴿﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۱: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِاِلٰمَانٍ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (سورة النحل آیت ۱۰۶)  
جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے وہ عذاب سے بری ہے اور لیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کھول دیا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۲: لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ. (سورة آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے دین سے کسی شے میں نہیں مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کر سکتے ہو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۳: وَلَا تُكْرِهُوْا فِتْيَانَكُمْ عَلٰى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْنَهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورة النور آیت ۳۳)  
اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی کا ارادہ کریں تاکہ زندگی دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انہیں مجبور کیا تو اس کے بعد کہ وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱) اکراہ کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ۱۲

## ﴿حجر (۱) کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۴: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ . (سورة النساء آیت ۶۰۵)

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزما تے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو۔

## احادیث

۱۷۹۳: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحْجُرْ عَلَيْهِ فِدْعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ: هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ. (الجامع

لترمذی ج ۱ ص ۲۳۶ باب ماجاء فی من یخدع فی البیع والسنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۷۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید و فروخت میں دھوکہ

(۱) کسی شخص کے تصرفات تو لیرہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی و ہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور اور کمزوری رکھی جیسے مجنون اور بچے کہ ان کی فہم و عقل میں جو کچھ تصور ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کے تصرفات نافذ ہو جایا کریں اور بسا اوقات یہ اپنی ہی فہمی سے ایسے تصرفات کر جاتے ہیں جو خود ان کے لیے مضر ہیں تو انہیں کو نقصان اٹھانا پڑے گا لہذا اس کی رحمت کاملہ نے ان کے تصرفات کو روک دیا کہ ان کو ضرر نہ پہنچنے پائے۔ حجر کے اسباب تین ہیں (۱) نابالغی (۲) جنون (۳) رقت۔ نتیجہ یہ کہ کسی آزاد عاقل بالغ کو قاضی مجبور نہیں کر سکتا جب تک اس سے عام لوگوں کو ضرر نہ پہنچے۔ ۱۲

کھا جاتے تھے ان کے گھر والوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ان کو  
مُجور کر دیجئے ان کو بلا کر حضور نے بیچ سے منع فرمایا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بیچ سے  
صبر نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا اگر بیچ کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیچ کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں  
ہے۔

۱۷۹۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ؟ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَجْنُونِ  
حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۷۹۴ باب الطلاق فی الاغلاق والکفرہ والکسران

والمجنون والسنن للدارمی ج ۲ ص ۹۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ  
تین شخصوں سے قلم اٹھایا گیا (۱) پاگل یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے (۲) بچہ یہاں تک کہ بالغ  
ہو جائے (۳) سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

## ﴿غصب کا بیان﴾

۱۷۹۵: عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۳۲، ۳۳۱ بَابُ إِمْنٍ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ)  
سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا لِيُغَيِّرَ حَقَّهُ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ . (کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۲ حلیث ۲۴۸۹)  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۷: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كَلَّفَ أَنْ يُحْمَلَ ثَرَابُهَا الْمَحْشَرِ . رواه احمد  
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۶ باب الغصب والعارية)

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ناحق زمین کی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۸: عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ . رواه احمد  
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۶)



یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے ایک باشت زمین ظلم کے طور پر لی اللہ عزوجل اسے یہ تکلیف دے گا کہ اس حصہ زمین کو کھودتا ہوا سات زمین تک پہنچے پھر یہ سب اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِسُنَّ أَحَدٌ مَا شِئَةٍ أَمْرِي بِغَيْرِ إِذِيهِ أَحِبُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُؤْتَى مَشْرَبَتَهُ فَتُكْسَرَ خَزَائِنُهُ فَيَنْتَقِلَ طَعَامُهُ وَإِنَّمَا يَحْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ. رواه مسلم

(باب الفصب والعارية مشكوة المصابيح ۲۰۴، ۵۰)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دو ہے کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بالا خانہ پر کوئی آکر خزانہ کی کوٹھری توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اٹھالے جائے۔ ان لوگوں (یعنی اعراب اور بدویوں کے کھانے کے خزانے جانوروں کے تھن ہیں یعنی جانوروں کا دودھ ہی ان کی غذا ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۸۰۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ بِسِتِّ رُكْعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجْدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رُكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلَ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَإِنْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتْ

الشَّمْسُ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ إِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ وَذَلِكَكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنَ لَفْجِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمَحْجَنِ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمَحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعْلَقُ بِمَحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكَكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِنَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۷، ۲۹۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا اور اسی روز حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا تمہیں دو چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ نہ لگ جائے میں نے اس میں صاحبِ مِحْن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا ہے (مِحْن اس چھڑی کو کہتے ہیں جس کی مونٹھ ٹیڑی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمروں بھی نامی تھا، جو اسی قسم کی چھڑی رکھتا اس کو صاحبِ مِحْن کہتے تھے) وہ حاجیوں کی چیز چھڑی کی مونٹھ سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھا لے جاتا اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر باندھ رکھی تھی نہ اسے کچھ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھا لیتی وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مر گئی پھر اس کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی۔ یہ اس وقت کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے

کچھ لے لوں کہ تم بھی انہیں دیکھ لو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا نہ کروں۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

۱۸۰۱: عَنْ أَبِي حَرَّةَ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَا أَمَرْتُ إِلَّا بِطَيِّبٍ نَفْسِهِ مِنْهُ. رواه البيهقي والدارقطني في المجتبى (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الغصب)

دارقطنی نے مجتبى میں ابو حرہ رقاشی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم لوگ ظلم نہ کرنا سن لو کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

۱۸۰۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًا وَقَالَ سُلَيْمُنُ لَعِبًا وَلَا جَادًا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرِدَّهَا. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۸۳)

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس نے اس طرح لی ہو وہ واپس کر دے۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

۱۸۰۳: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَتَّعَ مَنْ بَاعَهُ. رواه احمد و ابو داؤد و النسائي (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الغصب والعارية)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا بیعینہ مال کسی کے پاس پائے تو وہی حقدار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اس نے کسی سے خریدا ہے تو وہ اپنے بائع سے مطالبہ کرے۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

۱۸۰۴: عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمَلْ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الغصب والعارية)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دوہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہو تو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہو تو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوہے اور جواب نہ آئے تو دوہ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو) (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

۱۸۰۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ حُبْنَةً. رواه الترمذی وابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۶ باب الغصب والعاریۃ) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باغ میں جائے تو کھائے، جھولی میں رکھ کر لے نہ جائے (یہ بھی اضطرار کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہو)۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

۱۸۰۶: عَنْ زَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَالْغَفَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النُّخْلَ قُلْتُ: أَكُلُ قَالَ: فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ. رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۶ باب الغصب والعاریۃ)

رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لڑکے! پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے؟ میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑومت جو نیچے گری ہیں انہیں کھا لو پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الہی تو اسے آسودہ کر دے۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

۱۸۰۷: عَنْ أَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ مَالًا إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَجْذَمٌ.

(کنز العمال ج ۳۲۷/۵ حدیث ۵۷۱۳ باب الغصب)

اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص پر ایسا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

## ﴿شفعہ کا بیان﴾

### احادیث

۱۸۰۸: عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۳۳ باب إحتیال العامل لیهدی له والجامع

للترمذی ج ۱ ص ۲۵۵)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفع کرنے کا حق ہے۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۵)

۱۸۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَارُ أَحَقُّ

بِشَفْعَةِ جَارِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا.

(السنن لابن ماجہ ج ۱۸۲/۱ باب الشفعة والسنن للدارمی ج ۲ ص ۱۸۶ والسنن

للترمذی ج ۱ ص ۲۵۳ باب ماجاء فی الشفعة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اس کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۵)

۱۸۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّرِيكُ

شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۵۵ باب ماجاء فی الشفعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شئی میں ہے۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۵)

۱۸۱۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي

كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تَقْسَمْ رُبْعَةً أَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ

وَأِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ۲۵۶ باب الشفعة الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو مکان ہو یا باغ ہو۔ اُسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کیے بیچ ڈالے خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کیے اس نے بیچ ڈالا تو وہ حقدار ہے۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

۱۸۱۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۳۲۹/۱ باب اذا اقتسم الشركاء الدور والجامع

لترمذی ج ۱ ص ۲۵۵ و مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہو گئے اور راستے پھیر دیئے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا تو اب شفعہ نہیں یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں۔

(بہار شریعت ۴۶/۱۵)

۱۸۱۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ يَقُولُ: جَاءَ الْمُسَوْرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكَبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لِلْمُسَوْرِ. أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِهِ فَقَالَ: لَا أَرِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِ مِائَةٍ إِمَّا مُقَطَّعَةً وَإِمَّا مُنْجَمَةً قَالَ: أُعْطِيتُ خُمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنْعْتُهُ وَلَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا بَعْتُكَهُ أَوْ قَالَ: مَا أَعْطَيْتُكَهُ. (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۳۲)

عمرو بن شرید سے مروی ہے کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں جو میرے دو مکان ہیں انہیں خرید لو انہوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہو گا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ میں چار سو سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقسط ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

## ﴿مزارعت کا بیان﴾

### احادیث

۱۸۱۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَىٰ بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّىٰ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْهَا فَتَرَكْنَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۷ باب المزارعة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِئُ أَرْضَهُ فَيَقُولُ : هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۷ باب المزارعة الجامع

الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۲ باب ما يكره من الشروط في المزارعة)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمہاری تو کبھی ایسا ہوتا کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرما دیا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۶: عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمَّا يَأْتِيهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَشِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَتَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ

لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالِدَنَانِيرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِي نَهَى عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذُؤُورًا فَفَهُم بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۵ باب كراء الارض بالذهب والفضة)

ومشکوۃ المصابیح ص ۲۵۷ باب المزارعة)

حظللہ بن قیس رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین کی ہے یا مالک زمین پیداوار میں سے کسی مخصوص شی کو اپنے لیے منسوب کر لیتا لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا کہتے ہیں میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی سے زمین کو دینا کیا ہے؟ تو کہا اس میں حرج نہیں بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال و حرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۷: قَالَ عُمَرُو (بن دينار): قُلْتُ: بِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكَتِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ: أَيْ عَمَرُوا فَإِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأَعِينُهُمْ وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: إِنْ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۳)

عمر بن دینار سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ آپ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیوں کہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے انہوں نے فرمایا اے عمرو! اس ذریعہ سے لوگوں کو میں دیتا ہوں اور لوگوں کی اعانت کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دیدے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اجرت لے۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۸: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ



وَالرُّبْعَ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَالْأَبِيُّ بَكْرٍ وَالْأُمُّ عُمَرَ وَالْأُمُّ عَلِيٌّ وَابْنُ سِيرِينَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۳ باب المزارعة بالشطرنج)

ابو جعفر یعنی امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مدینہ میں مہاجرین کا  
کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو تہائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی و سعد بن مالک و  
عبد اللہ بن مسعود و عمر بن عبد العزیز و قاسم و عروہ و آل ابی بکر و آل عمر و آل علی و ابن سیرین سب  
نے مزارعت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بہار شریعت ۱۵/۹۳)

## ذبح کا بیان ﴿﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۵: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَبِئَةُ وَالْمُفَوَّذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ . (سورة المائدة الآية ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور دب کر مرا ہوا یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو درندہ نے کچھ کھالیا ہو مگر وہ جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۶: الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ . (سورة المائدة الآية ۵)

آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۷: وَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرَرْتُمْ إِلَيْهِ .

(سورة الانعام الآية ۱۱۸)

کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو

اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۸: وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ . (سورة الانعام الآية ۱۲۱)  
اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔

## احادیث

۱۸۱۹: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْعَمْ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قُرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ: فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعْنُ اللَّهُ مِنْ لَعْنِ وَالِدِهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ أَوَى مُخْدِتًا (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱۶۱/۲ باب تحريم الذبح لغير الله تعالى)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پر چڑکا جس میں یہ تھا اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کی مینڈھ بدل دے (جیسا کہ بعض کا شکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو بد مذہب کو پناہ دے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۵)

۱۸۲۰: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا قُورَاءَ لَعَدُوِّ غَدَاً وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى قَالَ: اِعْجَلْ. أَوْ أَرِ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَأَخَذْتُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبِشِ قَالَ: أَصَبْنَا نُهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱۵۷/۲ باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم کچھی سے ذبح کر سکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ سوادانت اور ناخن کے (جو جدا ہوں) اور اسے میں بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن جشیوں کی چھری ہے اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اسے تیر مار کر گرا دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں میں بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں جب تم کو اس پر قابو نہ ملے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۵)

۱۸۲۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسِلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَلَّةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتَهَا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَلَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لَا تَاْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ أَوْ حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲/۸۲۷)

باب ماجاء انهر اذلم من القصب والمروة والحديد

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان کی بکریاں سلح (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں چرتی تھی لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اس نے پتھر توڑ کر اس سے ذبح کر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۵)

۱۸۲۲: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ: أَمْرٌ الدَّمُ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ.

(السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۳۹۰ باب الذبيحة بالمروة)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے کسی کو شکار ملے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی کچھی سے ذبح کر سکتا ہے فرمایا جس چیز سے چاہو خون بہادو اور اللہ کا نام ذکر کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۵)

۱۸۲۳: عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا مِنَ اللَّبَةِ أَوْ الْحَلْقِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ طَعَنْتَ فِي

فَخَلَعَهَا لَاجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ : لَا يَصْلُحُ هَذَا إِلَّا فِي الْمُتَرَدِّيَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۰ باب ماجاء فی ذبیحة المتردية)

ابوالعشر اپنے والد سے راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ذکا د (ذبح شرعی) حلق اور لہبہ ہی میں ہوتی ہے فرمایا اگر تم اس کی ران میں نیزہ بھونک دو تو بھی کافی ہے۔ ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں جیسا کہ ابو داؤد و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۴: عَنْ أَبِي السُّدَّاءِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ بِالنَّبِيلِ . (الجامع للترمذی ج ۲۷۲/۱ باب ماجاء فی کراهیة اكل المصورة) ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور وہ مر جائے۔

(بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ الَّتِي تَذْبَحُ فَيَقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفَرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تَتْرَكَ حَتَّى تَمُوتَ . (السنن لابی داؤد ج ۳۹۰/۱۲)

ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۶: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ : سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُّوهُ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۸ باب ذبیحة الاعراب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انہوں نے ذکر کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تم بسم اللہ کہو اور کھاؤ یعنی مسلم کے ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کیے جائیں۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۵)

۱۸۲۷: عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: ثَنَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيُحَدِّثْكُمْ شَفَرَتَهُ فَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱۰۲/۲ باب الامر باحسان الذبح)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے لہذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو (یعنی بے سبب اس کو ایذا مت پہنچاؤ) اور ذبح کرو تو ذبح میں خوبی کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لے اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۵)

۱۸۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُصَبَّرَ بِهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۵۳ ومشکوۃ المصابيح ص ۳۵۷ کتاب الصيد والذبائح)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اس کو تیر سے قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۵)

۱۸۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۵۳ باب النهی عن صبر البهائم ومشکوۃ المصابيح ص ۲۵۷ باب الصيد والذبائح)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی جس نے ذی روح کو نشانہ بنایا۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۵)

۱۸۳۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۵۳ باب النهی عن صبر البهائم والجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۲ ومشکوۃ المصابيح ص ۳۵۷ باب الصيد والذبائح)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں روح ہو اس کو نشانہ نہ بناؤ۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۵)

## ﴿حلال و حرام جانوروں کا بیان﴾

۱۸۳۱: عَنِ الْعَرِيَّاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَشَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۸ باب الصلیر والذبائح والجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۲)

عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے دن کیلے والے درندہ سے اور بچہ والے پرندہ سے اور گھریلو گدھے اور بچہ اور خلیہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کر لے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی۔ یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہو یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اس سے وطی نہ کرے۔ بچہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر مارا جائے۔ خلیہ یہ ہے کہ بھیڑیے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مر گیا۔

(بہار شریعت ۱۴۳/۱۵)

۱۸۳۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ذُكُوءُ الْجِنِّ ذُكُوءُ أُمَّهِ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۱ باب ماجاء فی ذکوة الجنین)

والجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۲ باب فی ذکوة الجنین)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنین (پیٹ

کے بچہ) کا ذبح اس کی ماں کے مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۳/۱۵)

۱۸۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: أَنْ يُذَبِّحَهَا فَيَا كُلَّهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسُهَا فَيُرْمَى بِهَا. رواه

النسائی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۹ باب الصيد والذبائح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل دیا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۴: عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُجَبُّونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَابِثَ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ. (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۳ باب ماجاء ما قطع من الحي فهو ميت والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۵) ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی پچکی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا وَقَدْ ذَكَاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ. رواه الدار قطنی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۹ کتاب الصيد والذبائح)

دار قطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۶: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا. متفق عليه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۹ باب ما يحل اكله وما يحرم والصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۵) ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے حمار وحشی (گورحر) دیکھا اس کا شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں کا کچھ ہے عرض کی ہاں اس کی ران ہے اس کو حضور نے قبول فرمایا اور کھایا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْبَابًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا طَلْحَةَ



فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخَذَبَهَا فَقَبِلَهُ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۰۹ باب ما یحل اكله)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم نے مرا الظہر ان میں خرگوش بھگا کر پکڑا اس کو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے ذبح کیا اور اس کی پٹھ اور رائیں حضور کی خدمت میں بھیجیں حضور نے قبول فرمائیں۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۸: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ

الدَّجَاجِ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۹ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۰ باب ما یحل اكله)

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۳۹: عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ مَعَهُ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۶ باب اكل الجراد)

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۱۵)

۱۸۴۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبْطِ وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جَوْعًا

شَدِيدًا فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرْ مِثْلَهُ يَقَالُ لَهُ الْعَبْرُ: فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ نَسَرَ الرَّايِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَأَطِيعُوا إِن كَانَ مَعَكُمْ قَالَ:

فَارْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ . متفق عليه (مشکوۃ

المصابیح ص ۳۶۰ باب ما یحل اكله الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں جیش الخبط (۱) میں گیا تھا اور امیر لشکر ابو

(۱) اس لشکر میں جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا گیا روزانہ فی کس ایک مٹھی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ ایک کھجور ملتی جس کو صحابہ کرام منہ میں رکھ کر کچھ چوس کر نکال لیتے اور رکھ لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک

عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نہیں دیکھی اس کا نام غنبر ہے ہم نے آدھے مہینے تک اسے کھایا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کی بعض روایت میں ہے پسی کی ہڈی تھی اس کی کچی اتنی تھی کہ اس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لیے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے اس میں سے حضور کے پاس بھیجا حضور نے تناول فرمایا۔

۱۸۴۱: عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ: كَانَ يَنْفُخُ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمُ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اكله وما یحرم والسنن للدارمی ج ۲ ص ۶۱)

ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزغ (چھکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اسے یہ پھونکتا تھا۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۵)

۱۸۴۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَاءُ فُؤَيْسِقًا. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اكله وما یحرم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھکلی، گرگٹ کے قتل کا حکم دیا اور اس کا نام حضور نے فویسق رکھا یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق۔ اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۵، ۱۲/۱۵)

۱۸۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ

کھجور کو چوس کر ایک دن رات گزارتے اور شدت گرگی سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے جس سے ان کے منہ پھل گئے اور زخمی ہو گئے اسی وجہ سے اس کا نام جیش الخطب ہے کہ خطبہ درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو جھاڑ لیے جاتے ہیں اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی شنگی کی طرح ان کو اجابت ہوتی خدا نے اپنا کرم کیا کہ ساحل نیلے برابر کی یہ عبرت مچھلی ان کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے منکے برابر چربی نکلی اس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے ان حضرات نے کھایا۔ اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں انہیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے۔ ۱۲

وَزَعَا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اس کے لیے سو نیکیاں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما يحل اكله وما يحرم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلالہ اور اس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۳۲ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما يحل اكله وما يحرم) عبد الرحمن بن شیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۶: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۳۲ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما يحل اكله وما يحرم) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کھانے سے اور اس کا شمن کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُحِلَّت لَنَا مَيْتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَانِ الْحَوْثُ وَالْجَرَادُ وَالْدَمَانِ الْكَبِدُ وَالطَّحَالُ. رواه احمد وابن ماجه والدارقطني (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دو مردے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کبھی اور تلی ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَلْقَاهُ  
الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَقًا فَلَا تَأْكُلُوهُ. (السنن لابن داود

ج ۲ ص ۵۳۴ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اكله وما یحرم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر  
جائے اسے نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

۱۸۴۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
سَبِّ الدِّيَكِ وَقَالَ: إِنَّهُ يُؤْذَنُ لِلصَّلَاةِ. رواه في شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۱ باب ما یحل اكله)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا کیوں کہ وہ نماز کے لیے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے اور ابوداؤد  
کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۵)

## ﴿قربانی کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۹: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورة الكوثر: ۲)  
تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

### احادیث

۱۸۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطَبِّئُوا بِهَا نَفْسًا (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵ والسنن لابن ماجه ج ۱ ص ۲۳۳ ومشکوۃ المصابیح ص ۱۲۸ باب الأضحية)

حضرت عائشہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنی سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۸، ۱۲۹)

۱۸۵۱: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى طَيِّبَةً نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَّتِهِ كَانَتْ حِجَابًا مِنَ النَّارِ. رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۷ الفصل السابع فی الاضاحی حدیث ۳۵۷)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْفَقْتُ الْوَرَقَ فِي شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ نَحِيرٍ يُنَحَّرُ فِي يَوْمٍ عِيدٍ. رواه الطبرانی (كنز العمال ج ۳ ص ۱۷ الفصل السابع في الاضاحي حديث ۳۵۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۵)

۱۸۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ سِعَةٌ وَلَمْ يُضَحَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا. (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۲ باب الاضاحي واجبة أم لا) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۵)

۱۸۵۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذِهِ الْأَضَاحِي قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٍ، قَالُوا: فَالْصُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۳ باب ثواب الاضحية)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۵)

۱۸۵۵: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَدْنَا مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدَّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ التُّسْكِبِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ تُؤَفِّيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۴ باب الذبح بعد الصلاة)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے

پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پایا اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انہوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ ماہا ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۵)

۱۸۵۶: عَنْ الْبَرَاءِ : قَالَ : خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةٌ لَحْمٍ عَجَلَهُ لَا هِلَةَ لَيْسَ مِنَ النَّسْكِ فِي شَيْءٍ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۶ باب صلاة العیدین)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کر لیا نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۱۵، ۱۳۰)

۱۸۵۷: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْوَنَ يَطَأُ فِي سِوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سِوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سِوَادٍ فَأَتَتْهُ بِهٍ لِيُضْحِيَ بِهِ قَالَ : يَا عَائِشَةُ ! هَلَمْ يَأْتِ الْمَذْبُوحُ ثُمَّ قَالَ : اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ . (رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۷ باب الأضحية)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینک والا مینڈھالا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا، حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لو پھر حضور نے چھری لی

اور مینڈے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمِّهِ مُحَمَّدٍ اِلٰہی تو اس کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۱۵)

۱۸۵۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ . (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۶ باب ما يستحب من الضحايا والسنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۲)

باب اضاحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈے سے سینگ والے چت کبرے خسی کیے ہوئے ذبح کیے جب ان کا مونہ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهَی لِلَّذِی فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّیْہِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۱۵)

۱۸۵۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَىٰ صَفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ . (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۱۲۷ باب الاضحية)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈے سے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم



اللہ واللہ اکبر کہا کہتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۱۵)

۱۸۶۰: عَنْ حَنْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصْحِي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُصْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أُصْحِي عَنْهُ (السنن لابن داود ج ۲ ص ۳۸۵ باب الاضحية عن المية والسنن للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵)

حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۱۵)

۱۸۶۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِحَةً أُنْثَى أَفَأُضْحِي بِهَا قَالَ: لَا. وَلَكِنْ نَاخِذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقْصُ شَارِبَكَ وَتَخْلِقُ عَانَتَكَ فَيُتْلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ.

(السنن لابن داود ج ۲ ص ۳۸۵ باب فی ایجاب الاضاحی)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم الضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لیے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بتائیے اگر میرے پاس مینہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کر دوں فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور اپنے موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۱۵)

۱۸۶۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلُ هَلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُصْحِيَ. (السنن لابن داود ج ۲ ص ۳۸۶ باب الرجل يأخذ من شعره في العشر والسنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۴)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کر لے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۳: روى الطبرانی عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَضَاحِيِّ. (كنز العمال ج ۳ ص ۱۷ الفصل السابع في الأضاحي)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۴: عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجِدْعَ يُؤْفِي مِنْهُ النَّبِيُّ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۷ باب ما يجوز من السنن في الضحايا)

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔

۱۸۶۵: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعُورَاءُ بَيْنَ عُورِهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيْنَ مَرَضِهَا وَالْعَرَجَاءُ بَيْنَ ظِلْعِهَا وَالْكَبِيرَةُ الَّتِي لَا تَنْقِي قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السَّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ: مَا كَرِهْتَهُ فَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۷ باب ما يكره من الضحايا السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۴ والجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں (۱) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہے اور (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور (۳) لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہے اور (۴) ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۶: روى الامام احمد عن رَجُلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا.

(كنز العمال ج ۳ ص ۱۸ الفصل السابع في الأضاحي حديث ۳۷۷)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضْحَى لَيْلًا. رواه الطبرانی (کنز العمال ج ۱۸۳ الفرع الرابع في وقت الذبح من الفصل السابع في الاضاحي حديث ۳۸۹)

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُضْحَى بَعْضَاءِ الْأَذْنِ وَالْقَرْنِ (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۸ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذی ج ۱ ص ۲۷۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸۶۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَلَا نُضْحَى بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابِلَةً وَلَا مُدَابِرَةً وَلَا خُرْقَاءَ وَلَا شُرْقَاءَ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۸ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵ والسنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۳۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اس کے جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۵)

۱۸۷۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲/۸۳۳ باب الاضاحي والمنحر بالمصلى)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ میں نحر و ذبح فرماتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۵)

## ﴿عقیقہ کا بیان﴾

### احادیث

۱۸۷۱: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ الضَّبِّي قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۲ باب العقیقة والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۲)

باب العقیقة ومشکوة المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقة)

سلمان عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو یعنی اس کا سر موٹا دو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۲: عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَوْ إِنَاثَا . رواه ابو داؤد

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۲ باب العقیقة)

ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نہ ہوں یا مادہ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۳: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ تُدْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسْمَى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۲ باب العقیقة ومشکوة المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے

اور سرمونڈا جائے۔ گروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اس کی نشوونما اور اس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۴: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةً وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اخْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزَنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَاهُ فَكَانَ وَزَنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقہ)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ اے فاطمہ اس کا سرمونڈا دو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۳۹۲)

وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳ باب العقیقہ)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۶: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِلَمِيحٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَخْلِقُ رَأْسَهُ نَلْطِخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. (السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۳۹۳ باب العقیقہ و مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳ باب العقیقہ)

برید ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا اب جب کہ اسلام آیا تو ساتویں دین ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سرمونڈا اتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۷: عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳ باب العقیقة)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبْيَانِ فَيُرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اس کے شکم میں حضور کا لعاب دہن پینچے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۹: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَوَلَدَتْ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۸۲۱۲ و مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقة)

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہتی ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور حضور کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے منہ میں ڈال دی اور ان کے لیے دعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۳)

## ﴿خطر و اباحت کا بیان﴾

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

۳۲۰: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ اَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُوْنَ ۝ (سورة المائدة آیت ۸۷، ۸۸)

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ سٹھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو نا پسند ہیں۔ اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔ (المائدہ آیت ۸۷، ۸۸) اور فرماتا ہے:

۳۲۱: وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (سورة الانعام الآية ۱۳۲)

اور فرماتا ہے:

۳۲۲: يٰۤاٰدَمُ خُذْوَا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَطَيِّبَتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِیَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نَفْصَلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزَّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. (سورة الاعراف الآية ۳۱، ۳۲، ۳۳)

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں

اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔ (سورۃ الاعراف ۳۱، ۳۲، ۳۳)

اور فرماتا ہے:

۳۲۳: لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ط (سورۃ النور الایۃ ۶۱)

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھریا اپنے باپ کے گھریا اپنی ماں کے گھریا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھریا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھریا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھریا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوستوں کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

## احادیث

۱۸۸۰: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ.

(والصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۷۱، ۱۷۲ وباب اداب الطعام والشراب و احكامها)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم

اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۴/۱۶)

(۱) یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔



۱۸۸۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ : لَا بَيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ : أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ : أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ / ص ۱۷۲ بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهَا)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا۔ اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔ (بہار شریعت ۴/۱۶)

۱۸۸۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي : يَا غُلَامُ ! سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِمِثْلِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (الصحيح لمسلم ج ۲ / ص ۱۷۲ بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهَا)

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا (یعنی یہ حضور ﷺ کے ربیب اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں) کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا حضور نے ارشاد فرمایا بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔ (بہار شریعت ۴/۱۶)

۱۸۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَّا أَنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ لَكَفَاكُمُ فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ : بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ .

(السنن لابن ماجہ ۲/۲۴۲، والسنن لابی داؤد ۲/۵۲۹ باب التسمية عند الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول

جائے تو یوں کہے ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“ (۱) (بہار شریعت ۴/۱۶)

۱۸۸۴: عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ تَجْتَمِعُونَ عَلَى طَعَامِكُمْ اَوْ تَتَفَرَّقُونَ ؟ قَالُوا نَتَفَرَّقُ قَالَ : اجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی يُبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ .

(التغريب والترهيب ج ۳ ص ۱۳۳ التغريب فى الاجتماع على الطعام)

وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا مجتمع ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو گے عرض کی ہاں فرمایا اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔ (بہار شریعت ۵/۴۱۶)

۱۸۸۵: عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرِ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَهً مِنْهُ اَوَّلُ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقْلُ بَرَكَهً فِيْ اٰخِرِهِ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! كَيْفَ هَذَا اَقَالَ : اَنَا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَنِ (مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۶۵ باب الاطعمة)

ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کھانا پیش کیا گیا ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھا مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا ہم سب نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (بہار شریعت ۵/۱۶)

۱۸۸۶: عَنْ اُمِّيَّةَ بِنْتِ فَحْحِشٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَّاْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ : مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَّاْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهِ .

(الستنن لابى داؤد ج ۲ ص ۵۲۹ باب التسمية على الطعام)

(۱) اور امام احمد وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی کی روایت میں یوں ہے بسم اللہ فی اولہ و آخرہ۔

امیہ بن نفیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا جب کھا چکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہابسم اللہ اولئہ وَاٰخِرُہُ رَسُوْلُ اللہ ﷺ نے تبسم کیا اور یہ فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اگل دیا۔ (۱) (بہار شریعت ۵/۱۶)

۱۸۸۷: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضْعُ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَأَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ فَلَدَّهَبَ لِيَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْهَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهِذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنْ يَدُهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا. (صحيح المسلم ج ۲/۱۷۱، ۱۷۲ باب آداب الطعام والشرب واحكامهما)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور شروع نہ کرتے کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور کے پاس حاضر تھے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے (اس نے ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا) حضور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا ہے وہ کھانا شیطان کے لیے حلال ہو جاتا ہے شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے بعد حضور نے اللہ کا نام ذکر کیا یعنی بسم اللہ کہی اور کھانا کھایا۔ اسی کے مثل امام احمد (۱) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بسم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی گئی تھی واپس آگئی۔

وابوداؤد و نسائی و حاکم نے بھی روایت کی ہے۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۸۸۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ طَعَامٍ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ ذَاءٌ وَلَا بَرَكَةٌ فِيهِ وَكَفَّارَةٌ ذَلِكَ إِنْ كَانَتْ الْمَائِدَةُ مَوْضُوعَةً أَنْ تُسَمَّى وَتُعَيَّدَ يَدَكَ وَإِنْ كَانَتْ قَدْ رُفِعَتْ أَنْ تُسَمَّى اللَّهُ وَتُلْعَقَ أَصَابِعُكَ. (کنز العمال ج ۳/۸ الفصل الاول فی اداب الاكل حديث ۳۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اس میں برکت نہیں اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔ (بہار شریعت ۶/۵۱۶)

۱۸۸۹: عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَكَلْتَ طَعَامًا أَوْ شَرِبْتَ شَرَابًا فَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَلَا لَمْ يُصْبِكَ مِنْهُ ذَاءٌ وَلَوْ كَانَ فِيهِ سَمٌ.

(کنز العمال ج ۵/۸ الفصل الاول فی اداب الاكل حديث ۹۳)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھائے یا پیئے تو یہ کہہ لے ”بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ“ پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگرچہ اس میں زہر ہو۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِبَيْمِنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِبَيْمِنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۷۲ باب اداب الطعام والشراب وأحكامها)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا کھائے تو

دائیں ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ

وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشَمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا.

(الصحيح لمسلم ۱۷۲/۲ باب اداب الطعام والشراب واحكامها)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا چینا شیطان کا طریقہ ہے۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِيَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَلِيَشْرَبُ بِيَمِينِهِ وَلِيَأْخُذَ بِيَمِينِهِ وَلِيُعْطِيَ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشَمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشَمَالِهِ وَيُعْطِي بِشَمَالِهِ وَيَأْخُذُ بِشَمَالِهِ. (السنن لابن ماجه ج ۲۴۳/۲ باب الاكل باليمين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ داہنے ہاتھ سے پیو اور داہنے ہاتھ سے لو اور داہنے ہاتھ سے دو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا كُلُّ بِاصْبِعٍ وَاحِدَةٍ أَكُلُ الشَّيْطَانِ وَيَأْتِيَنِ أَكُلُ الْجَبَابِرَةِ وَبِالثَّلَاثِ أَكُلُ الْآنِيَاءِ.

(کنز العمال ۸/۸ حدیث ۱۶۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھانا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَأْكُلُوا بِهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِالْإِبْهَامِ وَالْمُشِيرَةِ كُلُّوا بِثَلَاثٍ فَإِنَّهَا سُنَّةٌ وَلَا تَأْكُلُوا بِالْخَمْسِ فَإِنَّهَا أَكْلَةُ الْأَعْرَابِ.

(کنز العمال ۹/۸ حدیث ۱۷۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۵: عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ

فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا . (الصحيح لمسلم ج ۱۷۵/۲ باب استحباب لعق الاصابع)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۶: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ

وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيْ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ . (الترغيب ج ۱۴۶/۳ باب لعق الاصابع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا

يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا . (الصحيح لمسلم ج ۱۷۵/۲ باب استحباب لعق الاصابع)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ کو نہ پونچھے جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹانہ دے۔ یعنی ایسے شخص کو چٹا دے جو کراہت و نفرت نہ کرتا ہو۔ مثلاً تلامذہ و مریدین کہ یہ استاذ و شیخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۸۹۸: عَنْ نَيْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ فَقَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِصْعَةُ . (السنن لابن

ماجة ج ۲۴۳/۲ باب تنقيع الصخرة، مشكوة المصابيح ص ۳۶۶ باب الاطعمة)

نیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔ (۱) (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۸۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۱) رزین کی روایت میں نیشہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کر دے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔

عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ . (کنز العمال ج ۱۶/۸ حدیث ۳۶۶)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے اور پانی میں پھونکنے سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۹۰۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُنِي فِيْ آتَى طَعَامِهِ تَكُونُ الْبِرْكَةُ .

(الصحيح لمسلم ج ۱۷/۲ باب لعق الاصابع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہوتا ہے کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے لہذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لیے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۹۰۱: عَنْ حَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذَا سَقَطَ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَّاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقَيْنِ فِقِيلٌ : أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقَيْنِ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخَذِكَ اللَّقْمَةُ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ قَالَ : إِنِّي لَمْ أَكُنْ لَا دَعَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَذِهِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّا نَأْمُرُ أَخَذَنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ . (السنن لابن ماجه ج ۲/۲۴۳ باب اللقمة اذا سقطت)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا انہوں نے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ یہ کتنی حقیر ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انہوں نے کھالیا کسی نے ان سے کہا خدا امیر کا بھلا کرے (معقل بن یسار وہاں امیر و سردار کی حیثیت

سے تھے) یہ گنوار نکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے انہوں نے فرمایا ان عجیبوں کی وجہ سے اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اسے صاف کر کے کھا جائے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ۸۰۷/۱۶)

۱۹۰۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ فَرَأَى كَبِيرَةً مُلْقَاةً فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اكْرِمِي كَرِيمًا فَإِنَّهَا مَانَعَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ (السنن لابن ماجه ج ۲۸۴/۲ باب من الاسراف عن تاكل كلما اشتهت)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا عائشہ اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز جب کسی قوم سے بھاگی ہے (یعنی روٹی) تو لوٹ کر نہیں آئی۔ یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔ (بہار شریعت ۸۰۷/۱۶)

۱۹۰۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ حَرَامٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّهُ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَنْ أَكَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَةِ غُفِرَ لَهُ.

(کنز العمال ۵۱۸ فی آداب الاکل حدیث ۷۱)

عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کھا لے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۸۰۷/۱۶)

۱۹۰۴: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِفَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعُطِيَ حَتَّى تَذْهَبَ فَوْرَةٌ دُخَانِهِ وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ. (مشکوٰۃ باب الاطعمة ص ۳۶۸)

اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس فرید لایا جاتا تو حکم کرتیں کہ چھپا دیا جائے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جائے اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۸۰۷/۱۶)



۱۹۰۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالطَّعَامِ فَإِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِي بَرَكَةٍ .

(کنز العمال ۶/۸ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۹۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۰۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا (السنن لابن ماجہ ۲/۴۴۲ بَابُ مَا يَقَالُ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الطَّعَامِ)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا ہے اس وقت نبی کریم ﷺ پڑھتے۔ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا“ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۰۷: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اللَّهُ يَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا .

(جامع الترمذی ج ۳/۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فَرَّغَ مِنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۰۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

(السنن لابن داؤد ج ۵/۲۸۸ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے یہ پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“۔

۱۹۰۹: وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَانَا مِنَ الْعُرَى وَهَدَانَا مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَرَنَا مِنَ الْعَمَى وَفَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۳: عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَّقِسُ فِي الْإِنَاءِ. (السنن لابن ماجه ۲ ص ۲۳۳ باب النفخ في الطعام)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کی چیز میں پھونک مارتے نہ پینے کی اور برتن میں سانس نہ لیتے۔

۱۹۱۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ. (السنن لابن ماجه ۲۴۵/۲ باب النهي ان يقام قبل القوم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت کی جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے۔ (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيَعْدُرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ يَخْذُلُ جَلْسَةً فَقَبْضُ يَدِهِ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ.

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۴۵ باب النهي ان يقام عن الطعام حتى يرفع القوم)  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب دسترخوان چنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھا لیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھا چکا ہو جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۹/۱۶)

(۱) اسی حدیث کی بنا پر علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت پیش کرے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

۱۹۱۶: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۲۸ بَابُ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا تھا  
کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے اس کو میں نے نبی کریم ﷺ سے  
ذکر کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس  
کے بعد وضو کرنا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۱۹۱۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ يَنْفِي الْفَقْرَ وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ .

(کنز العمال ۴/۸ الفصل الاول فی اداب الاكل حديث ۵۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا  
ہاتھ منھ دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین کی سنتوں میں سے ہے۔

(بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۱۹۱۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ  
فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ عَدَاوَةٌ وَإِذَا رُفِعَ . (السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۲ بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر  
میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت وضو  
کرے یعنی ہاتھ منھ دھوئے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۱۹۱۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا  
فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ . (السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۴ بَابُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ  
الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

(۱) اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔

۱۹۲۰: عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ : أُوتِينَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الشَّرِيدِ وَالْوَدْرِ فَخَبَطْتُ يَدَيَّ فِي نَوَاحِيهَا وَآكَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ : يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُوتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ : يَا عِكْرَاشُ ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُوتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِلِئْلٍ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ : يَا عِكْرَاشُ ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۷ باب الاطعمه)

عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی شہید اور بوٹیاں لائی گئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑنے لگا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا پھر حضور نے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے اس کے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائی گئیں میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا پھر فرمایا عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی لایا گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مونہ اور کلائیوں اور سر پر مسح کر لیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو آگ سے پکائی گئی ہو اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۱۹۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمَرٌ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ .

(السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۵ باب من بات فی یدہ ریح غمر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے اسی کی مثل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۶)

۱۹۲۲: عَنْ أَبِي عَبَسٍ بْنِ جَبْرِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَخْلِعُوا نِعَالَكُمْ

عِنْدَ الطَّعَامِ فَإِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيلَةٌ إِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَأَخْلِعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ رَوْحٌ لَا قَدَمِيكُمْ

(کنز العمال ۳/۸ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۲۰۰۱۹)

ابو عبس بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کھانے کے وقت جوتے اتار لو کہ یہ سنت جمیلہ (اچھا طریقہ) ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لیے راحت ہے۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۶)

۱۹۲۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسَّكِينِ فَإِنَّهُ صَنِيعُ الْأَعَاجِمِ وَانْهَشُوهُ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ.

(الترغیب ۱۳۲/۳ بَابُ نَهْشِ اللَّحْمِ دُونَ تَقْطِيعِهِ بِالسَّكِينِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۶)

۱۹۲۴: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أَكُلُ وَأَنَا مُتَكَبِّرٌ.

(کنز العمال ج ۸/۸ فی مخطورات الاکل)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تکبر میں تکیہ لگا کر کھانا

نہیں کھاتا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۶)

۱۹۲۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي

سُكْرُجَةٍ قَالَ: فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۴ بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرِ)

۱۹۲۶: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي

سُكْرُجَةٍ وَلَا خَبِزَ لَهُ مَرْقَقٌ قِيلَ: لِقَتَادَةَ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَغْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْيَ رَغِيفًا مَرْقَقًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ وَلَا رَأْيَ شَاةٍ سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳ الفصل الاول باب کتاب الاطعمہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے دسترخوان پر کھانا نہیں تناول فرمایا نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پتلی چائیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور نے پتلی چائیاں دیکھی بھی نہیں، قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے؟ کہا کہ دسترخوان پر۔ (۱) (بہار شریعت ۱۱/۱۲۱۶)

۱۹۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِذَا اشْتَهَى

شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. (الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۱۸۷ باب لا يعيب الطعام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کیا) اگر خواہش ہوئی کھایا اور نہ چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۲۸: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي الرَّجُلَيْنِ وَطَعَامُ

الرَّجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً.

(الصحيح لمسلم ۱۸۶/۲ بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۲۹: عَنْ مُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَيْلُوا طَعَامَكُمْ

يُبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ. (مشکوۃ المصابیح ۳۶۵ باب الاطعمة)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے

اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ

فَخُذُوا مِنْ خَافَتِهِ وَذَرُّوا وَسْطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۳ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ دُزَوَةِ الشَّرِيدِ)

(۱) خوان تپائی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے جس پر امرا کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکانا پڑے اس پر کھانا

کھانا متکبرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امراء کا

طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔ ۱۲

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن میں شریذ پیش کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ کناروں سے کھاؤ بیچ میں نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت اترتی ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْقِعٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ لَا وَعَاءَ إِذْ مُلِئَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنِ فَاجْعَلُوهُ ثُلُثًا لِلطَّعَامِ وَثُلُثًا لِلشَّرَابِ وَثُلُثًا لِلرَّيْحِ وَالنَّفْسِ. (کنز العمال ج ۸ ص ۶ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۱۱۴)

عبدالرحمن بن موقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ظرف جو بھرا جائے پیٹ سے زیادہ برا نہیں اگر تمہیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالو اور ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی ہو اور سانس کے لیے رکھو۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَجَشَّيْ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: كُفَّ عَنَّا جُشَاءُكَ، فَإِنْ أَكْثَرَهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُ لَهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۱۳۷)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی فرمایا اپنی ڈکار کم کر اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۳: عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مَلَأَ آدَمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْآدَمِيِّ لَقِيْمَاتٌ يَقْمَنُ صُلْبُهُ فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ وَثُلُثٌ لِلشَّرَابِ وَثُلُثٌ لِلنَّفْسِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۸ باب الاقتصاد فی الاکل وکراہہ الشبع)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی

(۱) شریذ ایک قسم کا کھانا ہے روٹی موڑ کر شوربے میں مل دیتے ہیں حضور اقدس ﷺ کو یہ کھانا پسند تھا۔



پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)  
 ۱۹۳۴: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِبًا يَأْكُلُ تَمْرًا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۴ باب الاطعمۃ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔

(بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ

أَخَاهُ . (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۸۱ بَابُ نَهْيِ الْأَكْلِ مَعَ الْجَمَاعَةِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِينِ)  
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۶: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ .

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۸۱ بَابُ فِي إِذْخَارِ التَّمْرِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن کے یہاں کھجوریں ہیں اس گھر والے بھوکے نہیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ (۱) (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۱۹۳۷: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ

أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَأَنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلِهِ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنِّي فِيهَا ثَوْمًا  
 فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ : فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا  
 كَرِهْتَ . (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۸۳ باب اباحۃ اكل الثوم)

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اولش) میرے پاس بھیج دیتے ایک دن کھانا

(۱) یہ اس زمانے اور اس ملک کے لحاظ سے ہے کہ وہاں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں اور جب گھر میں کھجوریں ہیں تو بال بچوں اور گھر والوں کے لیے اطمینان کی صورت ہے کہ بھوک لگے گی تو انہیں کھالیں گے بھوکے نہیں رہیں گے۔

کا برتن میرے پاس بھیج دیا اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں مگر میں بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں، میں نے عرض کی جس کو حضور ناپسند فرماتے ہیں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۶)

۱۹۳۸: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ: فَلْيَسْتَغْزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبَى بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مَنْ يَقُولُ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَقَالَ: قَرَّبُوهَا إِلَيَّ بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِئْتُ مَنْ لَا تَنَاجِي. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۵ باب الاطعمه)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں حضور نے فرمایا کہ بعض صحابہ کو پیش کر دو اور ان سے فرمایا کہ تم کھا لو اس لیے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے یعنی ملائکہ سے۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۶)

۱۹۳۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۷ باب الاطعمه)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۶)

۱۹۴۰: عَنْ أُمِّ هَانِئِ بْنِتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقُلْتُ: لَا إِلَّا كِسْوَةٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَرِّبِيهِ فَمَا افْتَقَرْتُ بَيْتٌ مَنْ إِذَا مِ فِيهِ خَلٌّ. (الترغيب والترهيب ج ۳/ ص ۱۳۱)

ونہش اللحم دون تقطيعه بالسكين ان صح الخبر

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں حضور تشریف لائے فرمایا کچھ تمہارے یہاں ہے میں نے عرض کی سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں فرمایا لاؤ جس گھر میں سرکہ ہے اس گھر والے سالن سے محتاج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۶)

۱۹۴۱: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُذْمَ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ  
فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نَعَمْ الْأُذْمُ الْخَلُّ نَعَمْ الْأُذْمُ الْخَلُّ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۸۲ باب فضيلة الخل والتام به)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے سالن کو دریافت کیا لوگوں نے کہا ہمارے یہاں سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۶)

۱۹۴۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ: لَا تَجْمَعَنَّ جُوعًا وَكَذِبًا (السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۵ بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ)  
اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر ہو گیا۔ حضور نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۴/۱۶)

۱۹۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: الْجُوعُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَاتَى رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ نِ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصْيَافًا مِنِّي قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِدْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمَرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هَذِهِ وَآخِذُوا الْمُدِيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۱) یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھائے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے۔ جھوٹ بولنے سے بچنا

ضروری ہے۔ ۱۲

عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا بَيْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْتَلْنَ عَنْ هَذِهِ النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ. (الصحيح

لمسلم ج ۲ ص ۱۷۶، ۱۷۷ باب السبابة غيره الى دار من يثق برضاه بذلك)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ارشاد فرمایا کیا چیز تمہیں اس وقت گھر سے باہر لائی؟ عرض کی بھوک فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چیز تمہیں گھر سے باہر لائی وہی مجھے بھی لائی ارشاد فرمایا اٹھو وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں نہیں ہیں انصاری کی بی بی نے جوں ہی ان حضرات کو دیکھا مرحبا و اہلا کہا حضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ کہا کہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں انصاری آگئے حضور کو اور شیخین کو دیکھ کر کہا الحمد للہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کے یہاں ایسے معزز مہمان آئے ہوں پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لائے جس میں ادھ پکی اور خشک کھجوریں بھی تھیں اور ربطب بھی تھے اور ان حضرات سے کہا کہ کھائیے اور خود چھری نکالی (یعنی بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا) حضور نے فرمایا دودھ والی کو ذبح نہ کرنا انصاری نے بکری ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں پانی پیا۔ جب کھاپی کر فارغ ہوئے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا تمہیں بھوک گھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے یہ نعمت تم کو ملی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴)

۱۹۴۴: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الَّذِي

يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِصَّةِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ. (الصحيح لمسلم ج ۱۸۷/۲)

باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة في غيره)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص چاندی یا سونے

کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتارتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

۱۹۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي

أَنَاءِ أَحَدِكُمْ فَمَا مَلِقُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَإِنَّهُ يَتَقَيَّ بِجَنَاحِهِ  
الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ. (السنن لابی داؤد ۵۳۷/۲۵ باب فی الذباب یقع فی الطعام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کھانے میں  
مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دیدو اور پھینک دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے  
میں شفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی  
ہے جس میں بیماری ہے لہذا پوری کو غوطہ دیدو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

۱۹۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَمَا  
تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ مَنْ لَا قَلَا حَرَجَ .

(کنز العمال ج ۸/ص ۷ حدیث ۱۲۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص  
کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان  
سے نکالے تو نگل جائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

# ﴿پانی پینے کا بیان﴾

## احادیث

۱۹۴۷: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا .

(الصحيح لمسلم ج ۱۷۴/۲ بَابُ كَرَاهِيَةِ يَتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فرماتے تھے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار ہے۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۶)

۱۹۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ

الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ وَاسْمُوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ کی حمد کرو۔

۱۹۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ

أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس

لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

فَقَالَ رَجُلٌ: أَلْقَدَاةٌ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ: أَهْرِفُهَا فَقَالَ: إِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ

قَالَ: فَأَبْنِ الْقَدْحَ عَنْ فَيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں

پھونکنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ برتن میں کوڑا دکھائی دیتا ہے فرمایا اسے گرا دو اس نے عرض کی کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں فرمایا برتن کو مونہ سے جدا کر کے سانس لو۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)  
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے پیالے میں جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت فرمائی۔

(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے سے پینے کو منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۷۳ باب في الشرب قائما)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ وَإِنْ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ فَأَخْتَنَتْهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ. (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۲)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور کے منع فرمانے کے بعد ایک شخص رات میں اٹھا اور مشک کا دہانہ پانی پینے کے لیے موڑا اس میں سے سانپ نکلا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۵: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۷۳ باب في الشرب قائما)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ

قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ . (الصحيح لمسلم ۱۷۳/۲ باب في الشرب قائما)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر ہرگز کوئی

شخص پانی نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ

زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربة الفصل الاول، الصحيح

لمسلم ۱۷۳/۲ باب في الشرب قائما)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ میں نے آپ زمزم کا ایک ڈول نبی کریم

ﷺ کی خدمت میں حاضر لایا حضور نے کھڑے ہو کر اسے پیا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۸: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرُ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ

حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُوتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ

وَرَجَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ

النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے

کے لیے رجبہ کوفہ میں بیٹھ گئے جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے پیا اور وضو

کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے

ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم ﷺ نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔ (۱) (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے

ہو کر پینا مستحب ہے اسی طرح آپ زمزم کو بھی کھڑے ہو کر پینا سنت یہ دونوں پانی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے

کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضاء کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مضر ہے مگر یہ دونوں برکت والے ہیں

اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے ان کا تمام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جوٹھا پانی بھی کھڑے

ہو کر پینا چاہئے مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء ذکر پایا۔ واللہ اعلم عند اللہ



۱۹۵۹: عَنْ كُبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ

مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے مشک لٹکی ہوئی تھی اس کے دہانے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ (۱) میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کر رکھ لیا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۶۰: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ

لَهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْبٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ : عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْبٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مِّمَّا تَمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصار کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پیڑوں کو پانی دے رہے تھے ارشاد فرمایا کیا تمہارے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے؟ (اگر ہو تو لاؤ) ورنہ ہم مونھ لگا کر پانی پی لیں انہوں نے کہا میرے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے اپنی جھونپڑی میں گئے اور برتن میں پانی انڈیل کر اس میں بکری کا دودھ دوہا حضور نے پیا پھر دوبارہ انہوں نے پانی لے کر دودھ دوہا حضور کے ساتھی نے پیا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۶، ۲۵)

۱۹۶۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ

مِّنَ الْبِشْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَوْتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَغْرَابِيُّ فَقَالَ : عُمَرُ أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : فَأَوْتَى الْأَغْرَابِيُّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ : الْإِيْمَنُ فَلَا يُمْنُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا گیا اور انس کے گھر میں جو کنواں تھا اس کا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر حضور کی خدمت

(۱) حضور کے اس فعل کو علانیہ بیان جو ان پر معمول کیا ہے۔

میں پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا۔ حضور کی بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اود دہنی طرف ایک اعرابی تھے حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ ابو بکر کو دیجئے حضور نے اعرابی کو دیا کیوں کہ یہ دہنی جانب تھے اور ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو داہنے کو مقدم رکھا کرو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَاذِنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخُ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لَاؤْتِرُ بِفَضْلِ مَنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا حضور کی دہنی جانب سب سے چھوٹے ایک شخص تھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے اصحاب بائیں جانب تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے اگر تم اجازت دو تو بڑوں کو دیدو؟ انہوں نے عرض کی حضور کے اوش میں دوسروں کو اپنے پر ترجیح نہیں دوں گا، حضور نے ان کو دے دیا۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۳: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدُّنْيَا وَلَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حریر اور دیباچ نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیز دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۴: عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْخُلُوءُ الْبَارِدَ

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں

اور ٹھنڈی ہو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ : لَا يَلِغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلِغُ الْكَلْبُ وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِي سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَشْرَبُ بِاللَّيْلِ فِي إِنْاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنْاءٌ مُخَمَّرًا وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنْاءٍ يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنْاءٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِذَا طَرَحَ الْقَدْحَ فَقَالَ : أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا .

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۳ باب الشرب بالاكف والكرع)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونہ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پئے تو اسے ہلا لے مگر جبکہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں عیسیٰ علیہ السلام کا برتن تھا کہ انہوں نے اپنا پیالہ بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔

(بہار شریعت ۲۶/۱۶، ۲۵)

۱۹۶۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَرْنَا عَلَى بَرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَكْرَعُوا وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنْاءٌ أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ . (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۳ باب الاشرية بالاكف والكرع)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶، ۲۷)

۱۹۶۷: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : سَاقَى الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۱ باب ماجاء ساقی القوم آخرهم شربا)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساقی جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے وہ سب کے آخر پئے گا۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶، ۲۷)

۱۹۶۸: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :  
مَضُوا الْمَاءَ مَضًّا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ أَبْرَأُ .

(کنز العمال ج ۸ ص ۱۵ کتاب المَعِيشَةِ بَابُ آذَابِ الشَّرْبِ حَدِيثُ ۳۴۷)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا پانی کو چوس کر پیو  
یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶)

۱۹۶۹: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ  
مَنْعُهُ؟ قَالَ : الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ  
فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ : يَا حُمَيْرَاءُ ! مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا  
انْتَضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا طَبِثَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ  
وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شُرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى  
مُسْلِمًا شُرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۰ الفصل الثالث باب احياء الموات والشرب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کس چیز  
کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی کو تو  
ہم نے سمجھ لیا مگر نمک آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا اے حمیرا جس نے آگ دیدی گویا  
اس نے اس پورے کو صدقہ کیا جو آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دے دیا گویا اس نے تمام  
اس کو کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پانی  
کا گھونٹ پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کر دیا اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پانی کا  
گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے تو گویا اس نے زندہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۲۶/۱۶)

# ﴿ولیمہ اور ضیافت﴾

## احادیث

۱۹۷۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَىٰ عَلَىٰ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَىٰ وَزْنِ نَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ . (مشکوۃ المصابیح ۲۷۷، ۲۷۸ باب الولیمۃ الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا یعنی حلوک کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے؟ یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہئے یہ کیوں کر لگا؟ عرض کی میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی، فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے۔ (بہار شریعت ۲۷/۱۶)

۱۹۷۱: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا أَوْلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا أَوْلِمَ عَلَىٰ زَيْنَبٍ أَوْلِمَ بِشَاةٍ . (مشکوۃ المصابیح باب الولیمۃ ص ۲۷۸ والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۷۷۷ والجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۷۶۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶)

۱۹۷۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ أَغْلَمُ النَّاسَ بِشَانِ الْحِجَابِ حِينَ أَنْزَلَ وَكَانَ أَوَّلُ مَا أَنْزَلَ فِيْ مُبْتَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا . (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۷۷۶ باب الولیمۃ حق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد جو ولیمہ کیا تھا لوگوں کو پیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶)

۱۹۷۳: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُنْبِئُ عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتُ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتُهُ.

(صحیح البخاری ج ۷۷۵/۲ باب البناء فی السفر والجامع الصحیح لمسلم ج

۱ ص ۴۶۲ والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۲۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور نے قیام فرمایا میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلا لایا ولیمہ میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی حضور نے حکم دیا ستر خوان بچھا دیئے گئے اس پر کھجوریں اور پیئیر اور گھی ڈال دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۸)

۱۹۷۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ

بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۳۸ باب الوليمة)

حضرت انس سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں ستواور کھجور کھلائی

۱۹۷۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى

الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا (صحیح البخاری ج ۷۷۷/۲ بابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَالصَّحِيح

لمسلم ج ۱ ص ۴۶۲ باب الامر باجابة الداعي الى دعوة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو

ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آنا چاہئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۳۱)

۱۹۷۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ

فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعَمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ (السنن لابی داؤد ۵۲۵/۲ کتاب الاطعمه)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی

دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہئے پھر اگر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۸)

۱۹۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ

يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۷۷۸ و ابو داؤد ج ۵۲۵/۲ باب من ترك الدعوة فَقَدْ

عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور فقراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلا سبب انکار کر دیا) اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مِنْ يَابَاَهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۶۳)

ابو ہریرہ سے روایت ہے ولیمہ کا کھانا برا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

(۲۸/۱۶ بہار شریعت)

۱۹۷۹: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا. (السنن لابی داؤد باب ماجاء فی اجابة الدعوة ۵۲۵/۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶ تا ۲۹)

۱۹۸۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهَ بِهِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۰۸ باب ماجاء فی الولیمة)

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے)

جوسنانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔

(بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۱: عَنْ عِكْرَمَةَ يَقُولُ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى

عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِئِينَ أَنْ يُؤْكَلَ . (السنن لابی داؤد باب فی طعام المتباریین ج ۵۲۷/۲)

عکرمہ سے روایت ہے کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں رسول

ﷺ نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۲: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَ

الدَّاعِيَانِ فَاجِبٌ أَقْرَبُهُمَا أَبَا فَإِنْ أَقْرَبُهُمَا أَبَا أَقْرَبُهُمَا جَوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا

فَاجِبُ الَّذِي سَبَقَ . (ابوداؤد ج ۵۲۷/۲ باب اذا اجتمع داعيان ايهما احق)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو شخص دعوت دینے بیک

وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازہ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو کہ قریب دروازہ

والا قریبی پڑوسی ہے اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۳: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ يُكْنَى أَبَا

شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ

ﷺ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَامَ فَقَالَ : اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خُمُسَةَ لَعْلَى اذْغُوا النَّبِيَّ ﷺ

خَامِسَ خُمُسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ آتَاهُ فَدَعَاَهُ فَبَعَثَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَبَا شُعَيْبٍ !

إِنَّ رَجُلًا تَبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ اذْنَتْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْنَاهُ قَالَ : لَا بَلْ اذْنَتْ لَهُ . (صحيح البخارى

۸۲۱/۲ باب الرجل يدعى الى طعام والجوع والصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۷۶)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی

انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے میں نبی

کریم ﷺ کی مع چار اصحاب کے دعوت کروں گا، تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور حضور کو بلانے آئے

ایک شخص حضور کے ساتھ ہو لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو شعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا

اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو نہ اجازت دو انہوں نے عرض کی میں نے ان کو



اجازت دی۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶ / ۱)

۱۹۸۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِجَابَةِ طَعَامِ

الْفَاسِقِينَ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۹ باب الولیمة الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ : خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ . (صحیح البخاری ۹۰۶۱۲ باب اکرام الضیف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

(بہار شریعت ۳۰۳۲۹/۱۶)

۱۹۸۶: عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ.

(السنن لابن داؤد ۵۲۶۱۲ ب فی الضیافة والجاء الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۹۰۶)

ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے ایک دن رات اس کا جائزہ ہے۔ (یعنی ایک دن پوری اس کی خاطر داری کرے اپنے مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا تیار کرائے) ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد

(۱) یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلائے چلا جائے تو تو ظاہر کر دے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے کیونکہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحب خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسرے کو کیوں لایا؟۔

صدقہ ہے مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

(بہار شریعت ۳۰/۱۶)

۱۹۸۷: عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَّ بِكَ أَقْرَبِيهِ أَمْ أُجْزِيهِ؟

قَالَ: بَلَى أَقْرَبِهِ. رواه الترمذی. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۹ باب الضیافۃ الفصل الثانی)

ابی الاحوص جشمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں

نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ فرمائیے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اس نے میری مہمانی نہیں کی

اب وہ میرے یہاں آئے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں؟ فرمایا بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔

(بہار شریعت ۳۰/۱۶)

۱۹۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ السُّنَّةِ أَنْ يُخْرِجَ

الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ. رواه ابن ماجه ورواه البيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الضیافۃ الفصل الثالث)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے

کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔ (بہار شریعت ۳۰/۱۶)

## لباس کا بیان

### احادیث

۱۹۸۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلْ مَا شِئْتَ وَابْسُ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَقٌ أَوْ مَخِيلَةٌ (صحیح البخاری ۸۶۰/۲ باب کتاب اللباس)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ﷺ تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے پہن جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف و تکبر۔ (بہار شریعت ۳۸/۱۶)

۱۹۹۰. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا مَا لَمْ يُخَالِطِ اسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ . رواه النسائي وابن ماجه (الترغيب والترهيب ۱۴۲/۳)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو، اسراف و تکبر کی آمیزش نہ ہو۔ (بہار شریعت ۳۹۸۳/۱۶)

۱۹۹۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةُ . (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۶۵ باب البرود والحبرة والشملة)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حمرہ بہت پسند تھا۔ (۱)  
(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْيَ الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ . رواه الترمذی والدارمی . (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۷، ۵۱۸ الفصل الثانی بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ)  
جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا حضور حلہ پہنے ہوئے تھے (یعنی اس میں سرخ دھاریاں تھیں) میں کبھی حضور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو حضور میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

(۱) یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر ہوتی تھی جو یمن میں بنتی تھی۔

۱۹۹۳: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجْتُ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ باب کتاب اللباس الفصل الاول)

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا کہ حضور کی وفات انہیں میں ہوئی (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے) (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا. (صحيح البخاری ج ۲/ ص ۸۶۱ باب من جر ثوبه من الخيلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کرے کہ زمین سے لگ جائے) اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۹۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے جو اترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اس کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ کتاب اللباس الفصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ

لِإِزَارٍ فِي النَّارِ (صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۶۱ باب من جر ثوبه من الخيلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے جو تہبند کا حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُرْزَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَيْنِ وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مالك و ابو داؤد والنسائي وابن ماجه.

(الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۸۸ باب الترغيب في القميص)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند کو ازراہ تکبر گھسیٹے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ (السنن لابی داؤد ۵۶۶/۲ باب من قرر موضع الإزار) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسبال یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تہبند و قمیص و عمامہ سب میں ہے۔

۲۰۰۰: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْنٌ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَالْمَرْأَةُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ) تُرْخِي شِبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشْتُ عَنْهَا قَالَ فَنِزَاعًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشْتُ أَقْدَامَهُنَّ قَالَ: فَيُرْخِيَنَّ ذِرَاعًا لَا يَزِدَنَّ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس الفصل الثانی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک بالشت لٹکالیں (یعنی آدھی پنڈلی کے نیچے ایک بالشت لٹکائیں) عرض کی اب تو عورتوں کے قدم کھل جائیں گے ارشاد فرمایا ایک ہاتھ لٹکالیں اس سے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى

إِذَا رَأَى يَتَقَعَّقُ فَقَالَ : مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : إِنْ كُنْتُ عَبْدُ اللَّهِ فَارْفَعْ  
إِذَا رَأَى فَرَفَعْتُ إِذَا رَأَى إِلَى نِصْفِ السَّاقَيْنِ فَلَمْ تَزَلْ أُرْزُتُهُ حَتَّى مَاتَ .

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ص ۸۹/۳ باب التَّوْبَةُ فِي الْقَمِيصِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس  
گزر اور میرا تہبند کچھ لٹک رہا تھا ارشاد فرمایا عبداللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو میں نے اونچا کر لیا پھر  
فرمایا زیادہ کرو میں نے زیادہ کر لیا اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا کسی نے عبداللہ سے پوچھا  
کہاں تک اونچا کیا جائے کہا؟ نصف پنڈلی تک۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۲ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ  
ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَحَدَ شَقِيٍّ إِذَا رَأَى يَسْتَرْخِي إِلَّا  
أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَسْتُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خِيَلَاءَ .

(صحيح البخاری ۸۶۰/۲ باب من جر ازاره من غير خيلاء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر  
سے نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا حضرت ابو بکر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھوں  
(یعنی ان کے شکم پر تہبند رکنا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو براہ  
تکبر لٹکاتے ہیں (یعنی جو بالقصد تہبند کو نیچا کرتے ہیں ان کے لیے وہ وعید ہے)

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۳ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُ فَيَضَعُ  
حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مَقْدَمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ : لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْأَزْرَةَ قَالَ :  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُهَا . (السنن لابی داؤد ۵۶۶/۲ باب فی قدر موضع الأزار)

عکرمہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ان  
کے تہبند کا حاشیہ پشت قدم پر تھا میں نے کہا آپ تہبند کیوں اس طرح باندھتے ہیں؟ انہوں نے  
جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۴: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ : كَانَتْ يَدُكُمْ قَمِيصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

إِلَى الرُّسُفِ (السنن لابى داؤد ج ۲ ص ۵۵۸ باب ماجاء فى القميص)

اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۵: عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبَيْضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ

وَأَطْيَبُ وَكَفَّنُوهَا فِيهَا مَوْتَانُكُمْ . رواه احمد والترمذى والنسائى وابن ماجه .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

سمره رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو کیونکہ وہ زیادہ پاک اور سترے ہیں اور انہیں میں اپنے مردے کفناؤ۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۶: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمْ

اللَّهُ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ الْبَيَاضُ . رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب میں اچھے وہ کپڑے جنہیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو سپید ہیں (یعنی سپید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے)۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۰۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ

أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ (السنن لابى داؤد باب فى الحمرة ج ۲ ص ۵۶۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ کہتے ہیں ایک شخص کپڑے پہنے ہوئے گزرے اور انہوں نے حضور کو سلام کیا حضور نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۰۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ : يَا أَسْمَاءُ ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلَحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفْفِهِ .

(السنن لابى داؤد ج ۲ ص ۵۶۷ باب کتاب اللباس)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں حضور نے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسامہ جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوامنہ اور تھیلیوں کے۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۰۹: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَاراً كَثِيفاً.  
رواہ مالک. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت ہے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں حفصہ بنت عبد الرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دیدیا۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۳ باب ماجاء فی العمامۃ السوداء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۱۱: عَنْ عُبادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُومَهَا خَلْفَ ظُهُورِكُمْ . رواه البيهقي في شعب الایمان .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔

(بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۲: قَالَ رُكَانَةُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ

الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَائِسِ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۸ باب اللباس)

رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپوں پر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ ! إِنْ



أَرَدْتُ اللُّحُوقَ بِنِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّايِكِ وَإِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ  
الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقْنِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّيه. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک پیوند نہ لگالو۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲۲)

۲۰۱۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبِلْدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبِلْدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ. رواه  
ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا سنتے نہیں ہو؟  
روئی حالت میں ہونا ایمان سے ہے رومی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲۲)

۲۰۱۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِي حَدِيثِ شَرِيكَ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ  
شَهْرَةِ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَهُ. (السنن لأبي داؤد باب في لبس الشهرة ۵۵۸/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شہرت کا  
کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو زلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۲۲)

۲۰۱۶: عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَتْبَاعِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ  
وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَوَاضَعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو باوجود قدرت اچھے کپڑے

(۱) لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ  
اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتانے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی  
کا اظہار ہو۔

پہننا تو اضع کے طور پر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا حلہ پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۴۲/۱۶)

۲۰۱۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعْفًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ : مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكُنُ بِهِ رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسَخَةٌ فَقَالَ : مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ایک شخص جس کو پرانگندہ سردیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں فرمایا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھو لے۔ (بہار شریعت ۴۲/۱۶)

۲۰۱۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۷۵ کتاب اللباس)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔ (بہار شریعت ۴۲/۱۶)

۲۰۱۹: عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونُ فَقَالَ لِي : أَلَك مَالٌ؟ قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : مِنْ أَىِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ : فَإِذَا أَتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيَرِ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ابوالاخوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھسیا تھے حضور نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی ہاں ہے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے اونٹ، گائے، بکری یا گھوڑے غلام جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہئے۔ (بہار شریعت ۴۲/۱۶)

۲۰۲۰: عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ

لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ کتاب اللباس)

حضرت عمر و انس و ابن زبیر و ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۲۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْخَرِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ کتاب اللباس)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۲: عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إصْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْعَجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْخَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَوْ أَرْبَعَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اتنا اور رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیاں بیچ والی اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی ممانعت فرمائی ہے مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی برابر (یعنی کسی کپڑے میں اتنی چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جاسکتی ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۳: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيَالِسَةً كَسَرَتْ وَابْنَةُ لَهَا لَبْنَةً دِيْبَاجٍ وَفَرَّجِيهَا مَكْفُوفِينَ بِالْدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبِضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَتَحْنُ نَعْسِلُهَا لِلْمَرَضَى نَسْتَشْفِي بِهِمَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور دونوں جاکوں میں دیباج کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا میں نے لے لیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں

کو بغرض شفا پلاتے ہیں۔ (۱) (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۴: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ

لِلْأَنَابِ مِنَ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونا اور ریشم

میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مرد پر حرام۔ (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى

ثَوْبَيْنِ مَعْصُفَرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ:

أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: بَلْ أَحْرِقْهُمَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کم کے

رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں تم مت پہنو میں نے

کہا انہیں دھو ڈالو فرمایا جلا دو۔ (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۶: عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ

تُقْتَرَشَ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۷ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ)

ابو مالیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندہ کی کھال

بچھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ

بِمَيَامِينِهِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وہ قمیص پہنتے

تو دائیں سے شروع کرتے۔ (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ

نُوبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں

ان کا نظریہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز باعث برکت شفا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا مقدس جبہ دھو کر بیماروں کو اس کا غسل دلاتی تھیں۔

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ .

(السنن لابی کتاب اللباس ج ۲ ص ۵۵۸، جامع الترمذی ج ۳۰/۶۱)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ بِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ .“

(بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۲۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. (السنن لابی داؤد کتاب اللباس ۵۵۸/۲)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ“ تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۳۰: عَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَشْرَثٍ ثَوْبًا بِفَلْتَةٍ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا الْجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۷ کتاب اللباس)

ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم میں کپڑا خریدا اس کو پہنتے وقت یہ پڑھا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا الْجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي“ پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔

(بہار شریعت ۴۳/۱۶)

۲۰۳۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَآتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَآتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ

فَقَصَدَقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۷ کتاب اللباس)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ پڑھا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَوَتِي“ پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پُرانے کپڑے کو صدقہ کر دے وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کنف و حفظ و ستر میں رہے گا تینوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگہبان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲۲)

۲۰۳۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

(السنن لابی داؤد باب فی لبس الشهرة ۵۵۹/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۲۳)

۲۰۳۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ .

(السنن لابی داؤد ص ۵۶۶ باب فی لباس النساء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۴۵)

۲۰۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ

الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ . (السنن لابی داؤد باب فی لباس النساء ۵۶۶/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت

(۱) یہ حدیث ایک اصلی کلی ہے لباس و عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہئے اور کن سے نہیں کرنی چاہئے کفار و فساق و فجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح و تقویٰ کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار و فساق سے تشبہ کا ادنیٰ مرتبہ کراہت ہے مسلمان اپنے کون لوگوں سے متاثر رکھے کہ پہچانا جاسکے غیر مسلم کا شہمہ اس پر نہ ہو سکے۔ منہ رحمہ اللہ

کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔

(بہار شریعت ۳۵/۱۶)

۲۰۳۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا أَرَكُبُ الْأَرْجُوانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَقَالَ : أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحٌ لَهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں اور نہ کم کارنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم کا کف لگا ہوا ہو (یعنی چار انگل سے زائد) سن لو مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو

ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بونہ ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۳۵/۱۶)

۲۰۳۶: عَنْ أَبِي رَمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۶ کتاب اللباس)

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور دو سبز کپڑے

پہنے ہوئے تھے۔ (بہار شریعت ۳۵/۱۶)

۲۰۳۷: عَنْ دَحِيَّةِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَابَاطِي

فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ : إِصْذُعْهَا صَدْغَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ إِمْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ : وَأَمْرُ امْرَأَتِكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصْفُهَا

(السنن لابن داؤد باب فی لبس الامباطی للنساء ج ۵/۲۸۷ و مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۶)

دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں چند قبٹی

کپڑے لائے گئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجھے دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک ٹکڑے کی قمیص بنالینا اور ایک اپنی بیوی کو دیدینا وہ اوڑھنی بنا لے گی جب یہ چلے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگا لے تاکہ

بدن نہ جھلکے۔ (بہار شریعت ۳۵/۱۶)

(۱) یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہوتی ہے اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہئے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہو جائیں اور عورتیں بلکی خوشبو استعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے خواہ مخواہ لوگوں کی نگاہیں انھیں لگی۔

۲۰۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ صَجْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أُدْمٍ حَشْوَهَا

لَيْفٌ (السنن لابى داؤد باب فى الفراش ج ۲ ص ۵۷۱)

وفى الجامع الصحيح لمسلم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَكِي عَلَيْهِ مِنْ أُدْمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ. (ج ۲ ص ۱۹۴)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۶)

۲۰۳۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ :

فِرَاشٌ لِلرِّجَالِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ .

(السنن لابى داؤد باب فى الفراش ج ۲ ص ۵۵۷۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اس کی زوجہ کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے (یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لیے بچھونا جائز ہے اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیے)۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۶)



# ﴿جوتا پہننے کا بیان﴾

## احادیث

۲۰۴۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْهَا اسْتَكَثِرُوا مِنَ النَّعَالِ لِأَنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ .

(الصحيح المسلم بَابُ اسْتِخْبَابِ لُبْسِ النَّعَالِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا ج ۲ ص ۱۹۷)  
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار ہے یعنی کم تھکتا ہے۔ (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ (صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۷۰ باب النعال البسيطة وغيرها)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایسی نعلین پہنتے دیکھا جن میں بال نہ تھے۔ (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۲: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قَبَالَانِ .

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۷۱ باب قَبَالَانِ فِي نَعْلِ)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین میں دو قبال تھے یعنی انگلیوں کے مابین دو تھے۔ (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ لِتَكُنَ الْيُمْنَى أَوْلاَهُمَا تَنْعَلُ وَأُخْرَاهُمَا تُنْزَعُ .  
(صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۷۰ باب يَنْزِعُ النَعْلَ الْيُسْرَى)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے کہ دہنا پہننے میں

پہلے اور اتارنے میں پیچھے۔ (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيَحْفِهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَنْعَلَهُمَا جَمِيعًا.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۷۰ باب لا یمشی فی نعل واحدہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔ (بہار شریعت ۵۷/۱۶-۵۸)

۲۰۴۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا انْقَطَعَ شِئْءٌ أَحَدِكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شِئْءٌ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِئْءَهُ وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ.

(الصحیح لمسلم ۱۹۸/۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ تسمہ کو درست کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے۔

(بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۷ باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع

فرمایا۔ (۱) (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰۴۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۷ باب مَا جَاءَ فِي الرِّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی ایک نعل پہن کر بھی چلے

(۱) یہ حکم ان جوتوں کا ہے جن کو کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہے جن میں تسمے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بوٹ کا جوتا بھی بیٹھ کر پہننے کے لیے اس میں بھی فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہو کر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور جو اس قسم کے نہ ہوں جیسے سلیم شاہم یا میپ یا وہ چپل جس میں تسمہ باندھنا نہیں ہوتا ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں مضائقہ نہیں۔

ہیں۔ (۱) (بہار شریعت ۵۸/۱۶)

۲۰۴۸: عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۳ باب الرجل الفصل الثانی)  
 ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مرد کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (۲) (بہار شریعت ۵۸/۱۶)

۲۰۴۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِي أَرَاكَ شَعْبًا؟ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِّنَ الْإِرْفَاءِ قَالَ : مَا لِي لَا أَرَىٰ عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَخْيَانًا . رواه ابو داؤد  
 (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الرجل الفصل الثانی)

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ مرد دیکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو کثرت ارفاء یعنی بنے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے اس نے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔ (بہار شریعت ۵۸/۱۶)

(۱) یہ بیان جواز کے لیے ہوگا یا دو ایک قدم چلنا ہوا ہوگا مثلاً حجرے کا دروازہ کھولنے کے لیے۔ ۱۲

(۲) یعنی عورتوں کو جو تانہ پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ممانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی۔ ۱۳

## ﴿انگوٹھی اور زیور کا بیان﴾

### احادیث

۲۰۵۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ أَوْ أَنَاسٍ مِنَ الْأَعَاجِمِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۷۲ باب نقش الخاتم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ اور قیسرونجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۱: وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطَرَ رَسُولُ اللَّهِ سَطَرَ. (صحيح البخاری ج ۲ ص ۸۷۳ باب هَلْ يَجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ)

روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر محمد دوسرے رسول تیسری میں اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنُ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۷ باب الخاتم الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی

بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔ (۱) (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۳: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ .

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۷۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمُ فِصَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنَصِرِ

مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت انس سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں میں۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۶: عَنْ عَلِيٍّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ

قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمائے۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶-۶۰)

۲۰۵۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

(رواه ابن ماجه وابوداؤد مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثاني)

(۱) معلوم ہوا کہ انگوٹھی اس طرح پہنی جائے کہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہو آج کل عام طور پر لوگ انگوٹھی پہنتے ہیں تو نگینہ ہتھیلی کی پشت کی طرف ہوتا ہے یہ نہ چاہئے کہ خلاف سنت ہے۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ داہنے ہاتھ میں انگٹھی پہنتے تھے۔ (بہار شریعت ۹۶۰/۱۶)

۲۰۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ

(رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگٹھی بائیں ہاتھ

میں پہنتے تھے۔ (۱) (بہار شریعت ۶۰/۱۶)

۲۰۵۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ

فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۶۱ باب فی الحریر للنساء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں ریشم

لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام

ہیں۔ (بہار شریعت ۶۰/۱۶)

۲۰۶۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ

وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ .

(رواہ مسلم مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی

کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن

مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۶۰/۱۶)

۲۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ

فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ : يَعْمُدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي

يَدِهِ فَيَقِيلُ : لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ : لَا

وَاللَّهِ لَا أَخُذُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(الصحيح لمسلم ج ۲/۱۹۸ . باب تحريم خاتم الذهب على الرجل)

(۱) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی داہنے میں پہنی اور کبھی بائیں میں مگر یہی نے کہا کہ داہنے ہاتھ میں انگٹھی پہننا

منسوخ ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسکو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور کسی کام میں لانا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ۶۰/۱۶)

۲۰۶۲: عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَعَنْ بُسِّ الدَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا (رواه ابو داؤد والنسائی مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی) معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور سونا کے پہننے سے ممانعت فرمائی مگر ریزہ ریزہ کرے یعنی اگر کپڑے میں سونے کے باریک باریک ریزہ لگائے جائیں تو ممنوع نہیں۔ (بہار شریعت ۶۰/۱۶)

۲۰۶۳: قَالَ مَالِكٌ: وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْعُلَمَانُ شَيْئًا مِنَ الدَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تَخْتُمَ الدَّهَبَ وَأَنَا أَكْرَهُهُ لِلرَّجُلِ الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ. (الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۹)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں کیوں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی لہذا مردوں کے لیے برا ہے چھوٹے اور بڑے دونوں کے لیے۔ (بہار شریعت ۶۰/۱۶، ۶۱)

۲۰۶۴: عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَيْبِهِ فَقَالَ: لَهُ مَالِي أَجْدُ مِنْكَ رَيْحَ الْأَضْنَامِ؟ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حُلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ؟ فَطَرَحَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَى شَيْءٍ اتَّخِذُهُ؟ قَالَ: اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تَتِمَّهُ مِثْقَالًا. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۸۰ باب ماجاء فی خاتم الحديد)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے

ہوئے ہو؟ تو اسے پھینکا اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگٹھی بنواؤں؟ فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال پورانہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۶)

۲۰۶۵: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالِ الصُّفْرَةِ يَعْنِي الْخُلُقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْنَةِ تَغْيِيرَ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمَعْوَذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ تَعْيِيرَ أَوْ غَيْرَ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمٍ.

(السنن لابی داؤد ۵۸۰/۲ باب ماجاء فی خاتم الذهب)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دس چیزوں کو برا بتاتے تھے (۱) زردی، یعنی مردوں کو خلوق استعمال کرنا۔ (۲) سفید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا (۳) تہبند لٹکانا (۴) سونے کی انگٹھی پہننا (۵) بے محل عورت کا زینت ظاہر کرنا یعنی شوہر اور محارم کے سوا دوسروں کے سامنے اظہار زینت (۶) پانسا پھینکنا یعنی چومر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا (۷) جھاڑ پھونک کرنا مگر معوذات سے (یعنی جس میں ناجائز الفاظ ہوں ان سے جھاڑ پھونک منع ہے) (۸) تعویذ باندھنا یعنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف شرع الفاظ ہوں (۹) پانی کو غیر محل میں گرانا یعنی وطی کے بعد منی کو باہر گرانا کہ آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد لواطت ہو۔ (۱۰) اور بچہ کو فاسد کر دینا مگر اس دسویں کو حرام نہیں کیا یعنی بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں اس کی ماں سے وطی کرنا اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ خراب ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۶)

۲۰۶۶: عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةَ لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رَجُلَيْهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَعَ كُلِّ جُرْسٍ شَيْطَانٌ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۹ باب الخاتم الفصل الثانی)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے



ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۶۱/۱۶)

۲۰۶۷: عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ : لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ.

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۹ باب الخاتم الفصل الثانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگروں کے تھے فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(بہار شریعت ۶۱/۱۶)

# ﴿ برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب ﴾

## احادیث

۲۰۶۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخُلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرْبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمَّرُوا أَيْتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَأَطْفَنُوا مَصَابِيحَكُمْ. متفق عليه .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطية الاواني الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے اب انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر لو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کر مشکوں کے دہانے باندھو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو ڈھانک نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۶)

۲۰۶۹: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَمَّرُوا الْأَنِيَّةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَاجْفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفَتُوا صَبِيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَاءِ فَإِنَّ لِلْجَنِّ انْتِشَارًا وَخُطْفَةً وَأَطْفَنُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرَّقَادِ فَإِنَّ الْفَرَسَقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح باب تغطية الاواني الفصل الاول ص ۳۷۲ کنز العمال)

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن چھپا دو اور مشکوں کے منہ کو بند کر دو اور دروازے بھینٹ دو اور بچوں کو سمیٹ لو شام کے وقت کیوں کہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں

اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ کبھی چوہا جی گھسیٹ لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۶)

۲۰۷۰: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: غُطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سَقَاءَ وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزِضَ عَلَى إِيَّاهُ عُوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ. رواه مسلم. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطية الاواني الفصل الاول)  
سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا برتن چھپا دو اور مشک کا منہ باندھ دو اور دروازے بند کر دو اور چراغ بجھا دو کہ شیطان مشک کو نہیں کھولے گا اور کچھ نہ ملے تو بسم اللہ کہہ کر ایک لکڑی آڑی کر کے رکھ دے کہ چوہا گھر کو جلادیتا ہے۔ (بہار شریعت ۶۳/۱۶)

۲۰۷۱: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: غُطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السَّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سَقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءُ. رواه مسلم. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطية الاواني الفصل الاول)  
سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ برتن چھپا دو اور مشک کا منہ باندھ دو کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا منہ باندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۶۵/۱۶)

۲۰۷۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْهَبَ فُحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَلْهَبَ فُحْمَةُ الْعِشَاءِ. (کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۴ حدیث ۴۶۲۹)  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشا کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوپایوں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیوں کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۶۵/۱۶)

۲۰۷۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۳ باب تعظية الاواني الفصل الثاني)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بہار شریعت ۶۵/۱۶)

۲۰۷۴: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَذْوُكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِقُوا عَنْكُمْ (صحيح البخارى ج ۲ ص ۹۳۱ باب لا يترك النار فى البيت عند النوم)

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں جل گیا حضور نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو بجھا دیا کرو۔ (بہار شریعت ۶۵/۱۶)

۲۰۷۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاحِ الْكِلَابِ وَنَهْيَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقْلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَّاتِ الْأَرْضُ جُلًّا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْثُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ باب اللباس الفصل الثانی)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں گتے کا بھونکنا اور گدھے کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو کہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب ہچکل بند ہو جائے تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عز و جل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے زمین پر منتشر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۶۵/۱۶)

## ﴿بیٹھنے، سونے اور چلنے کے آداب﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۳۲۴: وَلَا تَصْعَقْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ . وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ . (سورة لقمان آیت ۱۸، ۱۹)

(لقمان نے بیٹے سے کہا) کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اتر اتار نہ چل بے شک اللہ کو پسند نہیں ہے کوئی اترانے والا، فخر کرنے والا، اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۵: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا . (سورة بنی اسرائیل آیت ۳۷)

اور زمین میں اتر اتار نہ چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہونچے گا۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۶: وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا: سَلَامًا . وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا . (سورة الفرقان آیت ۶۴، ۶۳)

اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں جاہل جب ان سے مخاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات گزارتے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا

الْعِلْمَ ذَرْجَاتٍ . (سورة المجادلة آیت ۱۱)

اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔

## احادیث

۲۰۷۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَكَانِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ . (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۸ باب اذ قيل لكم تفسحوا) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے لیکن ہٹ جایا کر اور جگہ کشادہ کر دیا کر و حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۶)

۲۰۷۷: عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبٍ مَنْ لَمْ يُكْسِبْ .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۶۴ باب فی الرجل یقوم للرجل من مجلسه،

مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳)

حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت کی کہتے ہیں کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس ایک شہادت میں آئے ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ لیا انہوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حضور نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جس کو یہ کپڑا پہنایا نہیں ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۶)

۲۰۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ مِنْ

مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر آ گیا تو اس جگہ کا وہی حقدار ہے یعنی جب کہ جلد آ جائے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

۲۰۷۹: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ  
ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب بیٹھتے اور ہم لوگ حضور کے پاس بیٹھتے اور اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو  
نعلین مبارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ کر جاتے اس سے صحابہ کو یہ پتہ چلتا کہ حضور تشریف لائیں گے  
اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

۲۰۸۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَا يُحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ کسی کو یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کر دے۔ (یعنی دونوں کے درمیان  
میں بیٹھ جائے) مگر ان کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

۲۰۸۱: عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْخَطَّابِ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ ! إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ  
لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا أَرَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۴ باب القيام)

حضرت وائلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور مسجد میں تشریف فرما تھے اس کے لیے حضور اپنی جگہ سے سرک گئے اس نے عرض کی یا رسول اللہ جگہ کشادہ موجود ہے حضور کو سرک کرنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں ارشاد فرمایا مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے اس کے لیے سرک جائے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

۲۰۸۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ اخْتَبَى بِيَدَيْهِ. رواه زرین

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۴ باب الجلوس والنوم والمشي)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں سے احتباء کرتے۔ (۱)

۲۰۸۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۶۶ باب فی الرجل یجلس متربعا)

حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے اور چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

۲۰۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيِّ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلَّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۵ باب الجلوس والنوم والمشي، السنن لابی داؤد)

ج ۲ ص ۶۶۳ باب فی الجلوس بین الشمس والظل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا کچھ سایہ میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۷)

(۱) احتباء کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کوزمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔



۲۰۸۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ : اتَّقَعْدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ . رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۵ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت عمرو بن شرید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کر لیا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی پر ٹیک لگالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور یہ فرمایا کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر خدا غضب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸، ۶۷)

۲۰۸۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسْنَا أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۵ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔ (۱)

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

۲۰۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كَفَّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسٍ خَيْرَ وَمَجْلِسٍ ذِكْرٍ إِلَّا خَتَمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۶۷ باب كفارة المجلس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند کلمات کہ جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر مجلس ذکر میں ان کو کہے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے اس چیز پر مہر کر دے گا جس طرح کوئی انگوٹھی سے مہر کرتا ہے وہ یہ ہیں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ . (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

(۱) یعنی مجلس کے کنارے پر بیٹھے اسے چیر کر اندر نہیں مگھتے۔

۲۰۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِيرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ . (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۹۸ باب ذکر اللہ عز وجل والتقرب الیہ الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے انہوں نے نقصان کیا اگر اللہ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

۲۰۸۹: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا جَلَسْتُمْ فَأَخْلَعُوا نِعَالَكُمْ تَسْتَرِخْ أَقْدَامُكُمْ . رواه البزار (جامع الاحادیث الکبر للسیوطی ج ۱ ص ۱۹۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھو تو جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

۲۰۹۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۴ باب الجلوس والنوم والمشي)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ چٹ لیٹا ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

۲۰۹۱: عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى مُتَّفِقًا عَلَيْهِ

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۴ باب الجلوس والنوم والمشي)

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے میں نے دیکھا حضور نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا تھا۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۸)

۲۰۹۲: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ

اَضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ .  
رواہ فی شرح السنۃ (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۴ باب الجلوس والنوم والمشي)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں منزل میں اترتے تو وہی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اترتے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی تھمہلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۹)

۲۰۹۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۱۰۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۹)

۲۰۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ .

(الجامع للترمذی ج ۲ ص ۱۰۵ باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۶۹)

۲۰۹۵: عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَنْحَفَةَ بْنِ قَيْسِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَظَرُوتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .  
(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۴ باب النوم والمشي، الترغيب والترهيب ج ۴ ص ۵۷)

حضرت عیش بن طحفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔  
(یہ اصحاب صفہ میں سے تھے) کہتے ہیں سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (بہار شریعت ص ۱۶ ص ۶۹)

## دیکھنے اور چھونے کا بیان ﴿﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۲۸: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولَىٰ الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (النور: ۳۱)

مسلمان مردوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ان کے لیے بہت ستھرہ ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا ایسی کنیریں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرواے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۹: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. (الاحزاب: ۵۹)

اے نبی ایسی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔  
اور فرماتا ہے:

۳۳۰: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ.  
(النور: ۶۰)

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چکائیں اور اس سے بچنا ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

## احادیث

۲۰۹۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الْمَرْأَةُ تَقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۴۹ باب ندب من رأى امرأة فوقع في نفسه)  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے۔ اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور وہ اسے پسند آگئی اور اس کے دل میں کچھ واقع ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ (بہار شریعت ۷/۱۶۷)

۲۰۹۷: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيَّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تَعَجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا. رواه الترمذی.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹ باب النظر الى المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس

نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آگئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۰۹۸: عَنْ جَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفَجَاءِ

فَقَامُونِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔

(بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۰۹۹: عَنْ بُرَيْدَةَ دَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتَبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ ذَٰلِكَ

الْأَوَّلَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ (جامع الترمذی ۱۰۶/۲ باب ماجاء فی نظرة الفجاءة)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو۔ (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری جائز نہیں۔

(بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۰: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ

اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹ باب النظر الى المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَخَاسِنِ

امْرَأَةٍ أَوْ لَمَرَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ عِبَادَةً يَجِدُ خَلَاوَتَهَا . رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۰ باب النظر الى المخطوبة)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے یعنی بلا قصد پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

عبادت پیدا کر دے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۲: عَنْ الْحَسَنِ مُوسَى قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ. رواه البيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ۲۷۰ باب النظر الى المخطوبة)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ کی لعنت یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصد اُدیکھے اور دوسرا اپنے کو بلا عذر قصد اُدکھائے۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ

.. رواه ابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۰ باب النظر الى المخطوبة)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے حضور کی شرمگاہ کی طرف کبھی

نہیں نظر کی۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۴: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَحْفَظُ عَوْرَتِكَ إِلَّا مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ: فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَ مِنْهُ. رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۹ باب النظر الى المخطوبة)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی عورت

یعنی شرم کی جگہ کو محفوظ رکھو۔ مگر بی بی سے یا اس باندی سے جس کے تم مالک ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمائیے اگر مرد تنہائی میں ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا زیادہ سزاوار

ہے۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۵: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ

فَالْتُهُمَا الشَّيْطَانُ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹ باب النظر الى المخطوبة)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد عورت کے

ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۷۳/۱۶)

۲۱۰۶: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَلْجُوا عَلَى الْمَغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا: وَمِنْكَ قَالَ: وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ

(جامع الترمذی ج ۱/۲۲۱، ۲۲۲ باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی ہم نے عرض کی اور حضور سے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ سے بھی مگر اللہ نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی وہ مسلمان ہو گیا۔ یا میں سلامت رہتا ہوں (حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔ (بہار شریعت ۷/۷۱۶)

۲۱۰۷: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّكُمْ وَالِدُ خُورٍ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْحَمُو؟ قَالَ: الْحَمُو الْمَوْتُ. رواه

البخاری، المسلم (مشکوۃ المصابیح ۲۶۸ باب النظر الی المخطوبۃ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔ (بہار ۷/۷۱۶)

۲۱۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا أَيُّكُمْ وَالْتَعَرَّى فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْبَرُوا لَهُمْ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷ باب ماجاء فی الاستار عند الجماع)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہنہ ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے لہذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔

(بہار شریعت ۷/۷۱۶)

۲۱۰۹: عَنِ ابْنِ جُرْهَدٍ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ فَاخْذُهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.



عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَحِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : غَطَّ

فَحِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۷ باب ماجاء ان الفخذ عورة)

جر ہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

ران عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۲۱۱۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَهُ يَا عَلِيُّ ! لَا تُبْرِزْ فَحِذَكَ وَلَا

تَنْظُرُ إِلَى فَحِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹ باب النظر الى المخطوبة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اے علی! ران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۲۱۱۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى

عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةِ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ

وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸ باب النظر الى المخطوبة)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی

ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ

ایک کپڑے میں برہنہ ہوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ

ہوئے۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۲۱۱۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِمْوْنَةُ قَالَتْ :

فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اِحْتَجَبَا مِنْهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى ؟ لَا

يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۶ باب ماجاء في إحتجاب النساء من الرجال)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

حضور کی خدمت حاضر تھیں کہ عبد اللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کر لو کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھیں گے حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (بہار شریعت ۷۴/۱۶)

۲۱۱۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةَ لَتَنَعْتَهَا لِرُؤُوسِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا. رواه البخاری والمسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸ باب النظر الى المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بہار شریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ كَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ. رواه المسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸ باب النظر الى المخطوبة)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار کوئی مرد شبیہ عورت کے یہاں رات کو نہ رہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔ (بہار شریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۸ الفصل الاول باب النظر الى المخطوبة والجامع الصحيح)

لمسلم ص ۴۵۶ باب ندب من اراد نكاح امرأة الى أن ينظر الى وجهها)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے حضور نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں بھوری ہیں۔ (بہار شریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱۶: عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أُخْرِي أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا. (جامع الترمذی ج ۲۰/۷/۱ باب ما جاء في النظر الى المخطوبة)

# ﴿مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا﴾

## آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۱: لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ. (النور / ۲۸)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لیے بہتر موقع ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت سہرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳۲: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ فَوَافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. (سورة النور آیت ۵۸، ۵۹)

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوان نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دو پہر کو

اور نماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمہارے شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

## احادیث

۲۱۱۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : آتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ : إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَآتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ : إِنِّي آتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ : أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبَتْ إِلَيَّ عُمَرَ فَشَهِدْتُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۰ باب الاستیذان)

ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا تھا میں نے ان کے دروازے پر جا کر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں چلا آیا۔ اب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ آیا تھا۔ اور دروازہ پر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو واپس آ گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے حضرت عمر یہ فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے جا کر گواہی دی۔ (بہار شریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبْنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ : أَبَا هُرَيْرَةَ! الْحَقُّ أَهْلَ الصُّفَةِ فَاذْعُفْهُمْ إِلَيَّ فَآتَيْتُهُمْ فَذَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۳ باب اذا دعى الرجل فجاء هل يستأذن .)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں مکان میں گیا حضور کو پیالے میں دودھ ملا تو فرمایا ابو ہریرہ اصحاب صفہ کے پاس جاؤ انہیں بلا لاؤ (تا کہ ان

کو دودھ دیا جائے) میں انہیں بلا لایا وہ آئے اور اجازت طلب کی حضور نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔ (بہار شریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَبَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۵ بَابُ فِي الرَّجُلِ يُدْعَى يَكُونُ ذَلِكَ إِذْنُهُ)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بلا لایا جائے اور اسی بلا نے والے کے ساتھ ہی آئے تو یہی (بلا نا) اس کے لیے اجازت ہے۔ (۱)  
(بہار شریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۲۰: عَنْ كَلْدَةَ بِنِ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبْنٍ وَلَبَاءٍ وَصَغَا بَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَاذِنْ وَلَمْ أَسْلَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِرْجِعْ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ؟ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰ باب التسليم قبل الاستيذان و السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۳ باب فی الاستيذان)

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا تھا میں بغیر سلام کیے اور بغیر اجازت لیے میں اندر چلا گیا حضور نے فرمایا باہر جاؤ اور یہ کہو ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ؟“ (کیا اندر آ جاؤں) (بہار ۸۲/۱۶)

۲۱۲۱: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَاذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا أَتَحِبُّ أَنْ تَرَاهَا غُرْيَانَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاسْتَاذِنُ عَلَيْهَا.

(الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجہ ۲۶۸/۲ باب فی الاستيذان)

(۱) یعنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی بھیجتا ہی اجازت ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ فوراً آئے۔ اور قرآن سے معلوم ہو کہ صاحب خانہ انتظار میں ہے مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور اگر وہیں آئے تو اجازت حاصل کرے جیسا کہ اصحاب صفہ نے کیا تھا)

عطار بن یسار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں حضور نے فرمایا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں تو اجازت حاصل کر لو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۲: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَذِنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ. رواه

البيهقي في شعب الایمان (مشکوۃ المصابیح ۴۰۱ باب الاستیذان)

شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ إِنْ الدُّورَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمِيذٍ سُوْرٌ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۵)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے السلام علیکم السلام علیکم اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۴: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَوْمٌ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُخْصُّ نَفْسَهُ بِالِدْعَاءِ وَذَوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ. رواه ابو داؤد والترمذی. (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۷)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو

تین چیزیں کرنا حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت حاصل کیے نظر کرے اور اگر نظر کر لی تو داخل ہی ہو گیا۔ یہ کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اپنے لیے دعا کرے ان کے لیے نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

۲۱۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَنُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ وَلَا قِصَاصَ.

(الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۴۳۶ باب ان اطلع الانسان في دار قبل ان يستاذن)  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لیے جھانکے اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ قصاص۔

(بہار شریعت ۸۳/۱۶)

۲۱۲۶: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَذْخَلَ بَصْرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنََّّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصْرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ عَيْنِي مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَأَسْتَرَّ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَتَنَظَّرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰ باب الاستیذان قبالة البيت)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پردہ اٹھا کر مکان کے اندر نظر کی اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازہ پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر پڑ گئی (یعنی بلا قصد) تو اس کی خطا نہیں گھر والوں کی ہے (کہ انہوں نے دروازہ پر پردہ کیوں نہیں لٹکایا) (بہار شریعت ۸۳/۱۶)

## ﴿سلام کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۳: فَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ حَسِيبًا. (النساء ۸۶)

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ

دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (بہار شریعت ۸۴/۱۶)

۳۳۴: فَإِذَا حَلَلْتُمْ يُؤْتَا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكَاةٌ طَيِّبَةٌ

(سورة النور ۶۱)

پھر جب کسی کے گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا۔ اللہ کے پاس

سے مبارک پاکیزہ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱)

## احادیث

۲۱۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

طَوْلُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

جُلُوسٍ فَاسْتَمَعَ مَا يُحْيُونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى

صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَ حَتَّى الْآنَ (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۹۱۹، ۹۲۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ

السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا، جب پیدا کیا یہ فرمایا کہ ان فرشتوں

کے پاس جاؤ اور سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں جو کچھ تحیت کریں وہی تمہاری

اور تمہاری ذریت کی تحیت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر السلام علیکم کہا انہوں



نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ حضور نے فرمایا کہ جواب میں ملائکہ نے رحمۃ اللہ زیادہ کیا حضور نے فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لبا ہوگا آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی خلقت کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اب (بہت چھوٹے قد کا انسان ہوتا ہے) (بہار شریعت ۸۴/۱۶)

۲۱۲۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۶ بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَالْجَامِعُ الصَّحِيحُ لِلْبُخَارِيِّ ج ۲ ص ۹۲۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کی کوئی چیز سب سے اچھی ہے؟ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہ پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٌ يَعُوذُ إِذَا مَرَضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (مشکوۃ المصابیح ۳۹۷ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو اور جب وہ بلائے تو اجابت کرے اور جب چھینکے تو جواب دے اور حاضر دعا ب میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُ إِذَا مَرَضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ باب ماجاء فی تسمیت العاطس)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے مسلم پر چھ حقوق ہیں۔ معروف کے ساتھ، جب اس سے ملے تو سلام کرے۔ اور جب وہ بلائے

اجابت کرے اور جب چھینکے جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ مرجائے اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور جو چیز اپنے لیے پسند کرے اس کے لیے پسند کرے۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا أَوْ لَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا فَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى أَمْرِ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۶ بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۲: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ: أَوَّلَاهُمَا بِاللَّهِ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ) ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الہی کا زیادہ مستحق ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرٌّ مِّنَ الْكِبَرِ. رواه البيهقي في شعب الايمان (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۰ بَابُ الْاِسْتِذَانِ) شعب الايمان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۷ بَابُ فِي الرَّجُلِ يَفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ يَسْلِمُ عَلَيْهِ) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل

ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۵: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ

تَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ماجاء فی التسليم اذا دخل بیتہ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ باب ماجاء فی التسليم اذا دخل بیتہ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام بات چیت

کرنے سے پہلے ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّلَامُ قَبْلَ

الْكَلَامِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب السلام قبل الكلام)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کو کلام سے پہلے

ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لیے نہ بلا لے جب تک وہ سلام نہ کرے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۸: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّلَامُ قَبْلَ

السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَأَكُمْ بِالسُّؤَالِ بَلَّ السَّلَامَ فَلَا تُجِيبُوهُ. رواه ابن النجار.

(کنز العمال ج ۵ ص ۲۹ باب احکام السلام ۶۵۶)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال سے

پہلے سلام ہے جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى

مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَسِتِ الْأُولَى

بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰ باب التسليم عند القيام والقعود)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے پھر اگر وہاں بیٹھتا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام پچھلے مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ یعنی جیسے وہ سنت ہے یہ بھی سنت ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۰: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ: فَإِذَا عَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سُقَاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ أَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ اقَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ. رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۰ باب الاستیذان)

طفیل بن ابی کعب سے روایت ہے کہ یہ صبح کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے وہ گھنٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور کسی بیچنے والے اور مسکین یا کسی کے سامنے سے گذرتے سب کو سلام کرتے طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا انہوں نے بازار چلنے کو کہا میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں یہیں بیٹھے باتیں کیجئے یعنی حدیثیں سنائیے انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا سلام کریں گے۔

(بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذَقُ اللَّهِ قَدْ أَذَانِي مَكَانَ عَذَقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ بَعْنِي عَذَقَكَ قَالَ: لَا قَالَ: فَهَبْ لِي قَالَ: لَا. قَالَ: فَبَعْنِيهِ بَعْدَاقِي فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ الْاَلَذَى هُوَ

أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَنْخَلُ بِالسَّلَامِ . رواه احمد والبيهقي في شعب الایمان .

(مشکوۃ المصابیح ۴۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کی کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے حضور نے آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو اس نے کہا نہیں بیچوں گا حضور نے فرمایا بہہ کر دو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جنت کے پھل کے عوض بیچ دو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۲: عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يُجْزِي عَنْ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنَّ يُسَلِّمَ

أَحَدُهُمْ وَيُجْزِي عَنْ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ . رواه البيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جماعت کہیں سے گزری اور اس میں سے ایک نے سلام کر لیا یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے ایک نے جواب دیدیا یہ کافی ہے یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ

عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲/۲۱۲ باب يسلم الراكب على الماشي والقليل على

الكثير الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۱ والجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں یعنی ایک طرف زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم تو سلام وہ لوگ کریں جو کم ہیں۔ بخاری کی دوسری روایت انہیں سے یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزر نے والا بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ کو۔

(بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّ بِصَبْيَانٍ فَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱۴ باب استحباب السلام على الصبيان والجامع

الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۳ والجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے سامنے سے گزرے اور بچوں

کو سلام کیا۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبْدُوا الْيَهُودَ وَلَا

النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضِيقِهِ. (الجامع

الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱۴ باب النهی عن الابتداء اهل الكتاب بالسلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو ابتداءً سلام

نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۶: عَنْ عُروَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ

أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ما جاء في السلام على مجلس فيه المسلمون

وغيرهم والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۴ باب التسليم في مجلس فيه اخلاط من

المسلمين والمشرکين وجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس پر گزرے جس میں

مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ہی تھے حضور نے سلام کیا یعنی مسلمانوں کی نیت

سے۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا

سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: وَعَلَيْكَ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱۳ والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو یہود

سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک تو تم اس کے جواب میں علیک کہو یعنی علیک السلام نہ

کہو۔ سام کے معنی موت ہیں وہ لوگ حقیقتاً سلام نہیں کرتے بلکہ مسلم کے حق موت کی دعا کرتے ہیں اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں علیکم کہو۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُذَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بَدَأَ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ : فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ الْبَصَرَ وَكَفِّ الْأَذَى وَرَدِّ السَّلَامَ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ . (والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۰ باب بدء السلام والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱۳)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں مانتے تو بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی راستہ کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ نیچی نظر رکھنا اور اذیت کو دور کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا اور دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننا اور بھولے ہوئے کو ہدایت دینا۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرِيقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّجِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى الْحُمُولَةِ . رواه في شرح السنة . (مشکوۃ المصابیح ۳۹۹ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نیچی نظر رکھے اور بوجھ لا دینے پر مدد کرے۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

۲۱۵۰: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثُونَ . (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۹۸)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور السلام علیکم کہا حضور نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے ارشاد فرمایا اس کے لیے دس یعنی دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا ارشاد فرمایا اس کے لیے بیس پھر تیسرا شخص اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبارکاتہ کہا اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے فرمایا اس کے لیے تیس۔

۲۱۵۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتَى اخْرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ وَقَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ . معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبارکاتہ و مغفرتہ حضور نے فرمایا اس کے لیے چالیس اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

۲۱۵۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِ نَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنْ تَسَلَّمَ الْيَهُودُ إِلَّا شَارَةً بِالْأَصَابِعِ وَتَسَلَّمَ النَّصَارَى إِلَّا شَارَةً بِالْأَكْفَفِ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ماجاء فی کراهیۃ اشارۃ الید فی السلام)  
بروایت عمرو بن شعب عن امیہ عن جدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ تشبہ کرے وہ ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہ کرو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

۲۱۵۳: عَنْ أَبِي جَرَى الْهَجِيمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى . (السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۷۰۷ باب کراهیۃ ان یقول علیک السلام)

ابو جری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ میں نے دوم مرتبہ کہا حضور نے فرمایا علیک السلام نہ کہو علیک السلام مردہ کی تحیت ہے السلام علیک کہا کرو۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)



## ﴿ مصافحہ و معانقہ کا بیان ﴾

### احادیث

۲۱۵۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ باب ماجاء فی المصافحة والسنن لابی داؤد، مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۱ ج ۲ ص ۷۰۸)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۶)

۲۱۵۵: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَانَتْهَا صَلَاتُهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ. رواه البيهقي في شعب الایمان. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۶)

۲۱۵۶: عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لَأَنْسِيَ أَكَاثِبِ الْمُصَافِحَةِ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ. (صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۲۶ باب المصافحة والجامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۲)

قنادہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا اصحاب رسول ﷺ میں مصافحہ کا دستور تھا کہا ہاں۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۶)

۲۱۵۷: عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَصَافَحُوا مَعًا يَذْهَبَ الْغِلُّ وَتَهَادُوا تَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشُّحْنَاءُ. رواه مالك مرسلًا. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القیام الفصل الثالث والترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۴)

عطا خراسانی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ جاتی رہے گی اور باہم ہمد یہ کیا کرو، محبت پیدا ہوگی اور عداوت نکل جائے گی۔

(بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۵۸: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اتَّقَيَا، فَآخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْضُرَ دُعَاءَ هُمَا وَلَا يَفْرُقَ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى يَغْفِرَ لَهُمَا وَمَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قُومُوا مَغْفُورٌ لَكُمْ قَدْ بَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. رواه احمد.

(الترغیب والترہیب ج ۳/۴۲۲ باب اذا التقى المسلمان فتصافحا، والترغیب

والترہیب ج ۲/۴۰۳ باب اهل الكرم اهل مجالس الذكر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں یہ حق ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہے تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۵۹: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ فَآخَذَ بِيَدِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمٍ رِيحٍ عَاصِفٍ. وَغُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

(الترغیب والترہیب ج ۳/۴۳۳، ۴۳۴ فی المصافحة ترہیب من الاشارة فی السلام)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے۔ تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَيْسَ فِي صَدْرِ أَحَدِهِمَا عَلَى صَاحِبِهِ إِحْنَةٌ لَمْ تَتَفَرَّقْ أَيْدِيهِمَا حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمَا مَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِمَا وَمَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَظْرَةً لَيْسَ فِي قَلْبِهِ عَلَيْهِ إِحْنَةٌ لَمْ يَرْفَعْ طَرَفُهُ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِهِ . رواه ابن عساکر (جامع الاحادیث الكبير للامام السيوطي ج ۲۴/۷/۲۴۶۱۶ حدیث ۲۲۲۰۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے بھائی سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ : عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمَصَافَحَةُ . (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ باب ماجاء فی المصافحة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۶)

۲۱۶۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْتَحَنَّى لَهُ قَالَ : لَا . قَالَ : فَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ : قَالَا . قَالَ : فَيَاخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ نَعَمْ: هذا حديث حسن (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۲/۲ باب ماجاء فی المصافحة)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے جھک جائے؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو اس سے چیٹ جائے بوسہ لے؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۳: عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ : هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ ؟ قَالَ : مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۲ باب المعانقة الفصل الثاني)

روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگ جب حضور سے ملتے تھے تو حضور تم سے مصافحہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے جب کبھی ملاقات کی حضور نے مصافحہ کیا، ایک دن حضور نے آدمی بھیجا میں گھر پر موجود نہ تھا جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا میں حاضر ہوا اس وقت حضور تخت پر تھے مجھے چٹا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا۔ خوب اچھا۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۴: عَنْ يَعْلَى قَالَ : إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ : إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۲، ۴۰۳ باب المعانقة الفصل الثالث)

یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے حضور نے انہیں چٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِيبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ : ائِمُّ لَكُمْ ائِمُّ يَغْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللَّهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاجِبُهُ وَاجِبٌ مَنْ يُحِبُّهُ . متفق عليه

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۶۸، ۵۶۹ باب مناقب اہل البيت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا حضور نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کیا کہ وہ یہاں ہیں تھوڑی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور نے انہیں گلے لگایا اور وہ بھی چپٹ گئے پھر فرمایا اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اسے محبوب بنا جو اسے محبوب رکھے۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَاتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ غُرْيَانًا قَبْلَهُ وَبَعْدُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. (الجامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ باب ماجاء فی المصافحة) ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ میں آئے حضور میرے مکان میں تشریف فرما تھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا حضور کپڑا اگھیستے ہوئے برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے ہوئے) چل دیئے واللہ میں نے کبھی اس کے پہلے حضور کو برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے) کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اس طرح دیکھا حضور نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۷: عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مَزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ اصْبِرْ نَبِيٌّ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاخْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ!.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة الجسد)

اسید بن حذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاح تھا وہ باتیں کر رہے تھے اور لوگوں کو ہنسا رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ایک لکڑی سے ان کی کمر میں کوںچا دیا انہوں نے حضور سے عرض کی مجھے اس کا بدلہ دیجئے حضور نے فرمایا بدلہ لے لو تو انہوں نے کہا حضور قمیص پہنے ہوئے ہیں میرے بدن پر قمیص نہیں ہے حضور نے قمیص ہٹا دی وہ چپٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور یہ کہا کہ میرا مقصد یہی تھا بدلہ لینا مقصود نہ تھا۔ (بہار شریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۸: عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالتَزَمَهُ وَقَبَّلَ

مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة ما بین العینین)

عامر شعفی سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۶۹: عَنْ أُمِّ أَبَانَ بْنِ الْوَارِثِ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَتَقَبَّلَ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۹ باب قبلة الرجل)

زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تھا یہ بھی اس وفد میں تھے یہ کہتے تھے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۰: إِنَّ فَاطِمَةَ كَرَّمَهُ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَآخَذَ بِيَدِهَا فَتَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَآخَذَتْ بِيَدِهِ فَتَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۸ باب القيام)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۱: عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُصْطَبِجَةً قَدْ أَصَابَهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ؟ يَا بَنِيَّةُ! وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رواه ابو داؤد (مشکوٰۃ المصابیح ۴۰۲ باب المعانقة الفصل الثانی)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع مدینہ آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار

میں لیٹی ہوئی تھیں حضرت ابو بکر ان کے پاس گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ لیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ بَسْعِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ: لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بَیْرِي إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلُوهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مُحَصَّنَةً وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُودِ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ: وَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ: فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ: قَالُوا: أَنْ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يُزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَأَنَا نَخَافُ أَنْ تَبْعَنَّا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ.

(جامع الترمذی ج ۱۰/۲۲ باب ماجاء فی قبلة الید والرجل)

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی نشانیاں کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لیے نہ لے جاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور عقیقہ پر زنا کی تہمت نہ دھرو اور لڑائی کے دن منہ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودی ہفتہ کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو جب حضور نے یہ فرمایا تو انہوں نے حضور کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۳: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. (السنن لابن داود ج ۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة الید.)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضور کے قریب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۸ باب فی القيام)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے حضور نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہاں سے قریب میں تھے جب مسجد کے قریب آگئے حضور نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷۰، ۹۷۱)

۲۱۷۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام الفصل الثالث)

شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷۱)

۲۱۷۶ : عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . رواه الترمذی و ابو داؤد . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام الفصل الثانی)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷۱)

۲۱۷۷ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَكِنًا عَلَى عَصَا فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ : لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا . رواه ابو داؤد . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۰۳ باب القيام الفصل الثانی)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے ہم حضور کے لیے کھڑے ہو گئے ارشاد فرمایا اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوسرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷۱)



## ﴿چھینک اور جمائی کا بیان﴾

### احادیث

۲۱۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ  
الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّسَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مَنْ  
سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّسَاؤُبُ فَإِذَا تَسَاؤَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا  
اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهُ هَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۴ باب ماجاء ان الله يحب العطاس ويكره التساؤب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک  
پسند ہے اور جمائی ناپسند ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر  
یہ حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب کسی کو جمائی آئے تو  
جہالتک ہو سکے اسے دفع کرے کیونکہ جب جمائی لیتا ہے شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے  
کیونکہ یہ کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے (اور صحیح مسلم کی روایت میں  
ہے کہ جب وہ ”ہا“ کہتا ہے شیطان ہنستا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۱۶)

۲۱۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ  
فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ :  
يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ : يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلْسِنَتِكُمْ شَأْنَكُمْ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۱۹ باب اذا عطس كيف يشمت)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو  
الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یرحمک اللہ کہے جب یہ یرحمک اللہ کہے لے تو چھینکنے والا اس  
کے جواب میں یہ کہے يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِأَلْسِنَتِكُمْ۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۱۶)

۲۱۸۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَلْيَقُلْ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، وَلْيَقُلْ :

هُوَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ . رواه الطبرانی (کنز العمال ج ۵ ص ۳۸ باب العطاس حدیث ۸۸۴)

حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب چھینک آئے تو یہ کہے الحمد علی

کل حال اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ (چھینکنے والا) کہے یرحمکم اللہ ویصلح

بالکم . (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۲۱۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا عَطَسَ

أَحَدُكُمْ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتْ

الْمَلَائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ . (کنز العمال ۳۸/۵ کتاب الصحبة باب العطاس حدیث ۸۸۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جب کسی کو

چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العالمین اور اگر وہ رب العالمین کہتا ہے تو

فرشتے کہتے ہیں یرحمک اللہ۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۲۱۸۲: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ

وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَأَنَا أَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ

اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِمْنَا أَنْ نَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

(جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ما یقول العاطس اذا عطس)

نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس چھینک آئی اس

نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ ابن عمر نے فرمایا یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ الحمد للہ والسلام علی

رسول اللہ مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی ہمیں یہ تعلیم دی

ہے کہ اس موقع پر الحمد للہ علی کل حال کہیں۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۲۱۸۳: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ

الْقَوْمِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي

نَفْسِهِ فَقَالَ : أَمَا أَنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ. (جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ماجاء فی کیف یشتت العاطس)

بلال بن رباح سے روایت ہے کہتے ہیں ہم سالم بن عبید کے پاس تھے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک اسے اس کا رنج ہوا کہ مجھے ایسا جواب کیوں دیا (ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا میری ماں کا آپ نے ذکر نہ کیا ہوتا نہ اچھا نہ برا تو اچھا ہوتا) سالم نے کہا میں نے کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم حضور نے فرمایا وعلیک وعلی امک جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد لله رب العالمین اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یغفر اللہ لے وَلَكُمْ۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۲۱۸۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتْ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ: الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ. هذا حديث حسن صحيح.

(جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ماجاء کیف یشتت العاطس)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے اس کو جواب دیا اور مجھے نہیں دیا ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

(بہار شریعت ۱۰/۱۶)

۲۱۸۵: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمَّتْهُ وَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ.

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۰۵ باب العطاس)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے جواب دو اور الحمد للہ نہ کہے تو اسے

جواب مت دو۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۱-۱۰۲)

۲۱۸۶: عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا  
عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : الرَّجُلُ مَزْكُومٌ

(السنن لابن داود ج ۲ ص ۶۸۷ باب کم یسئمت العاطس والجامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۳)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک  
آئی حضور اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی حضور اس کے جواب  
میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی تو حضور نے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے (اور ترمذی  
کی روایت میں ہے کہ تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور نے ایسا فرمایا یعنی جب بار بار چھینک  
آئے تو جواب کی حاجت نہیں)۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۲)

۲۱۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ  
أَوْ بِقُوبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(جامع الترمذی ۱۰۳/۲ باب ماجاء فی خفض الصوت وتخميم الوجه عند العطاس)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آئی تو منہ کو  
ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۲)  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی کو جمائی آئے تو  
منہ پر ہاتھ رکھ لے کیوں کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔

۲۱۸۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۴۱۳ باب تسميت العاطس وكرهية التناوب)

حضرت عبدالرحمن بن ابوسعید عن ابیہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم میں کسی کو چھینک آجائے تو اپنے ہاتھ سے روکے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل  
ہو جاتا ہے۔

۲۱۸۹: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَصْدَقُ الْحَدِيثِ مَا

عُطِسَ عِنْدَهُ . (کنز العمال ۳۸/۵ باب العطاس حدیث ۸۸۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آجائے۔

۲۱۹۰: رَوَى الْحَكِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَدَّثَ

بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عِنْدَهُ فَهُوَ حَقٌّ . (کنز العمال ۳۸/۵ باب العطاس حدیث ۸۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص کوئی بات کرے اور اسے چھینک آجائے تو وہ حق ہے۔

۲۱۹۱: رَوَى أَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْعَطَاسُ عِنْدَ

الدُّعَاءِ شَاهِدٌ صَدَقَ . (کنز العمال ج ۳۸/۵)

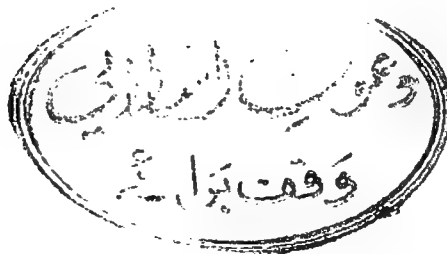
۲۱۹۲: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَوَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَجَشَّأَ أَحَدُكُمْ أَوْ غَطَسَ فَلَا يَرْفَعُ بِهِمَا الصَّوْتُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ بِهِمَا الصَّوْتُ . (رواه البيهقي في شعب

الایمان، (کنز العمال ج ۵ ص ۳۹ باب العطاس والتشميت حدیث ۸۹۶)

حضرت عبادہ و شداد بن اوس اور وائلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ

ان میں آواز بلند کی جائے۔ (بہار شریعت ج ۱۶/۱۰۲)



# ﴿قرآن مجید پڑھنے کا بیان﴾

## احادیث

۲۱۹۳: عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(صحیح البخاری ۷۵۲/۲ باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَةِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ وَالْعَقِيقِ فَيَأْتِيَنَا بِنَاقَتَيْنِ كَوْمًا وَبَيْنَ فِئِي غَيْرِائِهِمْ وَلَا يَقْطَعِ رَحِمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ: أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادٍ هُنَّ مِنَ الْإِبِلِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۳ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کوہان والی لائے اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو (یعنی جائز طور پر) ہم نے عرض کی کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے فرمایا پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھتا؟ کہ یہ دو اونٹیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر علیٰ ہذا القیاس۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۵: عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ كَالْتَّمْرِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحِطَّةِ  
طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ. (صحيح البخاری ۷۵۷/۲)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترخ کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ہے وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۱۹۶: عَنْ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۷۲ باب فضل من يقوم بالقرآن)  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۱۹۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ: وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی ص ۲ ج ۱۱۸ باب فی فضل قاری القرآن)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے ماہر ہے وہ کرنا کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۱۹۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ لِلْعِبَادِ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنِّ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ. رواه في شرح السنة.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۶ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن کہ یہ بندوں کے لیے جھگڑا کرے اس کے لیے ظاہر و باطن ہے اور امانت اور رشتہ پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۱۹۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا . رواه احمد والترمذی وابوداؤد ونسائی . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۶ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا وہاں ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۲۰۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الدُّنْيَا لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْحَرَبِ . رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی : هذا حديث صحيح . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۶ الفصل الاول باب فضل تلاوة القرآن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے جوف میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۱۶)

۲۲۰۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَغْطِيَهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ . هذا حديث حسن غريب .

(جامع الترمذی ج ۱۲/۱۲۰)

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کے مخلوق پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)



۲۲۰۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ: أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۱۹ باب ماجاء فی من قرأ حراما من القرآن ما له من الاجر)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام دوسرا حرف میم تیسرا حرف۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلِيسَ وَالِدَاهُ تَأْجَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بَيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهِذَا. رواه احمد وابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۶ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ مَرْءَةً فَاحِلٌ حَلَالُهُ وَحَرَمٌ حَرَامُهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُمُ النَّارُ.

(جامع الترمذی ج ۱۱۸/۲ باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكَاً يَنْوُحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ أَوْكِيَ عَلَى مِسْكِ .

(جامع الترمذی ج ۱۱۱/۲ باب ماجاء فی سورة البقرة وآية الكرسي)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اس کے ساتھ قیام کیا اس کی مثال یہ ہے جیسے مشک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جس نے سیکھا اور سو گیا یعنی قیام الیل نہیں کیا اس کی مثال وہ تھیلی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا منہ باندھ دیا گیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا جِلاؤُهَا ؟ قَالَ : كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ . رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ .

(مشکوۃ المصابیح ۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی لگنے سے زنگ لگ جاتی ہے عرض کی یا رسول اللہ اس کی جلا کس چیز سے ہوگی؟ فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔

(بہار شریعت ۱۱۰/۱۶)

۲۲۰۷: عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ مُتَّقِينَ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۰ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اچاٹ ہو جائے کھڑے ہو جاؤ یعنی تلاوت بند کر دو۔ (بہار شریعت ۱۱۱/۱۶)

۲۲۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ

يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ . (صحيح البخاری ج ۲ ص ۷۵۱ باب الوصاة بكتاب الله)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو جتنی توجہ اس نبی کی طرف ہے جو خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔

(بہار شریعت ۱۱۱/۱۶)

۲۲۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . رواه البخاری

(کنز العمال ج ۱ ص ۱۵۰ باب فضائل القرآن حدیث ۲۷۷۵)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو تغنی یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۱/۱۶)

۲۲۱۰: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

رَبِّتُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ . رواه ابو داؤد ورواه النسائی ، وابن ماجه .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۶۳ الترغيب في تعاهد القرآن وتحسين الصوت به)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (اور داری کی روایت ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے)۔ (بہار شریعت ۱۱۱/۱۶)

۲۲۱۱: عَنْ عُبَيْدَةَ الْمَلِئِكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَسْجُدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آثَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوهُ وَتَغَشُّوهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا . رواه البيهقي

فی شعب الایمان . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۲ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

عبیدہ مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن

و لو قرآن کو تکیہ نہ بناؤ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تغنی کرو یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو

اور جو کچھ اس میں ہے اسے فوراً کرو تا کہ تم کو فلاح ملے اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (جو آخرت میں ملنے والا ہے) (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ: اقْرَأُوا فِكُلُّ حَسَنٍ وَسَيِّئِي أَقْوَامٌ يَقِيمُونَهُ كَمَا يَقُومُ الْقَدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ. رواه البيهقي في شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۱ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو تم سب اچھے ہو بعد میں قومیں آئیں گے جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے دیر میں نہیں لینا چاہیں گے یعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۳: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونِ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيِّئِي بَعْدِي قَوْمٌ يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنُّوحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ. رواه البيهقي في شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۱ باب فضائل القرآن الفصل الثانی)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لُحْن اور آواز سے پڑھو اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لُحْن سے بچو یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى: قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّيُ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّيُ قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ

وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ : أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ  
مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّكَ قُلْتَ :  
لَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي  
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ. (صحيح البخارى ص ۷۴۹ باب تاليف القرآن)

ابوسعید بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم  
ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہیں دیا (جب نماز سے فارغ ہوا) حضور کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے  
”استجیوا للہ وللرسول اذا دعاکم“ اللہ ورسول کے پاس حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں  
بلائیں پھر فرمایا مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے وہ بتادوں  
گا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنے کا ارادہ ہوا میں نے عرض کی حضور نے یہ فرمایا تھا کہ مسجد  
سے باہر جانے کے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا فرمایا کہ۔ الحمد للہ رب  
العالمین وہی سبع مثنائی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔ (بہار شریعت ۱۱۲)

۲۲۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ  
تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ : فَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا  
أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا وَانْهَاسَبْعُ  
مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(جامع الترمذی ج ۱۱۵/۲ باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا  
کہ نماز تم کس طرح پڑھتے ہو انہوں نے ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ کو پڑھا حضور نے فرمایا قسم  
ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ اس کی مثل تو ریت میں کوئی سورت اتاری گئی  
نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں وہ سبع مثنائی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

(بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۶: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُّرْسَلًا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابِيهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۹ باب فضائل القرآن)

سورۃ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی بیہقی)

۲۲۱۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ لَقِيضًا مِنْ قَوْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبَشِرْ بَنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُوتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۵ الفصل الاول)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جبریل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر تھے اوپر سے ایک آواز آئی انہوں نے سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا ایک فرشتہ اتر ابرہیل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور کو بشارت ہو کہ دونوں حضور کو دیئے گئے اور حضور سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے اور یہ دونوں یہ ہیں (۱) سورۃ فاتحہ (۲) اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ جو حرف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(جامع الترمذی ۱۱۵/۲ باب ماجاء من سورة البقرة وآية الكرسي)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۱۹: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَأُوا الزُّهْرَاوِينَ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَاتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا

يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ. رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابيح ص ۱۸۴ باب فضائل القرآن الفصل

الاول والترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۶۹)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا وہ چمکدار سورتیں بقرہ وآل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی سورۃ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۰: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبَا الْمُنْذِرِ اتَّذِرْ أَيْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ اتَّذِرْ أَيْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ: فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ (الصحيح لمسلم ۲۷۱/۱)

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو المنذر (یہابی بن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے میں نے کہا اللہ و رسول اعلم ہیں حضور نے فرمایا اے ابو المنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تمہارے پاس بڑی ہے میں نے عرض کی ”اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم“ (یعنی آیتہ الکرسی) حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابو المنذر تم کو علم مبارک ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي ابْتُ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنْ الطَّعَامِ فَأَخَذَتْهُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَهِيَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَمَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَكِي حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعْنِي، فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! شَكِيَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ : أَمَا أَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ : دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ : مَا هُوَ؟ قَالَ : إِذَا أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا قَالَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْزَعْمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ؟ قَالَ : لِي . إِذَا أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي : لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا أَنَّهُ قَدْ صَدَّقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطَبُ؟ مُدَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَقَالَ : لَا. قَالَ : ذَلِكَ شَيْطَانٌ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۰ باب الوکالة)

بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان یعنی صدقہ فطر کی حفاظت مجھے سپرد فرمائی تھی ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور کی خدمت میں پیش کروں گا کہنے لگا کہ میں محتاج عیالدار ہوں سخت حاجت مند ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا رات کا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی مجھے رحم آگیا چھوڑ دیا ارشاد فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور



نے فرما دیا ہے میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں عیالدار ہوں، اب نہیں آؤں گا مجھے رحم آگیا اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اس نے حاجت شدید اور عیال داری کی شکایت کی مجھے رحم آیا اسے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا وہ جھوٹ بولا اور پھر آئے گا میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑا اور کہا تجھے حضور کے پاس پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تم کو نفع دے گا۔ جب تم بچھونے پر جاؤ آیہ الکرسی ”اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم“ آخر آیت تک پڑھو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا تمہارے قیدی نے کیا کہا میں نے عرض کی اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نفع دے گا حضور نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۳، ۱۱۴)

۲۲۲۲: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
إِنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ . (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۷۵۵ والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۷۱)

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۴)

۲۲۲۳: عَنِ النُّعْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْقَمِيِّ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا الشَّيْطَانُ . رواه الترمذی والدارمی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس

میں سے دو آیتیں جو سورہ بقرہ کے ختم پر ہیں نازل فرمائیں جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔ (ترمذی و دارمی) (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶)

۲۲۲۴: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيَتْهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَ كُمْ فَإِنَّهَا صَلَوَةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ. رواه الدارمی مرسلًا (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

سورہ بقرہ کے خاتمہ کی دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے اس خزانے میں سے ہیں جو عرض کے نیچے ہے اللہ نے مجھے یہ دو آیتیں دیں انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ وہ رحمت ہیں اور اللہ سے نزدیکی اور دعا ہیں۔ دارمی (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶)

۲۲۲۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ. (جامع الترمذی ج ۱۶/۲ باب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الكهف ومشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۷)

ابو دردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۴/۱۶، ۱۱۵)

۲۲۲۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. رواه البيهقي فی الدعوات الكبير

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے دو جمعہ کے مابین نور روشن ہوگا۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۲۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَنُ وَمَنْ قَرَأَ يَسَنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ. رواه الترمذی و الدارمی وقال الترمذی هذا حديث غريب (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۷)

ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یسین ہے جس نے یسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۲۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى قَرَأَ طَهُ وَيَسْنَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لَأُمِّهِ يُنَزَّلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لَأَجْوَابِ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لَأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهِذَا . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے طہ و یسین پڑھاجب فرشتوں نے سنا یہ کہا مبارک ہو اس امت کے لیے جس پر یہ اتارا جائے اور مبارک ہو ان جو فوں کے لیے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو ان زبانوں کے لیے جو اس کو پڑھیں۔ (دارمی)

(بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۲۹: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ يَسْنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَئُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ . رواه البيهقي في شعب الايمان . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے رضا کے لیے یسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ . رواه الترمذی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص حم المؤمن کو۔ نیہ المصیر تک اور آیتہ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ترمذی، دارمی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۷ کتاب فضائل القرآن، کنز العمال ج ۱۴/۱ باب فضائل السور حدیث ۲۶۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو شخص حم الدخان شب جمعہ میں پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۲: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آلَمَ تَنْزِيلٍ وَتَبَارَكَ

الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۸ کتاب فضائل القرآن)

نبی کریم ﷺ جب تک الم تنزیل اور ”تبارک الذی بیدہ الملک“ نہ پڑھ

لیتے سوتے نہ تھے۔ (احمد، ترمذی، داری) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۳: خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَؤُوا الْمُنَاجِيَةَ وَهِيَ آلَمَ تَنْزِيلٍ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ

رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرُ الْخَطَايَا فَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ :

رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ : اُكْتُبُوا بِكُلِّ

خَطِيئَةٍ حَسَنَةٍ وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ : أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ :

: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَاُمَحِّنِي عَنْهُ

وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَشَفَّعَ لَهُ فَتَمَنَعَهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ : فَيُ

تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسُ : فَضَلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ

مِّنَ الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. (مشکوۃ المصابیح ۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

خالد بن معدان نے کہا نجات دینے والی صورت کو پڑھو الم تنزیل ہے مجھے خبر پہنچی ہے

کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگار تھا اس سورہ نے اپنا

بازو اس پر بچھا دیا اور کہا اے رب اس کی مغفرت فرما دے کہ یہ مجھ کو کثرت سے پڑھتا تھا رب

تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرمایا کہ اس کی ہر خطا کے بدلے میں ایک

نیکی لکھو اور ایک درجہ بلند کرو اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں

جھگڑا کرے گی کہے گی الہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری

کتاب میں سے نہیں ہوں تو اس سے مجھے مٹا دے اور وہ پرند کی طرح اپنے بازو اس پر بچھا دے

گی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے تبارک کے متعلق بھی ایسا ہی

کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ تھے اور طاووس نے کہا کہ یہ دونوں

سور میں قرآن کی ہر ایک سورت پر ساٹھ حسنہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ

تَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. رواه احمد



استطاعت نہیں کہ ”الْهَکُمُ التَّکَاثُرُ“ پڑھ لیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۸: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْعِزُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ. (الجامع الصحيح لمسلم ۲۷۱/۱ باب فضل قراءة قل هو الله احد والجامع الصحيح للبخاری ۷۵۰/۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے عاجز ہو؟ کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو لوگوں نے عرض کی تہائی قرآن کیوں کر کوئی پڑھ لے گا؟ فرمایا کہ قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ. (کنز العمال ۱۴۵/۱ حدیث ۲۶۵۶ باب فضائل السور والجامع للترمذی ۱۱۷/۲ باب ماجاء فی اذات زلزلت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا ”اذا زلزلت“ نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایہا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُجِئَ عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورة الاخلاص)

جو ایک دن میں دو سو مرتبہ قل هو الله احد پڑھے گا اس کے پچاس برس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر دین ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۱: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عَبْدِي أُدْخِلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورة الاخلاص)

جو شخص سوتے وقت بچھونے پر دہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے اپنی دہنی جانب جنت میں چلا جا۔  
(بہار شریعت ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَجَبَتْ قُلْتُ : مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ الْجَنَّةُ .

(الجامع للترمذی ج ۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورة الاخلاص)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکارِ اقدس ﷺ کے ساتھ چلا تو نبی ﷺ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا فرمایا واجب ہوگئی میں نے عرض کیا کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ج ۱۱۶/۱۶)

۲۲۴۳: عَنْ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الطَّلَاعِيِّ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَآيُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ : آيَةُ الْكُرْسِيِّ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) قَالَ : فَآيُ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تُحِبُّ أَنْ تُصَيِّكَ وَأُمَّتَكَ قَالَ : خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْظَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةُ لَمْ تَتْرَكَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ . (السنن للدارمی ۳۲۱/۲)

حضرت ابی نعیم بن عبد اللہ الکلاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! قرآن میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا قل ھو اللہ احد اس نے عرض کی قرآن میں سب سے بڑی کون سی آیت ہے؟ فرمایا آیت الکرسی (اللہ لا الہ الا ھو الحی القيوم) اس نے کہا یا رسول اللہ کون سی آیت آپ کو اور آپ کی امت کو پہونچنا محبوب ہے (یعنی اس کا فائدہ و ثواب) فرمایا سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الہی کے خزانہ سے عرش الہی کے نیچے سے ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس امت کو دی دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اس پر مشتمل ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۱۶، ۱۱۷)

۲۲۴۴: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ : حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ

مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا : حِينَ يُمَسَّى كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ .  
رواہ الترمذی والداری وقال الترمذی هذا حدیث غریب .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۸ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جو شخص اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھ کر سورۃ  
حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لیے  
دعا کریں گے اور وہ شخص اس روز مر جائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لیے بھی  
یہی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۷/۱۶)

۲۲۴۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ سَأَلَ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ .

(الجامع للترمذی ۱۱۹/۲)

جو قرآن پڑھے اس کو اللہ سے سوال کرنا چاہئے عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن  
پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۱۷/۱۶)

۲۲۴۶: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَاكُلُ بِهِ  
النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَوَجْهُهُ عَظُمَ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ . رواه البيهقي في شعب الایمان .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۳ الفصل الثالث)

جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس  
کے چہرہ پر گوشت نہ ہو گا زری ہڈیاں ہوں گی۔ (بہار شریعت ۱۱۷/۱۶)

۲۲۴۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ : لَا بَأْسَ  
إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ . رواه رزين

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۲ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مصحف لکھنے کی اجرت کے متعلق  
سوال ہوا انہوں نے فرمایا اس میں حرج نہیں وہ لوگ نقش بناتے ہیں اور اپنی دستکاری سے  
کھاتے ہیں (۱) (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۱۷)

(۱) یعنی قرآن شریف کی کتابت ایک قسم کی دستکاری ہے اس لیے اس کی اجرت لینا جائز ہے۔ ۱۲



## ﴿علاج کا بیان﴾

### احادیث

۲۲۴۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ۱

(صحیح البخاری ج ۲/ ص ۸۴۸ باب مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۱۶)

۲۲۴۹: عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا

أَصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى .

(الصحيح المسلم ج ۲/ ص ۲۲۵ باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِخْبَابُ الدَّوَاءِ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب بیمار کو دوا پہنچ جائے گی اللہ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۱۶)

۲۲۵۰: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! افْتَدَاوِي ؟ قَالَ :

نَعَمْ . يَا عَبْدَ اللَّهِ ! تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ نِ الْهَرَمِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸/ باب الطب والرق)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم دوا کریں؟ فرمایا ہاں اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے سو ایک بیماری کے کہ وہ بڑھا پا ہے۔ (بہار شریعت ۹۱۲۲/۱۶)

۲۲۵۱: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ

وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوُوا وَلَا تَدَاوُوا بِحَرَامٍ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸/ باب الطب والرق)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری اور دوا دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اتاری اس نے ہر بیماری کے لیے دوا مقرر کی پس تم دوا کرو مگر حرام سے دوا مت کرو۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۲۲۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. رواه احمد وأبو داود والترمذی وابن ماجه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸/باب الطب والرقی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوائے خبیث سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۲۲۵۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ.

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۴ بَاب لَا تُكْرِهُوا الْمَرِيضَ عَلَى الطَّعَامِ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کہ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۲۲۵۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ: لَهُ مَا شِئْتَهُ؟ قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزُ بُرٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعْ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ. (ابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۴/باب المريض يشتهي الشيء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اس کو کھلا دو (یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہاء صادق ہو)۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۶)

۲۲۵۵: عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيٌّ نَاقَةٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا ذَوَالِي مُعَلَّقَةٌ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا فَتَنَاولَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِعَلِيٍّ مِنْ هَذَا فَاصْبُ فَإِنَّهُ

أَنْفَعُ لَكَ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۲۵۴ باب الحمية)

ام منذر بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے حضرت علی کو نقاہت تھی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے حضور نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں حضرت علی نے کھانا چاہا حضور نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ تم نقیہ ہو کہتی ہیں کہ جو اور چکندر پکا کر حاضر لائی حضور نے حضرت علی سے فرمایا اس میں سے لویہ تمہارے لیے نافع ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کو پرہیز کرنا چاہیے جو چیزیں اس کے لیے مضر ہوں ان سے بچنا چاہیے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳، ۱۲۴)

۲۲۵۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ

أَوْ حَمَةٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۰ باب الطب والرق)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھاڑ۔ پھونک نہیں مگر نظر بد اور ہر لیے جانور کے کاٹنے سے یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۷: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ: إِنَّ ابْنِي جَعْفَرَ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ فَاسْتَرْقِيْ لَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. (السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۹ باب من استرقى من العين)

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اولاد جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے جھاڑ، پھونک کرواؤں؟ فرمایا! ہاں کیوں کہ کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۲۳ باب استحباب الرقية من العين)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد سے جھاڑ، پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۹: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَغْنِي

صُفْرَةً فَقَالَ: اسْتَرْقُوا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸ باب الطب والرق)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرہ میں زردی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے جھاڑ، پھونک کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عُمَرَ وَبَنُ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَّةٌ نَرُقِي بِهَا مِنَ الْعُقَرِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۲۴ باب استحباب الرقية من العين)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ، پھونک سے منع فرمایا عمرو بن حزم کے گھروالوں نے حاضر ہو کر یہ فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ حضور نے جھاڑ نے کو منع فرمایا اور ہمارے پاس بچھو کا جھاڑ ہے اس کو حضور کے سامنے پیش کیا تو ارشاد فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے نفع پہونچائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۱: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرُقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شُرْكٌ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۲۴ بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ. و مشكوة المصابيح ص ۳۸۸ / باب الطب والرقى)

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑ ا کرتے تھے حضور کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا میرے پاس پیش کرو جھاڑ، پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۱۲۳)

۲۲۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا عَذْوَى وَلَا طِيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفَرَمِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ. رواه البخارى. (مشكوة المصابيح ص ۳۹۱ باب الفال والطيرة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا عذوی نہیں یعنی مرض

لگنا متعدی ہونا نہیں ہے اور نہ بدقالی اور نہ ہامہ ہے نہ صفر اور نہ مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لِكَاَنَهَا الطَّبَاءُ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ. رواه البخاری.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۱ باب الفال والطيرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی، ہامہ صفر کوئی چیز نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے۔ اور جب خارش اونٹ جب اس سے مل جاتا ہے تو اسے بھی خارش کر دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پہلے کو کس نے مرض لگایا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ.

(صحیح البخاری ۲ ص ۸۵۶/باب الفال)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بدقالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے لوگوں نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ جو کسی سے سنے یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا تو یہ فال حسن ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْطَيْرَةُ شِرْكٌ الْطَيْرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(السنن لابن داؤد ج ۲/۵۴۶/باب فی الطیرۃ)

(۱) یعنی جس طرح پہلا اونٹ خارش ہو گیا۔ دوسرا بھی ہو گیا مرض کا متعدی ہونا غلط ہے اور مجذوم سے بھاگنے کا حکم سد ذرائع کے قبیل سے ہے اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہو گت کہ میل جول سے پیدا ہوا اس خیال فاسد سے بچنے کیلئے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہنا کہ خیال فاسد پیدا نہ ہو سکے۔ ۱۲

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طیرہ (بدفالی) شرک ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا (یعنی شرک کا طریقہ ہے) جو کوئی ہم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو وہ اللہ پر توکل کر کے چلا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۶: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يُسْمَعَ يَا زَاهِدُ يَا نَجِيعُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۲ باب الفال والطيرة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور کو پسند تھی کی یا راشد یا نجیح سنیں یعنی اس وقت کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا جب حضور کو اچھا معلوم ہوتا کامیابی اور فلاح کے لیے نیک فال ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۷: عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْئٍ فَإِذَا بَعَثَ غَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرَحَ بِهِ وَرَأَى بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهُ رَأَى كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِنْ أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرَحَ بِهِ وَرَأَى بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمُهَا رَأَى كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۹۲/باب الفال والطيرة)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو ان کے آثار چہرے میں ظاہر ہوتے اور جب کسی بستی میں جاتے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے میں دیکھائی دیتے اور ناپسند ہوتا تو کراہت کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔ (۱)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۳، ۱۲۵)

۲۲۶۸: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسَنُهَا الْقَالَ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ اَللَّهُمَّ لَا يَأْتِنِي

(۱) اس حدیث سے یہ مطلب نہیں کی آپ ناموں سے بدشگونی لیتے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور کو پسند تھے اور برے نام حضور کو ناپسند تھے۔

بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. رواه

ابوداؤد مرسل (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۲ باب الفال و ابوداؤد ج ۲ ص ۵۴۷)

عروہ بن عامر سے مرسل روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے بدشگون کا ذکر ہوا حضور نے فرمایا فال اچھی چیز ہے اور براشگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے یعنی کہیں جارہا تھا اور براشگون دیکھے جو ناپسند ہے یعنی براشگون پائے تو یہ کہے ”اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ (۱) (بہار شریعت ۱۲۵/۱۶)

۲۲۶۹: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا.

(صحیح البخاری ج ۸۵۳/۲ باب ما یذکر فی الطاعون و مسلم ج ۲۲۸/۲ باب الطاعون)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۶)

۲۲۷۰: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الطَّاعُونَ أَيْةُ الرَّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا دَفَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۲۸ باب الطاعون والطيرة والكهانة وضوحها)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون عذاب کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو اس میں مبتلا کیا جب سنو کہ کہیں ہے تو وہاں پر مت جاؤ اور وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۶)

۲۲۷۱: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى

(۱) اے اللہ بھلائی تو ہی لاتا ہے اور مصائب تو ہی دفع فرماتا ہے اور بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ ہی

کی مدد سے ہے۔ ۱۲

مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فِيمَنْكَثَ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ. (صحيح البخاری ج ۲/۸۵۳ باب اجر الصابر فی الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ تکبی کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا کہ طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون عذاب تھا اللہ تعالیٰ نے رحمت کر دیا مومنوں کے لیے جہاں طاعون واقع ہوا اور اس شہر میں جو شخص صبر کر کے اور طلب ثواب کے لیے ٹھہرا رہا ہے اور یہ یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے اسکے لیے شہید کا ثواب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۵)

۲۲۷۲: عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَحْيَىٰ بِمَا مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ (صحيح البخاری ج ۲/ص ۸۵۳ باب ما يذكرو في الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ تکبی کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہے۔ (۱)  
(بہار شریعت ۱۶/۱۲۵)

(۱) صدر الشریعہ نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جب کہ بخاری شریف باب الطاعون اور مشکوٰۃ باب عیادۃ الریض ص ۱۳۵ میں یہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے راقم حروف کو تلاش بسیار کے باوجود یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے نہ مل سکی ۱۲ غفرلہ



## ﴿لہو ولعب﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۵: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ. (سورة لقمان الآية ۶)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

## احادیث

۲۲۷۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ صَانِعُهُ يَخْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِيزَ بِهِ قَالَ: اِرْمُوا وَارْكَبُوا وَلَا تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا زِمِيَّةً بِقَوْسٍ وَتَادِيئَةً فَرَسَهُ وَمَلَاعِبَتَهُ أَهْلُهُ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ. (الجامع للترمذی ج ۲۹۳/۱ باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ، والسنن لابن داؤد ج ۳۴۰/۱ باب فی الرمی، والسنن للنسائی ج ۱۲۳/۲ باب تادیب الرجل فرسه)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۱۶)

۲۲۷۴: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَانَ مَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ. (الصحيح لمسلم ج ۲۴۰/۲ باب تحريم اللعب بالنردشیر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نرد شیر کھیلا گویا اس نے سور کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈالا۔

۲۲۷۵: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ أَوْ نَرْدِشِيرٍ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (الترغيب والترهيب ج ۴ ص ۴۸)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نرد شیر کھیلنا تو اس نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۱۱۸)

۲۲۷۶: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَطَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ

لَعِبَ بِالْمَيْسِرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيَ فَمَثَلَهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِالْقَيْحِ وَدَمِ الْخِنْزِيرِ.

(کنز العمال ج ۷/۳۳۳ باب کتاب الھو واللعب حدیث ۳۹۳۳)

ابو عبد الرحمن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص

نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶/۱۱۸)

۲۲۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِلَّا إِنَّ أَصْحَابَ الشَّاهِ فِي

النَّارِ الَّذِينَ يَقُولُونَ قَتَلْتُ وَاللَّهِ شَاهِكًا. (کنز العمال ج ۷ حدیث ۳۹۴۳ کتاب الھو واللعب)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اصحاب شاہ جہنم میں سے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا۔

(بہار شریعت ج ۱۶/۱۱۸)

۲۲۷۸: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الشُّطْرُنُجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ

أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشُّطْرُنِجِ إِلَّا خَاطِيٌّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے تھے شطرنج یہ عجمیوں کا کھیل ہے، اور ابن شہاب

سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا شطرنج خطا کا رہی کھیلتا ہے۔

۲۲۷۹: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ لَعِبِ الشُّطْرُنِجِ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ

وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ. رواه البيهقي (مشکوۃ المصابیح باب التصاویر ص ۳۸۷)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کے کھیل کے بارے میں دریافت کیا گیا

تو جواب دیا یہ باطل ہے اور اللہ باطل کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۲۸۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الشَّطْرُنَجُ هُوَ مَيْسَرُ الْأَعَاجِمِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا  
جوا ہے۔

۲۲۸۱: عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرُنَجِ إِلَّا خَاطِئٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

ابن شہاب نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ  
شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔

۲۲۸۲: عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرُنَجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا

يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۷)

دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں

رکھتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۸)

۲۲۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ :

شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً . (السنن لابی داؤد ج ۲/۶۷۵ باب فی اللعب بالحمام وکنز العمال

ج ۷ ص ۳۳۵ حدیث ۳۹۷۱)

ابو ہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ

ﷺ نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا شیطانہ کے پیچھے پیچھے

شیطان جا رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ

التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ . (الجامع للترمذی ج ۱/۳۰۰ باب ماجاء فی التحريش بين البهائم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو

لڑانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نَعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ.

(کنز العمال ج ۲ ص ۳۳۳ / کتاب اللہو واللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت باجے کی آوازیں اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْغِنَاءُ يُبْثُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا

يُبْثُ الْمَاءُ الزُّرْعَ. (کنز العمال ج ۷ ص ۳۳۳ / کتاب اللہو واللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْغِنَاءِ وَالْإِسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ

وَعَنِ الْغَيْبَةِ وَالْإِسْتِمَاعِ إِلَى الْغَيْبَةِ وَعَنِ النَّمِيمَةِ وَالْإِسْتِمَاعِ إِلَى النَّمِيمَةِ.

(کنز العمال ج ۷ ص ۳۳۳ / کتاب اللہو واللعب والتغنی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے سے گانے

سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكَؤُوبَةَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٍ.

(کنز العمال ج ۳ ص ۷۴ / کتاب الحدود، حدیث ۱۳۹۴)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَأِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۷۵ / باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں لڑکیاں کھیلا کرتی

تھیں اور کبھی رسول اللہ ﷺ ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور چلے جاتے تو لڑکیاں آ جاتیں۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي

صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَنْقِمَعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. رواه البخاری ومسلم. (مشکوۃ المصابیح باب عشرة النساء الفصل الاول ص ۲۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس لڑکیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند لڑکیاں بھی کھیلا کرتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں حضور انکو میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آ کر کھیلنے لگتیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي

سَهْوَتِهَا يَسْتَرْفِهَتْ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السَّوْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لَعَبَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ يَا عَائِشَةُ! قَالَتْ: بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ قَالَتْ: فَرَسٌ قَالَ: وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قُلْتُ: جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتُ؟ أَنْ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ: فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ. (السنن لابی داؤد ج ۶۷۵/۲ باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور انکے طاق پر لڑکیاں تھیں اور پردہ پڑا ہوا تھا ہوا چلی اور پردہ کا کنارہ ہٹ گیا حضرت عائشہ کی لڑکیاں دکھائی دیں حضور نے فرمایا عائشہ کیا ہیں؟ عرض کہ میری لڑکیاں ہیں ان لڑکیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کا گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے حضور نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لڑکیوں کے بچ میں کیا ہے؟ عرض کی یہ گھوڑا ہے ارشاد فرمایا گھوڑے کے یہ کیا ہیں؟ عرض کی یہ گھوڑے کے بازو ہیں ارشاد فرمایا گھوڑے کیلئے بازو؟ حضرت عائشہ نے عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بازو تھے حضور نے سن کر تبسم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹ و ۱۳۰)

## ﴿ اشعار کا بیان ﴾

۳۳۶: وَالشَّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَأَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا. (سورة الشعراء الآية ۲۲۷)

اور شاعروں کی پیرو گراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا۔

## احادیث

۲۲۹۲: عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً رَاوَهُ الْبُخَارِيُّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۹ باب البیان والشعر، الفصل الاول، السنن لابن ماجہ ج ۲/۲۷۴/باب الشعر)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲)

۲۲۹۳: عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحْسَانِ بْنِ ثَابِتٍ أَهْجُ الْمُشْشَرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: لِحْسَانِ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۹/باب البیان والشعر، الفصل الاول)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے فرمایا کہ مشرکین کی ججو کرو جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ حسان سے فرماتے تم میری طرف سے جواب دو الہی! تو روح القدس سے حسان بن ثابت کی تائید فرما۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۲۹۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لِحَسَّانٍ إِنْ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۹ باب البیان والشعر، الفصل الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان سے یہ فرماتے سنا کہ روح القدس تمہاری تائید میں ہیں جب تک تم اللہ و رسول اللہ کی طرف سے مدافعت کرتے رہو گے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۲۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الشَّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ. رواه الدارقطني.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۰ باب البیان والشعر، الفصل الثالث)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا ذکر آیا حضور نے ارشاد فرمایا وہ ایک کلام ہے اچھا ہے تو اچھا برا ہے تو برا۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۲۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۹ باب البیان والشعر، الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے فاسد کر دے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۲۹۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعَرَجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قَبِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۴۰ باب تحريم اللعب بالنردشيد)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضور نے فرمایا شیطان کو پکڑو آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہوا اس سے بہتر ہے کہ شعر اسے بھرا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۲۹۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالسِّنْتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِالسِّنَتِهَا. رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۰ باب البیان والشعر. الفصل الثانی)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں گے جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)



## ﴿ جھوٹ کا بیان ﴾

### احادیث

۲۲۹۹: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَدِيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا. رواه البخاری ومسلم وابدوداؤد و الترمذی.

(الترغیب ج ۹۱/۳ باب عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ وَالصَّحِيحَ لِمُسْلِمٍ ج ۲ ص ۳۲۶ بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَخُسْنِ الصَّدَقِ وَقَضِيهِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدق کو لازم کر لو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لیجاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لیجاتی ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۳۰۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رِبَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے

کنارے میں مکان بنا دیا جائے گا جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنا دیا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنا دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۴/۱۶)

۲۳۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلِكُ مِيلًا مِنْ تَنْ مَاجَاءَ بِهِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۸ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقِ وَالْكَذِبِ وَالتَّرْغِيبِ ج ۳ ص ۹۷ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلِكُ عَنْهُ مِيلَانِ مِنْ تَنْ مَاجَاءَ بِهِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۴/۱۶)

۲۳۰۲: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَاسِدٍ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَثُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ تَكَاذِبُ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح / باب حفظ اللسان الفصل الثانی ص ۴۱۳)

سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہہ اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۳: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُطْعِمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ. (مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث ص ۴۱۴)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی طرح میں تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ (یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے)۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۴: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ : نَعَمْ. قِيلَ : لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ : نَعَمْ. قِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَابًا؟ قَالَ : لَا. رواه مالک. (التَّارِغِيبُ وَالتَّارِغِيبُ ج ۳ ص ۵۹۰)

صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا

کیا مومن بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں پھر عرض کی گئی مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر کہا گیا کہ مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۵: عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْكَذِبُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ. رواه البيهقي.

(الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۹۵ باب الْكَذِبُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرَكَ الْكَذِبَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمِرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا. رواه احمد الطبرانی. (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۹۴ باب ثلاث من كن فيه فهو المنافق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگر چہ سچا ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۷: عَنْ بَهْزَيْنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيَلُّهُ وَيَلُّ لَهُ. (السنن لابی داؤد باب التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ ج ۲ ص ۶۸۱)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسُ يَهْوَى بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حِفْظُ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَعَيْتُنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدَةً فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ: لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَرَدْتُ أَنْ تُعْطِيَهُ؟ قَالَتْ: تَمَرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُنَيْتُ عَلَيْكَ كَذِبَةً.

(السنن لابی داؤد ج ۲/۶۸۱ باب التشدید فی الکذب)

عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی حضور نے فرمایا کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵، ۱۳۶)

۲۳۱۰: عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْكَذِبُ

يُسْوَدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِيمَةُ عَذَابُ الْقَبْرِ. (کنز العمال ج ۲/۱۲۶ باب الکذب حدیث ۳۰۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۱۱: عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ: خَيْرًا أَوْ نَمًا خَيْرًا.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۶ باب مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ)

ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔ (۱)  
(بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

(۱) یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کہی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور وہ تمہاری تعریف کرتا تھا۔

۲۳۱۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَجِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيَرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۵ باب ماجاء فی اصلاح ذات البین)

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں۔ (۱) مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے۔ (۲) اور لڑائی میں جھوٹ بولنا (۳) اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

﴿زبان کو روکنا اور گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے پرہیز کرنا﴾

## احادیث

۲۳۱۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ يَضْمَنْ لِي مَائِينَ لَحْيَيْهِ وَمَائِينَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حِفْظُ اللِّسَانِ . الفصل الاول . جامع الترمذی ج ۲ / ص ۶۶ باب مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے لیے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں یعنی زبان اور شرمگاہ کو ممنوعات سے بچانے پر جنت کا وعدہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۱۶)

۲۳۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ . رواه البخاری وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حِفْظُ اللِّسَانِ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا یعنی یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو درجوں بلند کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی بات کرتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دھرتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ناراض ہوگا اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۱۶)

۲۳۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ: تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُمِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ: الْقَمَمُ وَالْفَرْجُ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۱ باب مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقویٰ اور حسن خلق ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے وہ دو جوف دار (کھل) چیزیں ہیں منہ، شرمگاہ۔  
(بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۱۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَمَتَ نَجَا. رواه احمد والترمذی والدارمی والبيهقی فی شعب الايمان. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حِفْظُ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چپ رہا اسے نجات ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۱۷: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعُكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ. رواه احمد والترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی، جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۶ باب ما جاء في حفظ اللسان)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش رکھے۔ (یعنی بیکار ادھر ادھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پر گریہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸، ۱۳۹)

۲۳۱۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكْفِّرُ اللِّسَانَ فَقُولُ: اِتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اغْوَجَجَتْ اغْوَجَجْنَا. رواه الترمذی. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حِفْظُ اللِّسَانِ الفصل الثانی، جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۶ باب ما جاء في حفظ اللسان)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح

کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۱۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کا آمد نہ ہو اس میں نہ پڑے زبان و دل و جوارح کو بیکار باتوں کی طرف متوجہ نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۲۰: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هَذَا. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۶ باب ماجاء فی حفظ اللسان ومشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳/۴۱۴ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے یعنی کس چیز کے ضرر کا زیادہ اندیشہ ہے حضور نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کا۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۲۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْتَبِئًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحَدَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنَ إِمْلَاءِ الشَّرِّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۴/۴۱۵ باب حفظ اللسان الفصل الثالث)

شعب الایمان میں عمران بن حطان سے روایت ہے کہتے ہیں میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انھیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا میں نے کہا ابو ذر یہ تنہائی اچھی ہے بڑے ہمنشین سے اور ہمنشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے



بہتر ہے اور بُری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ

أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۴ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۳: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

إِلَى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَوْصِنِي قَالَ: أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ أَرَى

لَا مَرْكَ كُلَّهُ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذَكَرَ لَكَ

فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِطَوِيلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ

مَطْرَقَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ

الصَّخْبِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: قُلِي: الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ

مُرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ: لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْ مَ لَا تَمِ قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: لِيَحْجِزْكَ عَنِ النَّاسِ

مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمہارے سب کام

آراستہ ہو جائیں گے میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو

لازم کر لو کہ اس کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا میں نے

کہا اور وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا زیادتی خاموشی کو لازم کر لو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا

اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد ملے گی میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے! فرمایا کہ زیادہ

بُھننے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کرتا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجیے!

فرمایا حق بولو اگرچہ کڑاوا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجیے فرمایا کہ تم کو دوسرے لوگوں سے روکے

وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو (یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا دوسروں کے

عیوب میں نہ پڑیگا اور کام کی بات یہ ہے کہ اپنے عیب پر نظر کی جائے تاکہ اسکے زائل کرنیکی

کوشش کیجائے۔) (بہار شریعت ۱۶/۱۳۹، ۱۴۰)

۲۳۲۴: عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ؟ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَثَقُلَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ : قُلْتُ : بَلَى . قَالَ : طَوْلُ الصَّوْمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں انہوں نے کہا ہاں ارشاد فرمایا زیادہ خاموش رہنا اور خوبی اخلاق قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمام مخلوقات نے ان کی مثل پر عمل نہیں کیا یعنی ان کی مثل کوئی چیز نہیں جس پر عمل کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

۲۳۲۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ وَهُوَ يَجْبِدُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ : مَهْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَادَّةَ .

رواہ مالک. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

اسلم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور حضرت صدیق اکبر اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے عرض کی کیا بات ہے اللہ آپ کی مغفرت کرے حضرت صدیق نے فرمایا اس نے مجھے مہالک میں ڈالا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

۲۳۲۶: عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ اضْمَنُوا لَكُمْ الْجَنَّةَ أَصْدَقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اتُّمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا أَرْوَاجَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵ حفظ اللسان. الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) اور جب وعدہ کرو اسے پورا کرو (۳) اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو (۶) اور

اپنے ہاتھوں کو روکو یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

۲۳۲۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاجِسِ وَلَا الْبَذِي. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنة ومشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ الفصل الثانی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ فحش بکنے والا نہ یہودہ ہوتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۴۰، ۱۴۱)

۲۳۲۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا.

رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ نہ

چاہئے کہ لعنت کرنے والا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۱)

۲۳۲۹: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح باب حفظ اللسان والغیۃ الفصل الاول ۴۱۱)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے سنا ہے کہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے نہ کسی کے

سفارشی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۱)

۲۳۳۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَلَاعَنُوا بِاللَّعْنَةِ

اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنة)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی

لعنت و غضب اور جہنم کے ساتھ آپس میں لعنت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۱)

۲۳۳۱: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا

لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ذُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ

فَتَلَقَّ أَبُوَاهَا دُونَهَا ثُمَّ تَاخَذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لَعِنَ  
لَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا . رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ  
فرماتے سنا کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے آسمان کے  
دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے اس کے دروازے بھی بند  
کر دیئے جاتے ہیں پھر دہنے بائیں جاتی ہے جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی  
ہے جس پر لعنت بھیجی گئی اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ بھیجے والے پر آتی  
ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۶)

۲۳۳۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا نَارَ عَنَتِ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَأَنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ .

رواہ الترمذی و ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کی چادر پر ہوا کے  
تیز جھونکے لگے اس نے ہوا پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ خدا کی  
طرف سے مامور ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو لعنت اسی پر  
لوٹ آتی ہے۔

۲۳۳۳: عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا  
رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ  
مَا أَمَرْتُ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۱ باب ماجاء فی النهی عن سب الریح)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو  
اور جب دیکھو کہ تمہیں بُری لگتی ہے تو یہ کہو کہ الہی میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس  
میں خیر ہے جس خیر کا اسے حکم ملا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں شر ہے  
اور اس کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۱۶)

۲۳۳۴: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بَعِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُؤَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ . رواه مسلم (كنز العمال ۱۲۵/۲ حديث ۳۰۴۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۳۵: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ . رواه الطبرانی (كنز العمال ج ۲ ص ۱۲۵ . باب اللعن . حديث ۳۰۵۲)

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی مثل ہے اور جو شخص مومن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۳۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَارِجُلٍ قَالَ: لَا خِيَةَ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان الفصل

الاول . الجامع الصحيح للبخاری باب من اكفر اخاه بغير تاويل ج ۱/۲) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹے گا یعنی یہ کلمہ دونوں میں سے ایک پر پڑے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۳۷: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَّالِكَ . رواه البخاری .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان . الفصل الاول)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دوسرے کو فسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۳۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان. الفصل الاول)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے وہ ایسا نہیں تو اسی کہنے والے پر لوٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۳۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۹. باب ماجاء فی الشتم ص ۱۹)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم سے گالی گلوں کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۴۰: عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا: فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَغْتَدِ الْمَظْلُومُ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان. الفصل الاول)

انس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص گالی گلوں کرنے والے انھوں نے جو کچھ کہا سب کا وبال اس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے جب تک مظلوم تجاویز نہ کرے یعنی جتنا پہلے نے کہا اس سے زیادہ نہ کہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

۲۳۴۱: عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ سَابًا لِصَاحِبِهِ لَمْ مَحَالَةٍ فَلَا يَفْتَرِي عَلَيْهِ وَلَا يَسُبُّ وَالدِّيَّةُ وَلَا يَسُبُّ قَوْمَهُ وَلَكِنْ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ: إِنَّكَ لَبَخِيلٌ أَوْ لَيَقُلْ: لَجَبَانٌ أَوْ لَيَقُلْ: إِنَّكَ لَكَاذِبٌ أَوْ لَيَقُلْ: إِنَّكَ لَنَوَمٌ. رواه الطبرانی.

(کنز العمال باب السب المرخص من الإكمال. ج ۱۲۳/۲. حدیث ۳۰۰۲)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہتا ہی چاہتا ہے تو نہ اس پر افترا کرے نہ اس کے والدین کو گالی دے نہ اس کی قوم کو گالی

دے ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اسکے علم میں ہے تو یوں کہے کہ تو بخیل ہے یا تو بزدل ہے یا جھوٹا ہے یا بہت سونے والا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۴۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۴ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فحش جس چیز میں ہوگا اسے عیب دار کر دیگا اور حیا جس میں ہوگی اسے آراستہ کر دیگی۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدتر مرتبہ اس کا ہے کہ اسکے شر سے بچنے کے لیے لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اور ایک روایت میں ہے اور کے فحش سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُؤْذِنُنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ اللَّهَ وَأَنَا اللَّهُمُّ بِيَدَيْ الْأَمْرِ أَقْلُبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

(السنن لأبي داؤد ج ۷۱۵/۲ باب فی الرجل لیسب اللہم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہر کو برا کہتا ہے دہر تو میں ہوں میرے ہاتھ میں سب کام ہیں اور رات کو میں بدلتا ہوں (یعنی زمانے کو برا کہنا اللہ عز و جل کو برا کہنا ہے کہ زمانے میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۳۲/۱۶)

۲۳۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ. رواه مسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص

یہ کہے کہ سب لوگ ہلاک ہو گئے سب سے زیادہ ہلاک ہو نیوالا یہ ہے یعنی جو شخص تمام لوگوں کو گنہگار اور مستحق ناربتائے سب سے بڑھ کر گنہگار وہ خود ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءٌ بِوَجْهِهِ وَهُوَ لَاءٌ بِوَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱. باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اس کو پاؤ گے جو ذوالوجہین ہو یعنی دور رخ آدمی کہ ان کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور انکے پاس دوسرے منہ سے آتا ہے (یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔) (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۴۷: عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ. رواه الدارمی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۳. باب حفظ اللسان)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں دور رخ ہوگا قیامت کے دن آگ کی زبان اس کے لیے ہوگی ابوداؤد کی روایت میں ہے اس کے لیے دوزبانیں آگ کی ہوں گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۴۸: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ. متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۱. باب حفظ اللسان)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۴۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَشَرُّهُ عِبَادُ اللَّهِ الْمَشَاوُونَ بِالْجِيمَةِ الْمُفَرَّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبَرَاءَ اللَّعْنَةُ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ وَابِيهَقِي فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۵. باب حفظ اللسان)

شعب الایمان میں عبدالرحمن بن غنم اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد



آئے۔ اور اللہ عزوجل کے برے بندے وہ ہیں کہ جو چغلی کھاتے ہیں۔ دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۳۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اتَّدْرُونَ مَا الْغِيَّةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ: قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ: فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۲ باب تحريم الغيبة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بُری لگے کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں جب تو غیبت نہیں ہوگی۔ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہو نہیں یہ بہتان ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۳۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذًا وَكَذًا قَالَ غَيْرُ مُسَلِّدٍ نَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتَ: كَلِمَةً لَوْ مَرَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ.

(السنن لابن داؤد ج ۲/۶۶۹ باب الغيبة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آجائے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۳۳/۱۶)

۲۳۵۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَوةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: أَعِيدُوا وُضُوءَكُمْ وَصَلُّوا تَكْمًا وَأَمْضُوا صَوْمَكُمْ وَأَقْضُوا يَوْمًا آخَرَ قَالَا: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اغْتَبْتُمْ فَلَانًا.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز

(۱) یعنی کسی پستہ قد کو نانا بھگنا، کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو ۱۲

پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے جب وہ نماز پڑھ چکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزے کی قضا کرنا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم کس لیے ہے؟ ارشاد فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَحْبَبُ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنْ لِي كَذًا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۴ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ میرے لیے اتنا، اتنا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۳۵۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنْ الزِّنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ قَالَ: صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان)

ابو سعید و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! زنا سے زیادہ سخت غیبت کیوں کر ہے؟ فرمایا مرد زنا کرتا پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۴، ۱۳۵)

۲۳۵۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اغْتَبَتَهُ وَتَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث باب حفظ اللسان ۴۱۵ وکنز العمال ج ۲/۱۲۰)

باب الغيبة حدیث (۲۹۳۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت کے کفارے میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرے یہ کہے۔ ”اللهم اغفر لنا وله“ الہی ہمیں اور اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۳۵)

۲۳۵۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ (مَاعِزُ الْأَسْلَمِيِّ) إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ : انْكُتْهَا قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرَّشَاءُ فِي الْبُئْرِ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : هَلْ تَذَرِي مَا لَزَنَّا؟ قَالَ : نَعَمْ . آتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ خَلَالًا قَالَ مَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَنِي بِه فَرَجَمَ فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَعَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجِمَ الْكَلْبُ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ : آيْنِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ : انْزِلَا فِكُلَا مِنْ جَيْفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا : يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ : قَلِمَا نَلْتَمَا مِنْ عَرَضٍ أَخِيكُمَا إِنَّمَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغِمِسُ فِيهَا . (السنن لابی داؤد ج ۶/۸۱۲ باب فی الرجم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اسے دیکھو کہ اللہ عزوجل نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کہ اس کی طرح رجم کیا گیا حضور ﷺ نے سن کر سکوت فرمایا کچھ دیر تک چلتے رہے راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا حضور نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ معز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۳۵)

۲۳۵۷: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عِبَادَ اللَّهِ! وَضَعَ اللَّهُ  
الْحَرْجَ إِلَّا إِمْرًا اقْتَضَى إِمْرًا مُسْلِمًا فَذَلِكَ حَرْجٌ وَهَلَكٌ قَالُوا: مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ  
النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ (مسند امام احمد بن حنبل ۲۷۸/۴)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا اے اللہ عزوجل کے بندو اللہ عزوجل نے حرج اٹھالیا مگر جو شخص کسی مرد مسلم کی بطور ظلم  
آبروریزی کرے وہ حرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۵۸: عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ  
أَكْلَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ أَكْتَسَى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ  
مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
(السنن لابی داود ج ۶۶۹/۲ باب الغيبة . وکنز العمال ج ۱۱۹/۲ باب الغيبة حديث ۲۸۸۹)

مسور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا جس شخص کو کسی مرد مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ عزوجل اس کو اتنا ہی  
جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مرد مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ عزوجل اس کو جہنم کا  
اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۱۶)

۲۳۵۹: عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَسْمَعَ  
الْعَوَالِقَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ  
وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۲۴/۴)

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ  
لوگ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان انکے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو  
اور انکی چھپی ہوئی باتوں کو ٹٹول نہ کرو اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی  
ٹٹول کریگا اللہ عزوجل اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کریگا۔ اور جس کی عزوجل ٹٹول کریگا اس کو رسوا  
کردیگا۔ اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۱۶)

۲۳۶۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بَنِي مَرْزُثُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمِشُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُّوا رُءُوسَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِئِلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.

(السنن لابی داود ج ۲/۶۶۹ باب الغیبة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی ایک قوم پر گذرا جنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونہ اور سینے کو نوچتے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ وَ دَمُهُ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُحَقِّرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. (السنن لابی داود ج ۲/۶۶۹ باب الغیبة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۶۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بِنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَسَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَسَرٍ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. (السنن لابی داود ج ۲/۶۶۹ باب الغیبة)

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کرے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۶۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي طَلْحَةَ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُتَنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ

وَيُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنْ أَمْرٍ يُنْصَرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ. (السنن لابی داود ج ۲/۶۶۹ باب الغية)

جابر بن عبد اللہ اور ابو طلحہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی ہتک حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا تھا اور ان کو منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کریگا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کیجائے اور جو شخص مرد مسلم کی مدد کریگا ایسے موقع پر جہاں اس کی ہتک حرمت اور آبروریزی کی جاتی رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمایگا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۶۴: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اغْتَيْبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ فَتَصَرَّهَ نَصْرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ أَذْرَكَهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رواه في شرح السنة.

(مشکوۃ المصابیح باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثانی ص ۴۲۳)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کیجائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد کریگا اور اگر باوجود قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶، ۱۳۷)

۲۳۶۵: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمٍ أَحْبَبَهُ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعَفِّقَهُ مِنَ النَّارِ. رواه البيهقي.

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب الشفقة على الخلق ولرحمة ص ۴۲۴)  
اسماء بنت یزید نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اسکی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا تو اللہ عز و جل پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۷)

۲۳۶۶: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عَرَضٍ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ. رواه في شرح السنة.

(مشکوۃ المصابیح باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی ص ۴۲۴)

ابودردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی۔ اس نے منع کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی ”وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ“ مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ. (السنن لابی داؤد ج ۲/۶۷۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے اسکی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۶۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَى مُؤَدَّةً. (السنن لابی داؤد ج ۲/۶۷۰. باب فی الستر علی المسلم)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپا دی تو ایسا ہے جیسے مؤدہ یعنی زندہ درگور کو زندہ کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۶۹: عَنْ شَيْبِ بْنِ سَعْدِ الْبَلَوِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيُلْقَى كِتَابُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْشُورًا فَيَنْظُرُ فِيهِ فَيَرَى حَسَنَاتٍ لَمْ يَعْمَلْهَا فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَنْتَ هَذَا لِي وَلَمْ أَعْمَلْهَا فَيَقَالَ : هَذَا مَا اغْتَابَكَ النَّاسُ وَأَنْتَ لَا تَشْعُرُ.

(کنز العمال ج ۲/۱۱۹، ۱۲۰. باب الغيبة حدیث ۲۹۱۵)

شعیب بن سعد بلوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو قیامت کے

دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں اسے کہا جائیگا کہ یہ وہ ہے جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۷۰: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ غَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۴۴ الفصل الثانی باب حفظ اللسان)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۷۱: عَنْ وَائِلَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تُظْهِرِ الشَّامَتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحُمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَئِيكَ. رواه الترمذی (مشکوۃ شریف ص ۱۴۴/باب حفظ اللسان)

وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی شامت نہ کر یعنی اسکی مصیبت پر اظہار مسرت نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۷، ۱۴۸)

۲۳۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذًا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۴ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں عافیت میں نہیں انکی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور یہ صبح کو خود کہتا ہے آج رات میں میں نے یہ کیا خدا عزوجل اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہ الہی کو ہٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۹۹)

۲۳۷۳: عَنْ يَهْزُبِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَا



تَرْغُونَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتَى يَعْرِفُهُ النَّاسُ فَأَذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ.

(کنز العمال ج ۱۲۱/۲ باب رخص الغيبة . حدیث ۲۹۳۹)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے؟ فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۷۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَلْقَى

جُلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهُ. (کنز العمال ج ۱۲۱/۲ باب الغيبة حدیث ۲۹۴۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حیا کی چادر ڈال دی اسے غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۷۵: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ لِغَائِبِي غِيْبَةٌ. (کنز العمال ج ۲ ص ۱۲۱ . باب رخص الغيبة حدیث ۳۹۴)  
معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فاسق کی غیبت نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۷۶: عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ

الْمُدَّاحِينَ فَاحْشُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ . رواه المسلم

: شكوة المصاييح ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مداح کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۷۷: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ

وَيُطْرِيه فِي الْمَدْحَةِ فَقَالَ : لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ .

(الصحيح لمسلم ج ۱/۲ ص ۴۱۴ . باب النهي عن المدح اذا كان فيه افراط)

ابو موسی اشعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ

دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کر دیا اسکی پیٹھ توڑ دی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۷۸: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : أَتَنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لِمَحَالَةٍ فَلْيَقُلْ : أَحْسِبُ فَلَانًا وَاللَّهِ حَسِيْبُهُ إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَّالِكَ وَلَا يَزِغُنِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو یہ کہے کہ مرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں یہ ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ عزوجل اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ عزوجل پر کسی کا تزکیہ نہ کرے یعنی جزم اور یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸، ۱۳۹)

۲۳۷۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَلَهُ الْعَرْشُ. رواه البيهقي. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۴ باب حفظ اللسان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الہی جنبش کرنے لگتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

## ﴿بغض وحسد﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۷: وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرَّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (سورة النساء الآية ۳۲)

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳۸: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. (سورة الفلق الآية ۵)  
حسد والے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

## احادیث

۲۳۸۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْخَطْبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ حَاطِيَتَهُ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

(الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۵۴۷. الترهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اسی کے مثل ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۷)

۲۳۸۱: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَأْمَعَاوِيَةُ (ابْنُ حِيْدَةَ) إِيَّاكَ

وَالْغَضَبُ فَإِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ.

(کنز العمال ج ۱۰/۶۲، باب الغضب حدیث ۲۵۸۱)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلواشہد کو بگاڑتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۷)

۲۳۸۲: عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ حَالِقَةُ الدِّينِ لَا حَالِقَةَ الشَّعْرِ وَاللِّدَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا وَلَا أَنْتَبُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

(کنز العمال ج ۹۴/۲، باب الحسد، ۲۳۱۲)

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ مونڈنے والا ہے جن کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں نہیں جائے گا جب تک ایمان نہ لاؤ اور مؤمن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب اسے کرو گے آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۷، ۱۵۸)

۲۳۸۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنِّي ذُو حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَامِيَّةٌ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۴۷/۳، باب الترهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہے اور نہ میں ان سے ہوں۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۵۸)

۲۳۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا كُفْمُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا

(۱) یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا . (صحيح البخارى ج ۲ ص ۸۹۶ باب ما ينهى عن التحاسد والتداب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عز وجل کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔ (بہار شریعت ۱۵۸/۱۶)

۲۳۸۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۴ باب فضائل القرآن الفصل الاول الصحيح للبخارى ج ۲ ص ۷۵۱ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے مگر دو پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۸/۱۶)

۲۳۸۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٍ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيَتْ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيَتْ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فَلَانَ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ .

(الصحيح للبخارى ج ۲ ص ۷۵۲، ۷۵۱ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا اور وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ایسا ہی دیا جاتا ہے جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح

عمل کرتا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۵۸/۱۵۹)

۲۳۸۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَطْلُعُ عَلَى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرحِمِينَ وَيُوَخِّرُ أَهْلَ الْحَقْدِ كَمَا هُمْ (رواه البيهقي . الترغيب والترهيب ۱۹۱۲ فی صوم شعبان) .  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں انکی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پہ چھوڑ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ : ائْتِرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِينَا .

(کنز العمال - ۹۵۱۲/۹۵۱۲/۲۳۲۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ہفتہ میں دو بار دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں اور ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے انھیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۹: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُتَشَابِهَيْنِ أَوْ قَاطِعٍ رَحِمٍ . (کنز العمال ۹۵۱۲/۹۵۱۲/۲۳۲۲)

(۱) ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غبطہ مراد ہے لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ غبطہ ان پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر۔ ۱۲

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا  
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں سب کی مغفرت کر دیتا  
ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۹/۱۶)

۲۳۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ  
شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ : أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا .

(کنز العمال ج ۹۰/۲ حدیث ۲۳۲۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے  
دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی  
جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے انکے متعلق کہا  
جاتا ہے انھیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۵۸/۱۶)

# ﴿ظلم کی مذمت﴾

## احادیث

۲۳۹۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۰ باب تحريم الظلم، مشکوة المصابيح ص ۴۳۴)  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں (ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھبرا ہوا ہوگا)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۰)

۲۳۹۲: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي

لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ كَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۰ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما)

اللہ تعالیٰ ظلم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی ”وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ“ ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ دردناک ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۳۰ تا ۱۳۱)

۲۳۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ

لِأَخِيهِ مِنْ عَرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدَرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۵ باب الظلم الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سر کا ﷺ نے فرمایا جس کے ذمہ اسکے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اس سے معاف کرا لے اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اسکے عمل صالح کو



بقدر حق لے کر دوسرے کو دیدیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لادے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶)

۲۳۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَيِثَّ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَىٰ مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۵. باب الظلم الفصل الاول، مسلم ج ۳۲۰/۲. باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کو مارا ہے لہذا اسکی نیکیاں اسکو دیدی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶)

۲۳۹۵: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَكُونُوا أُمَّةً تَقُولُونَ: إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ أَحْسَنُوا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۵ باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت حذیفہ سے مروی سرکار نے فرمایا امعہ نہ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ اپنے نفس کو اس پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶)

۲۳۹۶: عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ أَكْتُبِيَ إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامًا عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَلْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بَسَخِطَ النَّاسَ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْنَةَ النَّاسِ وَمَنْ أَلْتَمَسَ رِضَى

النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَفْلِهِ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۳۵. باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت معاویہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس خط لکھا کہ میرے پاس آپ خط لکھئے اس میں مجھے کچھ وصیت کیجئے مگر زیادہ نہ ہو تو حضرت عائشہ نے سلام کے بعد لکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ راضی ہو چاہے لوگ ناراض ہوں ہوا کریں اسکی کوئی پرواہ نہ کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اسکی کفایت کریگا اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ کی ناراضی کیساتھ اللہ تعالیٰ اسکو آدمیوں کے سپرد کر دے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۱)

۲۳۹۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عَبْدٌ أَذْهَبَ اخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۵ باب الظلم الفصل الثالث)

ابو امامہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بُرا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کر دی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۱)

۲۳۹۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ

فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى حَقَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۶، ۴۳۵ باب الظلم الفصل الثالث)

حضرت علی سے مروی کہ سرکار نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا

حق مانگے اور کسی حق والے کے حق سے اللہ منع نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۱)

## غصہ اور تکبر کا بیان

### احادیث

۲۳۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي قَالَ: لَا تُغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ: لَا تُغْضَبْ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)  
ایک شخص نے عرض کی مجھے وصیت کیجئے فرمایا غصہ نہ کرو اس نے بار بار وہی سوال کیا  
جواب یہی ملا کہ غصہ نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۱/۱۶۲)

۲۴۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.  
(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)  
۲۴۰۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ يَكْظُمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى.

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)  
حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بندہ نے غصہ کا گھونٹ پیا اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ قَرِيبٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

قرآن مجید کی آیت ہے:

”ادْفَعْ بِأَيْتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ“

اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں عداوت ہے ایسا ہو جائے گا گویا وہ خالص دوست ہے اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرے اور دوسرا اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے جب ایسا کریں گے تو اللہ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کا دشمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۳: رَوَى بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ وَالْعَسَلُ.

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت بہر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہ سرکار نے فرمایا غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جس طرح ایلو اشہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزَّ عِبَادَكَ عِنْدَكَ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَّرَ غَفَرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے رب کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے فرمایا وہ جو باوجود قدرت معاف کر دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۶۲)

۲۴۰۵: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عُدْرَتُهُ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصہ کو روکے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اس سے روک دے گا اور جو اللہ سے عذر کرے گا اللہ اس کے عذر کو قبول

فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۶: عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثانی)

حضرت عطیہ بن عروہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کر لے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۷: عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيُضْطَجِعْ .

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثانی)

جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ چلا جائے فبہا ورنہ لیٹ جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَامَ فِينَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حِفْظُهُ مِنْ حِفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ : وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَقْرِ فَاِخْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَقْرِ فَاِخْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَقْرِ وَشَرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ وَبَطِيءَ الْفَقْرِ قَالَ : اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ لَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاحِ أَوْ دَاجِهِ وَخُمْرَةٍ عَيْنِيهِ فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ .

(مشکوۃ المصابیح باب الامر بالمعروف والفصل الاول ۴۳۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان برائے خطاب عصر کے بعد کھڑے ہوئے تو قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی یعنی ہر چیز ذکر کی جس نے یاد کر لیا اس نے یاد کر لیا اور جس نے بھلایا اس نے

بھلا دیا اور غصہ کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا بعض لوگوں کو غصہ جلد آ جاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے میں دوسرا ہے یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری اول کا بدلا ہو گیا اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ دیر میں انہیں غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدتر وہ ہیں جنہیں جلد آئے اور دیر میں جائے غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارہ ہے دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جو شخص غصہ محسوس کرے لیٹ جائے اور زمین سے چیٹ جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳ تا ۱۶۳)

۲۴۰۹: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَّعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت حارثہ بن وہب سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف و حقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو اور سخت خوشکبر کرنے والے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۰: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ كِبَرٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) بوڑھا زنا کار (۲) بادشاہ کذاب (۳) اور محتاج متکبر (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفیتیں ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت کرے گا اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۳: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳ باب الغضب والكبر (الفصل الثاني))

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے پھر جو انہیں پہنچے اسے بھی پہنچے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الدُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بَوَاسٍ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ غُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۳، ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثاني)

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متکبرین کا حشر قیامت کے دن چوٹیوں کے برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں

گے جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ النخبال کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ : وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے منبر پر ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کے لیے تواضع کرو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جو اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سوزے سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوَى مُتَّبَعٌ وَشَحْ مُطَاعٌ وَاعْتِبَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ هُنَّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں نجات والی چیزیں یہ ہیں (۱) پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقویٰ (۲) خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا (۳) مال داری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں: (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا (۲) اور بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳ تا ۱۶۴)



# ہجر اور قطع تعلق کی ممانعت

## احادیث

۲۴۱۷: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۱۶ باب تحريم الهجر فوق ثلاثة ايام بلا عذر شرعي)  
ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے کہ دونوں ملتے ہیں۔ ایک ادھر مونہ پھیر لیتا ہے اور دوسرا ادھر مونہ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو ابتداءً سلام کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا لَقِيَهِ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِأَيْمِهِ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلم کے لیے یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کرے۔ اگر اس نے جواب نہیں دیا تو اس کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۸ باب ما ينهى من التهاجر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے اگر تین دن گزر گئے ملاقات کرے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمہ ہے اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۲۰: عَنْ أَبِي خَرَّاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفَكِ دَمِهِ (ابوداؤد ج ۲/۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)  
 ابو خراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)  
 ۲۴۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۵)

## ﴿سلوک کرنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۹: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ . (سورة البقرة الآية ۸۳)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۰: قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ . (سورة البقرة آیت ۲۱۵)

تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۱: وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عَنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا .

(سورة بنی اسرائیل آیت ۳۴)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے

اور عرض کی اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔  
اور فرماتا ہے:

۳۴۲: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ  
لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا. (سورة عنکبوت آیت ۸)

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش  
کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔  
اور فرماتا ہے:

۳۴۳: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصْلَهُ فِي عَامَيْنِ  
أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ  
لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا. (سورة لقمان آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے  
پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان  
میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھ ہی تک آتا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا  
شریک ٹھہرائیں ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اس کا  
ساتھ دے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۴: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا.  
(سورة الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ  
میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے۔  
اور فرماتا ہے:

۳۴۵: إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ  
الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ

سُوءَ الْحِسَابِ. (سورة الرعد آیت ۲۱)

نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۶: وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ. (سورة الرعد ۲۵)  
اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس کو جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۷: وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ. (النساء ۱)  
اور اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتے سے۔

## احادیث

۲۴۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ : أُمُّكَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ؟ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ. (الصحيح لمسلم كتاب البر والصلة ج ۳۱۲/۲)

۲۴۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ : أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ. (الصحيح لمسلم ج ۳۱۲/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسن صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے؟۔ ارشاد فرمایا تمہاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے انہوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور نے پھر ماں کو بتایا انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہارا والد۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶)

۲۴۲۴: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَذَفٍ عَنْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرُ  
قَالَ: أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:

أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَأَلْقَرَبُ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَبْرُ الْبِرُّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ  
وَدَّ أَبِيهِ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۱۴ باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ احسان کر نیوالا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا

ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۱۴ باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے (اسکو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون یعنی کس کے متعلق ارشاد ہے؟ فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۷: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ صَدِيقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: قَدِمْتُ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمَدَّتْهُمْ إِذَا غَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ ابْنِهَا

فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صَلِي

اُمّک۔ (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۸۴ باب صلة المرأة امها ولها زوج، مشکوة ص ۴۱۸)

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتی ہیں جس زمانہ میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف سے راغب یا وہ اسلام سے اعراض کیے ہوئے ہے کیا میں اسکے ساتھ سلوک کروں ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو (یعنی کافرہ ماں کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۸: عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَابٍ وَكُرَّةَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ: وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلة)

مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں۔ (۱) ماؤں کی نافرمانی (۲) اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا (۳) اور دوسروں کو جو اپنے اوپر آتا ہوا سے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمہارے لیے مکروہ ہیں۔ قیل وقال یعنی فضول باتیں اور کثرت سوال اور اضعاف مال۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۸)

۲۴۲۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتَمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۸)

(۱) صحابہ کرام جنہوں نے عرب کا زمانہ جاہلیت دیکھا تھا۔ انکی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔ ۱۲

۲۴۳۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَّابُكُمْ الْبَرُّ وَكَذَّابُكُمْ الْبَرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأَمِّهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ بَذَلْتُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر الفصل الثانی) شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہیں حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۸)

۲۴۳۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ وَسَخَطَ الرَّبُّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب البر والصلۃ الفصل الثانی ۴۱۹)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۸)

۲۴۳۲: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ : إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ أَوْضِعْ. رواه الترمذی وابن ماجہ (مشکوۃ

المصابیح باب البر والصلۃ الفصل الثانی ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶



اللہ: ﷺ طَلَّقَهَا. رواه الترمذی و ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۱: باب البر والصلة)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں اپنی بیوی سے محبت رکھتا تھا  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ  
اسے طلاق دے دو میں نے نہیں دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے  
دو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

۲۴۳۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدِيهِمَا؟  
قَالَ: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۱: باب البر والصلة الفصل الثالث)  
ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ  
والدین کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔ (۲) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)  
۲۴۳۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي  
وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَصْبَحَ  
عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ إِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ  
رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

(مشکوۃ المصابیح باب نمبر ۳ ص ۲۱: باب الشفقة والرحمة على الخلق)  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے  
اس حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے  
دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے  
اس حالت میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے  
دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اس  
پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

(۱) علما فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بیوی حق پر ہو تو جب بھی والدین کی رضامندی کے  
لیے طلاق دینا جائز ہے۔

(۲) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

۲۴۳۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَبَّةَ مَبْرُورَةٍ قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ. (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیک اولاد اپنے ماں باپ پر ایک بار رحمت کی نظر ڈالے اس کی ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک حج مبرور لکھتا ہے صحابہ نے عرض کی اگرچہ وہ ہر دن سو بار نظر کرے فرمایا ہاں اللہ بڑا ہے پاکیزہ ہے۔

۲۴۳۷: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَعْزُوَ وَقَدْ جُنْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَالْزِمِهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رَجُلِهَا (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث)

معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ ان کے والد جاہمہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے۔ حضور سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں اس کی خدمت لازم کرے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹، ۱۷۰)

۲۴۳۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدَهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللَّهُ بَارًّا.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۰)

۲۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

مَنَانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مَذْمُونٌ خَمْرٍ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثاني)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

مناں یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب نوشی کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۰/۱۶)

۲۴۴۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ لَا قَالَ: وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَبَرَّهَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا تیری ماں ہے عرض کی نہیں فرمایا کوئی تیری خالہ ہے فرمایا ہاں فرمایا اس کے ساتھ احسان کر۔ (بہار شریعت ۱۷۰/۱۶)

۲۴۴۱: عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تَوْصُلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ ہے فرمایا ہاں ان کے لیے دعائے استغفار کرنا اور جو انہوں نے عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا اور رشتہ والوں کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (بہار شریعت ۱۷۰/۱۶)

۲۴۴۲: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْضَرُوا السَّمِيرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي

فَقَالَ : بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ : آمِينَ فَلَمَّا رَقِيتِ الثَّانِيَةَ قَالَ : بَعْدَ مَنْ ذِكْرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ : آمِينَ فَلَمَّا رَقِيتِ الثَّلَاثَةَ قَالَ : بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكَبِيرُ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِينَ .

(الترغيب والترهيب ج ۹۲/۲ باب من ادرک رمضان فلم یغفر له)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ممبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور ممبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا آمین جب دوسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب تیسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب حضور ممبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسی بات نہ سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمت الہی سے دوری ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ اس پر میں نے آمین کہی جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کے لیے رحمت الہی سے دوری ہو جس کے سامنے حضور کا ذکر ہو اور وہ حضور پر درود نہ پڑھے تو اس پر میں نے کہا آمین جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انہوں نے کہا اس کے لیے دوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھایا آیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۶)

۲۴۴۳ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقُّ كَبِيرِ الْأَخَوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث) سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ باپ کا حق اولاد پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۶)

۲۴۴۴ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّجُمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ : مَهْ قَالَتْ : هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ : أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ : بَلَى . يَا رَبِّ قَالَ : فَذَاكَ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا۔ رشتہ کہ یہ بھی ایک مخلوق ہے کھڑا ہوا اور دربار الوہیت میں استغاثہ کیا، ارشاد الہی ہوا کیا ہے؟ رشتہ نے کہا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاٹنے والوں سے ارشاد ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے کہا ہاں میں راضی ہوں فرمایا تو بس یہی ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۶)

۲۴۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول كنز العمال ج ۲ ص ۷۶۲ حدیث ۱۸۵۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم (رشتہ) رحمن سے مشتق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۶)

۲۴۴۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ نَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ. (مشکوۃ المصابیح ۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول كنز العمال ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۱۸۵۱)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ عرش الہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے جو مجھ کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا جو مجھے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۱/۱۶)

۲۴۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِّنْ إِسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثاني كنز العمال ج ۲ ص ۷۶۲ حدیث ۱۸۵۳)

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میں اللہ ہوں میں رحمن ہوں رحم (یعنی رشتہ کو)

میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا لہذا جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۶۱۷۲۱)

۲۴۴۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَاطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (مشکوۃ المصابیح باب البر والصلة الفصل الاول ۴۱۹)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اس کے اثر یعنی عمر میں تاخیر کی جائے تو اپنے رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۶۱۷۲۱)

۲۴۴۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ. رواه ابن ماجه  
(مشکوۃ المصابیح باب البر والصلة الفصل الثانی ۴۱۹)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تقدیر کو کوئی چیز رد نہیں کرتی مگر دعا اور بر یعنی احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے (۱) (بہار شریعت ۱۷/۱۶۱۷۲۱)

۲۴۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اغْرِفُوا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُطِعَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَلَا بُعْدَ بِهَا إِذَا وُصِلَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً. (کنز العمال ج ۲ ص ۷۴ باب صلة الرحم حدیث ۱۸۰۶)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نسب پہچانو! تاکہ صلہ رحم کرو کیوں کہ اگر رشتہ کو کاٹا جائے تو اگرچہ وہ قریب ہے، قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو دور نہیں اگرچہ دور ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۶۱۷۲۱)

۲۴۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاءٌ فِي الْمَالِ

(۱) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقدیر سے مراد تقدیر مطلق ہے اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی محروم ہو جائے۔ ۱۲

مَنْسَاةٌ فِي الْأَثَرِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۰ باب الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نسب کو اتنا سیکھو جس سے صلہ رحم کر سکو کیوں کہ صلہ رحم اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے۔ اس سے مال میں زیادتی اور اثر یعنی عمر میں تاخیر ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۲: عَنْ عَصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُسَيِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِئْتَةُ السَّوِّ وَيُسْتَجَابَ دُعَاؤُهُ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. رواه الحاكم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۰)

مستدرک میں عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے سلوک کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۳: عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (الصحيح لمسلم ج ۸۸۵/۲ باب اثم القاطع)

زبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی كنز العمال ج ۷۶/۲)

شعب الایمان میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے سنا کہ جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے اس پر رحمت الہی نہیں اترتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

۲۴۵۵: عَنْ أَبِي بُكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ آخَرُ أَنْ يُعَجَّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدْخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيعَةِ

الرَّحِمِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلدی ہی دیدی جائے اور اس کے لیے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے گا۔ وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔

۲۴۵۶: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ ابواب البر والصلة)

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۲۳)

۲۴۵۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَّهَا.. (الصحيح للبخاری ج ۸۸۶/۲ باب ليس الواصل بالمكافي مشكوۃ المصابیح باب البر والصلة الفصل الاول ص ۴۱۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصلہ رحمی کا نام نہیں کہ بدلہ دیا جائے یعنی اس نے اس کے ساتھ احسان کیا اس نے اس کے ساتھ کر دیا بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ ادھر سے کاٹا جاتا ہے اور یہ جوڑتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۲۳)

۲۴۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَنِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ: فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمْ أَمْلًا وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ. رواه مسلم (مشكوۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میری قرابت والے ایسے ہیں کہ انھیں میں ملاتا ہوں اور وہ کاٹتے ہیں میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہوں اور



وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں ارشاد فرمایا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا تو تم ان کو گرم راکھ چھنکاتے ہو اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔ جب تک کہ یہی حالت رہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۳)

۲۴۵۹ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ثُم لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ : يَا عُقْبَةُ صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ، وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَفِي رِوَايَةٍ. وَغَفَّ عَمَّنْ ظَلَمَكَ. رواه احمد والحاكم. وزاد. إِلَّا وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُمَدَّ فِي عُمْرِهِ وَيُسَّطُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (الترغيب ج ۳/۲۴۳ باب صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کو گیا میں نے جلدی سے حضور کا دست مبارک پکڑ لیا اور حضور نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا اے ستبر دنیا و آخرت کے افضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اسکو ملاؤ جو تمہیں جدا کرے اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو۔ اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۳)

## ❁ اولاد پر شفقت اور یتیموں پر رحمت ❁

### احادیث

۲۴۶۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اتَّقَبُلُونِ الصَّبِيَّانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ ۲۱ باب الشفقة والرحمة على الخلق، الصحيح للبخاری ۸۸۷/۲ باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں؟۔  
(بہار شریعت ۱۶/۱۷۵)

۲۴۶۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ نَبِيٌّ امْرَأَةً وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ : مَنْ أَبْغَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ . متفق عليه (مشکوٰۃ المصابيح ۳۲۱ باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الاول ، صحيح البخاری ۸۸۷/۲ باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته)

۲۴۶۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ نَبِيٌّ مَسْكِينَةً تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لَنَا كُلُّهَا فَاسْتَطْعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ وَاعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ . (کنز العمال ج ۲۷۷/۸ حدیث ۴۷۱۴)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بتی ہیں ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں ایک ایک لڑکیوں کو دیدی اور ایک کو منہ تک کھانے کے لیے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگی اس نے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدی جب یہ واقعہ حضور کو سنایا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی اور جہنم سے آزاد کر دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۶، ۱۷۵)

۲۴۶۳ : عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ الفصل الاول باب الشفقة والرحمة على الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی عیال (پرورش) میں دو لڑکیاں بلوغ تک رہیں وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس پاس ہونگے اور حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا اس طرح۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۶، ۱۷۵)

۲۴۶۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَوْىٰ يَتِيمًا إِلَىٰ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ أَلْبَتَّ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَذَبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّىٰ يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَوْ ائْتَيْنِ قَالَ : أَوْ ائْتَيْنِ حَتَّىٰ لَوْ قَالُوا : أَوْ وَاحِدَةً لَّقَالَ : وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا كَرِيمَتَاهُ ؟ قَالَ عَيْنَاهُ رواه في شرح السنة ، مشكوۃ المصابيح ص ۴۲۳ الفصل الثاني باب الشفقة والرحمة على الخلق

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یتیم کو اپنے کھانے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو اور جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا کسی نے کہا یا رسول اللہ یعنی دو

کی پرورش میں یہی ثواب ہو جائے یا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور ایک کو بھی فرما دیتے اور جس کی کریمتین کو اللہ نے دور کر دیا اس کے لیے جنت واجب ہے دریافت کیا گیا کریمتین کیا ہیں؟ فرمایا آنکھیں۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۷۶)

۲۴۶۵: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوْ مَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةِ امْرَأَةٌ أَمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا. رواه أبو داود

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳ الفصل الثانی باب الشفقة الرحمة علی الخلق)  
عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اور وہ عورت جس کے رخسار میلے ہیں دونوں جنت میں اس طرح ہونگے (یعنی جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلیاں پاس پاس ہیں) اس سے مراد وہ عورت ہے جو منصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہو گئی اور اس نے یتیموں کی خدمت کی یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں۔ (یعنی بڑی ہو جائیں یا مرجائیں)۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۷۶)

۲۴۶۶: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْتَنَتْكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ. رواه ابن ماجه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵. باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی)  
سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتا دوں کہ افضل صدقہ کیا ہے؟ وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے جو تمہاری طرف واپس ہوئی (یعنی اسکا شوہر مر گیا یا اسکو طلاق دیدی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱۷۶-۱۷۷)

۲۴۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْثَى فَلَمْ يَادِمَهَا وَلَمْ يُهْنِهَا وَلَمْ يُؤْتِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الدُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. رواه أبو داود (مشکوۃ المصابیح ص ۲۳ الفصل الثانی باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی لڑکی ہو اسے زندہ درگور نہ کرے اور اسکی توہین نہ کرے اور اولاد کو رکواس پر ترجیح نہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۶۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَأَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَدُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳ باب الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۶۹: عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ. رواه الترمذی والبيهقی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳ باب الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۳ باب الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھکر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آدَبَهُمْ

(الترغيب والترهيب ۷۲/۳ باب في تاديب الاولاد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کا اکرام

کرو اور انھیں اچھے آداب سکھاؤ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۲ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَلْزَمُ الْوَالِدَ مِنَ

الْحَقُّوقِ لِوَلَدِهِ مَا يَلْزَمُ الْوَلَدَ مِنَ الْحَقُّوقِ لِوَالِدِهِ . (کنز العمال ۲۷۵/۸ حدیث ۴۶۵۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۳ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَاوُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي

الْعَطِيَّةِ فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا أَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ .

(کنز العمال ج ۲۷۵/۸ الفرع الرابع في العدل بين العطية لهم حدیث ۴۶۵۴)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو

برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۴ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اِعْدِلُوا بَيْنَ

أَوْلَادِكُمْ فِي النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّونَ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ وَاللُّطْفِ .

(کنز العمال ج ۲۷۵/۸ الفرع الرابع في العدل بين العطية لهم حدیث ۴۶۵۵)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عطیہ

میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو جس طرح تم خود چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے احسان

و مہربانی میں عدل کریں۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۵ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ حَتَّى فِي الْقَبْلِ

(کنز العمال ج ۲۷۵/۸ الفرع الرابع في العدل بين العطية لهم حدیث نمبر ۴۶۵۸)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے

میں۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۷)

۲۴۷۶ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ

فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. (الجامع الصحيح للبخاری

ج ۲ ص ۸۸۸ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۲ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا میں اور وہ دنوں اس طرح جنت میں ہونگے حضور نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۸)

۲۴۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ. رواه ابن ماجه (ترغيب وترهيب ۳/۳۴۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اسکے ساتھ برائی کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۷۸)

۲۴۷۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقُرْنٍ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ. رواه احمد

والترمذی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۳ باب الشفقة والرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا گویا کہ اس کے سر پر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا ہر بال کے مقابل میں اس کے لیے نیکیاں ہیں جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں (دوا انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے (بہار شریعت ۱۷/۱۷۸)

۲۴۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكََا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ: اِمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ. رواه احمد (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۵۔ باب

الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثالث والترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۴۹

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی  
بنی کریم ﷺ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ (بہار شریعت ۱۷۸/۱۶)

۲۴۸۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْعَلَامُ يَتِيمًا  
فَامْسَحُوا بِرَأْسِهِ هَكَذَا إِلَى قَدَامٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَبٌ فَامْسَحُوا بِرَأْسِهِ هَكَذَا إِلَى خَلْفٍ  
مِنْ مُقَدِّمِهِ. (کنز العمال ج ۳۶/۲ باب الرحمة والیتیم. حدیث ۸۷۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا یتیم  
ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی  
طرف لیجائے۔ (بہار شریعت ۱۷۸/۱۶)



## ﴿پڑوسیوں کے حقوق﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۸: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فُخُورًا. (سورة النساء الآية ۳۶)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتے داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بیشک اللہ کو پسند نہیں آتا ہے اترانے والا بڑائی مارنے والا۔ (سورہ نساء آیت ۳۶)

## احادیث

۲۴۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ: مَنْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقِهِ. رواه احمد، والبخاری ومسلم (الترغيب والترهيب ۳۵۲/۳ باب الترهيب من اذى الجار) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو (یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہے) (بہار شریعت ۱۱۹/۱۶)

۲۴۸۲: عَنْ أَنَسٍ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ غَوَائِلُهُ (كنز العمال ۱۳/۵) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں نہیں

جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۳ : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ

حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ . (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۸۹ وابن ماجہ ج ۲ ص ۲۶۹)

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وراثت بنادیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۴ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ

الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَجَارِهِ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۶ باب ماجاء فی حق الجوار)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۵ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ عَلَى

الْجَارِ قَالَ : إِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ . (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کا اکرام کرے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۶ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ !

كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ

يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ : قَدْ أَسَأْتُ فَقَدْ أَسَأْتُ . رواه ابن

ماجہ . (مشکوۃ المصابیح باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی ص ۴۲۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ایک شخص نے حضور کی

خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا کیا؟ فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بیشک تم نے اچھا کیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ تم نے بُرا کیا ہے تو بیشک تم نے بُرا کیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰، ۱۷۹)

۲۴۸۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابَهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوُضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟ قَالُوا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيَصْطِقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا نُتِمَ وَلْيُحْسِنِ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۴ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ)

عبدالرحمن بن ابوقرادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے وضو کیا صحابہ کرام نے وضو کا پانی لے کر منہ وغیرہ پر مسح کرنا شروع کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے؟ عرض کی اللہ اور رسول کی محبت حضور نے فرمایا جس کی خوشی یہ ہو کہ اللہ اور رسول سے محبت کرے یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں وہ جب بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کر دے اور جو اس کے جوار میں ہو اس کے ساتھ احسان کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعٌ. (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۰۸)

شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (یعنی مومن کامل نہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰)

۲۴۸۹: عَنْ جَابِرٍ إِذَا طَبَخَ أَحَدُكُمْ قِدْرًا فَلْيَكْثِرْ مَرَقَهَا ثُمَّ لِيُنَاولْ جَارَهُ مِنْهَا (کنز العمال ج ۵ ص ۱۲ حدیث ۳۵۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ہانڈی پکائے تو شور باز یادہ کرے اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰)

۲۴۹۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ صَبِيٌّ

جَارِكَ فَصَبِيٌّ فِي يَدِهِ شَيْئًا فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْرُ مُؤَدَّةً. (کنز العمال ج ۱۰/۵ حق الجار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اے عائشہ پڑوسی کا

بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۱ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا امْتَاذَنَ أَحَدُكُمْ

جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۵۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی

تمہارے دیوار پر کھڑکیاں رکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو (یہ حکم دیانت کا ہے قضاء اس

کو منع کر سکتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۲ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ !

إِنَّ فَلَانَةَ تُكْثِرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ أَنَّهُ تُوذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ : هِيَ

فِي النَّارِ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فَلَانَةَ يُذَكِّرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا وَأَنَّهَا تَتَصَدَّقُ

بِالْأَنْوَارِ مِنَ الْإِقِطِ وَلَا تُوذِي جِيرَانَهَا قَالَ : هِيَ فِي الْجَنَّةِ (الترغيب والترہیب ۳۵۶/۳)

شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض

کی یا رسول اللہ فلاں عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز و روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے

مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا وہ جہنم میں ہے

انہوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے روزہ اور صدقہ و نماز

میں کمی ہے (یعنی نوافل) وہ پیڑ کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا

نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۸۱/۱۶)

۲۴۹۳ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ

وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ

الَّذِينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتَّى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَاقِيَّتِهِ. (الترغيب والترهيب ج ۳/۴۰۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مابین اخلاق کی اس طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہے لہذا جس کو خدا نے دین دیا اسے محبوب بنا لیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو (یعنی جب تک دل میں تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو اور مومن نہیں ہوتا) جب تک اس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۱۶)

۲۴۹۴ : عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الْهَيئُ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ . رواه احمد ورواته رواة الصحيح (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۶۳)

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد مسلم کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت سے ہے کہ اس کا پڑوسی صالح ہو اور سواری اچھی ہو اور مکان کشادہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۱۶)

۲۴۹۵ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَالِي أَيُّهُمَا أُهْدِي قَالَ : إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۹۰ باب حق الجوار فی قرب الابواب) مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۱۶)

۲۴۹۶ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ . رواه احمد (الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۳۵۵/۳)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قیامت کے دن سب سے پہلے دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۱۶)

۲۴۹۷ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ جَارِهِ مَخَافَةً عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارَهُ بِوَائِقِهِ أَتَدْرِي مَا حَقُّ الْجَارِ إِذَا اسْتَعَانَكَ أَعْتَتَهُ وَإِذَا اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ وَإِذَا اسْتَقْرَمَ مَدَّتْ إِلَيْهِ وَإِذَا مَرِضَ عُدَّتْهُ وَإِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَيْتَهُ وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ عَزَيْتَهُ وَإِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ وَلَا تَسْتَطِيلُ عَلَيْهِ بِالْبِنَاءِ تَحْجُبُ عَنْهُ الرِّيحُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تُؤْذِيهِ بِقِتَارٍ قَدْرِكَ إِلَّا أَنْ تَعْرِفَ لَهُ مِنْهَا وَإِنْ اشْتَرَيْتَ فَآكِهَةً فَاهْدِ لَهُ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَدْخِلْهَا سِرًّا وَلَا يَخْرُجْ بِهَا وَلَذِكَ لِيَغِیْظَ بِهَا وَلَذَهُ أَتَذَرُونَ مَا حَقُّ الْجَارِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَبْلُغُ حَقُّ الْجَارِ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ رَحِمَ اللَّهُ فَمَا زَالَ يُوصِيهِمْ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ سَيُورَثُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْجِيرَانُ ثَلَاثَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقَّانِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ الْقَرِيبُ لَهُ حَقُّ الْجَوَارِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ وَحَقُّ الْقَرَابَةِ وَأَمَّا الَّذِي لَهُ حَقَّانِ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ لَهُ حَقُّ الْجَوَارِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي لَهُ حَقٌّ وَاحِدٌ فَالْجَارُ الْكَافِرُ لَهُ حَقُّ الْجَوَارِ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ افْطَعْمُهُمْ مِنْ نُسُكِنَا؟ قَالَ : لَا تَطْعَمُوا الْمُشْرِكِينَ شَيْئًا مِنَ النُّسُكِ.

(کنز العمال ج ۵ ص ۴۵ باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار حديث نمبر ۹۷۷)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب محتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارکباد دو اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اسے ایذا نہ دو مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر یہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا تمہیں معلوم ہے

پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پورے طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں وہی ہیں جن پر اللہ کی مہربانی ہے اور برابر پڑوسی کے متعلق حضور ﷺ وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کر دیں گے پھر حضور نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو اور بعض کے ایک حق ہے جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو تو اس کے تین حقوق ہیں حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت، پڑوسی مسلم کے دو حق ہیں حق جوار حق اسلام، اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق، حق جوار ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو اپنی قربانیوں میں سے دیں فرمایا مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ دو۔ (بہار شریعت ۱۶، ۸۲، ۱۸۱)

## ﴿ مخلوق خدا پر مہربانی ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۹: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورة المائدة آیت ۲)  
اور نیکی، پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ ہو۔

### احادیث

۲۴۹۸: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللَّهُ

مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب الشفقة والرحمة على الخلق)  
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۴۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ ﷺ يَقُولُ: لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ. رواه احمد وترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۳)  
باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثاني

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صادق و مصدوق علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بد بخت سے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)  
۲۵۰۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۴ ابواب البر والصلة)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان میں



ہے۔ رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے تو جو اسے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۴ باب ماجاء فی رحمة الصبيان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَكْرَمَ شَابَّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيْضَ اللَّهِ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۴ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ان اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے گا تو اس کی عمر کے وقت میں اللہ تعالیٰ ایسے کو مقرر کر دے گا جو اس کا اکرام کرے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۳: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَجْلالِ اللَّهِ أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَالْأَكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. رواه ابو داؤد والبيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۴ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حامل قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو نہ جافی۔ (۱) (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

(۱) (یعنی جو غلو کرتے ہیں اور حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جغایہ ہے کہ اس سے اعراض کرے نہ قرآن کی تلاوت کرے نہ اس کے احکام پر عمل کرے اور بادشاہ کا اکرام نہ کرے۔)

۲۵۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ هَبَّاقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن الفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ الفت کرے نہ اس سے الفت کی جائے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَضَىٰ لَا حِدَ مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يُسِرَّهَا بِهَا فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ وَمَنْ سَرَّ اللَّهَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت میں کسی کی حاجت پوری کر دی اس سے مقصود اس کو خوش کرنا ہے اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةً فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلُّهُ وَثَنَتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مظلوم کی فریاد درسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھے گا ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور قیامت کے دن اس کے بہتر درجے بلند ہوں گے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۷: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۱ باب تراحم المؤمنين)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مؤمنین شخص واحد کی مثل ہیں اگر اس کی آنکھ بیمار ہوئی تو وہ کل بیمار ہے اور سر میں بیماری ہوئی تو کل بیمار ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۸: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۱ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ)

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن، مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے پھر حضور نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۰۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذَلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۲ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا ظالم ہو تو کیونکر مدد کروں؟ فرمایا کہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۳/۱۶)

۲۵۱۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۲ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۲ ص ۳۲۰)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو اللہ اس کی حاجت میں ہے اور جو شخص مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف میں

سے ایک تکلیف اس کی دور کر دے گا اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ پوشی کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لَا خِيَةَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۲ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۲: عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الَّذِينَ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَغَائِمَتِهِمْ. رواه مسلم  
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۳، ۴۴۲ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ الفصل الثانی)  
تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و رسول اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۳: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْعَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۳ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)  
جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔  
(بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رواه ابو داود (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۴ بَابُ الرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتار دو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

(۱) یعنی ہر شخص کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جو اس کے مرتبہ کے مناسب ہو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ کرو مگر اس میں یہ لحاظ کرنا ضرور کرنا ہوگا کہ دوسرے کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

۲۵۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ : فَسَكَتُوا فَقَالَ : ذَلِكَ ثَلَاثُ مَرَاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ : أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ : خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۵ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ بیٹھے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ میں تم سے بھلے بُرے کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگ خاموش رہے سر کا ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا تو ایک صاحب نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ہمیں بھلے بُرے کی خبر دیجئے تو ارشاد فرمایا تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَيِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۹ بَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ)  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۷: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَ تَمُحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ . رواه احمد و ترمذی و دارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ بَابُ الرُّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ الْفَصْلُ الثَّانِي)  
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

## ﴿ نرمی و حیا و خوبی اخلاق کا بیان ﴾

### احادیث

۲۵۱۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ . رواه مسلم . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۱۹: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَائِشَةَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكَ بِالْقَصَبِ وَالْفُحْشِ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء)  
سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا نرمی کو لازم کر لو اور سختی و فحش سے بچو جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کر لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۰: عَنْ جَبْرِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ يُحْرِمِ الرِّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ .

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۲ باب تحريم الغيبة)  
حضرت جریر سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو نرمی سے محروم ہو وہ خیر سے محروم ہوا۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ

حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظُّهُ مِنَ الرَّفْقِ حُرِمَ حَظُّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . رواه في شرح السنة (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عائشہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا و آخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم ہو وہ دنیا و آخرت کے خیر سے محروم ہوا۔ (شرح سنہ) (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۲۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَيَمْنُ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلَى كُلِّ هَيْنٍ لَيْنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ . رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن غريب .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ کون شخص جہنم پر حرام ہے اور جہنم اس پر حرام؟ وہ شخص کہ آسانی کرنے والا نرم قریب سہل ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۳: عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْبَحْمَلِ الْأَنْفِ إِنْ قِيدَ انْقَادَ وَإِنْ أُبَيِّحَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ . رواه الترمذی مرسلًا  
(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ الفصل الثانی بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)  
حضرت مکحول سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھینچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ : إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ : قَدْ أَضْرَبَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَعَهُ . فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۰۳ بَابُ الْحَيَاءِ)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو؟ گویا وہ کہہ رہا

تھا میں تمہیں ماروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑو یعنی نصیحت نہ کرو کیونکہ حیا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةِ الْحَيَاءِ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ الفصل الاول باب الرفق والحياء وحسن الخلق)  
حضرت عمران بن حصین سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا حیا نہیں لاتی مگر خیر کو، حیا کل ہی خیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۶: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا یہ اگلے انبیاء کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)  
۲۵۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ. رواه احمد والترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بیہودہ گوئی جفا ہے جفا جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ. رواه مالك مرسلاً ورواه ابن ماجه والبيهقي

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت زید بن طلحہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین کے لیے ایک خلق ہونا ہے یعنی عادت و خصلت اور اسلام کا خلق حیا ہے (امام مالک) (بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۲۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَاءُ



جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ . رواه البيهقي (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابن عمران سے مروی نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ایمان و حیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۳۰: عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت نواس بن سمعان سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا نیکی اور گناہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جائے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۳۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (بخاری)

(بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۳۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ

(۱) یہ حکم اس کا ہے جس کے سینے کو خدا نے نور فرمایا ہے اور قلب بیدار روشن ہے پھر بھی یہ وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور اگر دلائل حرمت پر ہوں تو نہ کھٹکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا. رواه ابو داؤد والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲، ۴۳۳ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان میں زیادہ کامل

وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۴: عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟

قَالَ: الْخُلُقُ الْحَسَنُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن خلق سے بہتر انسان

کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوَضَّعُ فِي

مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابو درداری رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مومن

کی میزان میں سب سے بھاری جو چیز رکھی جائے گی وہ خلق حسن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوست

نہیں رکھتا جو فحش گو بد زبان ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ

لَيَذُرُّكَ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱، ۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت عائشہ سے مروی سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ

سے قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۵۳۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ غُرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ

خَبٌّ لَيْئِمٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دھوکہ

کھا جانے والا ہوتا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

(۱) یعنی اپنے کرم کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بد خلق ہوتا ہے

۲۵۳۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ تَمُحَّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابو ذر سے مروی رسول اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈر جہاں بھی تو ہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر کہ یہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۳۹: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَا اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ وَفِي آيِ الْحُورِ شَاءَ هَذَا

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۲ باب البر والصلة)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر قدرت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ ان حوروں میں تو جسے چاہے لے جائے۔ (بہار شریعت ۱۸۷/۱۶)

۲۵۴۰: عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ . (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۳۲ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت مالک سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

# ﴿ اچھوں کے پاس بیٹھنا بروں سے بچنا ﴾

## احادیث

۲۵۴۱: عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّمَا مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَيْسِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُخْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبًا وَنَافِخِ الْكَيْسِ إِمَّا أَنْ يُسْخِرَ قِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً. (الصحيح لمسلم ص ۳۳۰ بَابُ اسْتِخْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُحَافَاةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ)

حضرت ابو موسیٰ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھے اور برے ہمنشین کی مثال جیسے مشک کا اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا جو مشک لیے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۵۴۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا تَصْحَبِ الْإِمُومِنًا وَلَا يَأْكُلْ لَعْنَمَكَ إِلَّا تَقِيًّا (کنز العمال ج ۵ ص ۸ کتاب الصحبة باب الترغيب فيها رقم الحديث ۱۴۸)

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا مصاحب نہ کرو مگر مومن کی یعنی صرف مومن کامل کے پاس بیٹھا کرو اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۵۴۳: عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : جَالِسُوا الْكِبَرَاءَ وَسَائِلُوا لْعُلَمَاءَ وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ (کنز العمال ج ۵ ص ۳ باب الترغيب في الصحبة رقم الحديث ۲۴)

حضرت ابو جحیفہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا بڑوں کے پاس بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکماء سے میل جول رکھو (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۵۴۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى مَا آذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَاهُمْ. رواه الطبرانی (کنز العمال ج ۵ ص ۶ حدیث ۱۰۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور ان کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۸۸/۱۶)

۲۵۴۵: عَنْ ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْإِخْوَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا خَيْرُ

الْأَصْحَابِ صَاحِبٌ إِذَا ذُكِرَتِ اللَّهُ أَعَانَكَ وَإِذَا نَسِيتَ ذَكَرَكَ (کنز العمال ۷/۵)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۸۸/۱۶)

۲۵۴۶: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَمِيدٍ وَالْحَكِيمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ جُلَسَائِكُمْ مَنْ يُذَكِّرُكُمْ اللَّهَ

وَرُؤَيْتُهُ وَزَادَ فِي عَمَلِكُمْ مِنْطَقَهُ وَذَكَرَكُمْ الْآخِرَةَ عَمَلُهُ (کنز العمال ج ۵ ص ۷ حدیث نمبر ۱۲۷)

اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۸۸/۱۶)

۲۵۴۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا تَصْحَبَنَّ أَحَدًا إِلَّا يَرَى لَكَ مِنَ الْفَضْلِ كَمِثْلِ

مَا تَرَى لَهُ. (کنز العمال ج ۵ ص ۸ حدیث نمبر ۱۴۹ الباب الثانی فی آداب الصحبة والمصاحب ومحظوراتہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی سرکار نے فرمایا ایسے کے ساتھ نہ رہو جو تمہاری فضیلت کا قائل نہ ہو جیسے تم اس کی فضیلت کے قائل ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۸۸/۱۶)

۲۵۴۸: عَنْ عُمَرَ قَالَ : لَا تَعْرِضْ لِمَا لَا يُغْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَذْوَكَ وَاحْتَفِظْ

مِنْ خَلِيلِكَ إِلَّا الْأَمِينَ فَإِنَّ الْأَمِينَ مِنَ الْقَوْمِ لَا يَعِدُ لَهُ شَيْءٌ وَلَا أَمِينَ إِلَّا مَنْ خَشِيَ اللَّهَ وَلَا تَصْحَبِ الْفَاجِرَ لِيُعَلِّمَكَ مِنْ فُجُورِهِ وَلَا تُفْشِ إِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ

(۱) یعنی جو تمہیں نظر حقارت سے دیکھتا ہو اس کے ساتھ نہ رہو یا یہ کہ وہ اپنا حق تمہارے ذمہ جانتا ہو اور تمہارے حق کا قائل نہ ہو۔

الَّذِينَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ . (کنز العمال ج ۵ ص ۴۲، ۴۱ باب آداب الصلۃ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فحور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۵۴۹: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا تَوَاحِ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ لَوْ أَنَّكَ مِثْلُهُ وَيُزَيِّنُ لَكَ أَسْوَأَ خِصَالِهِ وَمَذْخَلَهُ عَلَيْكَ وَمَخْرَجَهُ مِنْ عِنْدِكَ شَيْنٌ وَعَارٌ وَلَا أَحَقَّ فَإِنَّهُ يَجْهَدُ نَفْسَهُ لَكَ وَلَا يَنْفَعُكَ وَرُبَّمَا أَرَادَ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرَّكَ فَسُكُوتُهُ خَيْرٌ مِّنْ نُّطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِّنْ قُرْبِهِ وَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاتِهِ وَلَا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَيْكَ وَإِنْ تَحَدَّثَ بِالصَّدَقِ فَمَا يَصْدُقُ. (کنز العمال ج ۵ ص ۴۲)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فاجر سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے۔ اور احق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر ہے اور کذاب سے بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸، ۱۸۹)

## ﴿اللہ کے لیے دوستی و دشمنی کا بیان﴾

۲۵۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِتْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ كَرِمَتْهَا اِخْتَلَفَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۵ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روحوں کا لشکر مجتمع تھا جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں الفت ہوئی اور وہاں نا آشنائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔ (بہار شریعت ۱۸۹/۱۶)

۲۵۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ : أَيُّ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظْلِمَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ۴۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (بہار شریعت ۱۸۹/۱۶)

۲۵۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ : أَيُّنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخَايَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ : هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ : لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ قَالَ : فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ .

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ۴۲۵، ۴۲۶)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے قریہ میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بٹھا دیا جب وہ فرشتہ کے پاس آیا اس نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں فرشتہ نے کہا کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں صرف

یہ بات ہے کہ میں اسے اللہ کے لیے دوست رکھتا ہوں فرشتہ نے کہا مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ نے تجھے دوست رکھا کہ تو نے اللہ کے لیے اس سے محبت کی۔

(بہار شریعت ۱۸۶/۱۶)

۲۵۵۳: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ : الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۶ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملا نہیں (یعنی ان کی صحبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے ان جیسے اعمال نہیں کیے) ارشاد فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶)

۲۵۵۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ : وَيْلَكَ وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ : مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ : فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرَحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا.

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ص ۴۲۶)

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶)

۲۵۵۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ (مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ الفصل الثاني ۴۲۶)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدوں کی محبت برا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔



حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں ان سے میری محبت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵۶: قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَلْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۶ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثانی) سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے انبیاء و شہداء ان پر غبطہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵۷: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَا نَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُخَيِّرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ إِنَّ وَجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ إِلَّا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۶ باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء اور خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر غبطہ کریں گے لوگوں۔ نبی کی یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمت الہی کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے نہ مال کا لینا دینا ہے خدا کی قسم وہ چہرے نور ہیں اور وہ خود پر نور ہیں انکو خوف نہیں جب کہ لوگ خوف میں ہوں گے اور نہ وہ غمگین ہوں گے جب دوسرے غم میں ہوں گے اور حضور نے یہ آیت پڑھی ”الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون“ اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہے نہ وہ غم کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا بَيْ ذَرٍّ: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيُّ

عُرِيَ الْإِيْمَانُ أَوْثَقُ قَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : الْمَوَالَاةُ فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ . (مشکوۃ المصابیح ۴۲۶ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثانی)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر ایمان کے شعبوں میں سب سے مضبوط کون سا شعبہ ہے ابوذر نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ایمان کی چیزوں میں سب سے مضبوط اللہ کے بارے میں موالاة اور اللہ کے لیے محبت کرنا، بغض رکھنا۔ (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶)

۲۵۵۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اتَذَرُونَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ قَاتِلٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَاتِلٌ : الْجِهَادُ قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۷ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کونسا عمل ہے کسی نے کہا نماز و زکوۃ اور کسی نے کہا جہاد حضور نے فرمایا سب سے زیادہ اللہ کو پیارا اللہ کے لیے دوستی اور بغض رکھنا ہے۔ (بہار شریعت ۱۹۰/۱۶، ۱۹۱)

۲۵۶۰: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَحَبُّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ

إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۷ باب الحب فی اللہ الفصل الثالث)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی نے کسی سے اللہ کے لیے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اکرام کیا۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ : هَذَا الَّذِي كُنْتُ تُحِبُّهُ فِيَّ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۷ باب ما ينهى عنه من

التهاجر والتقاطع واتباع العورات الفصل الثالث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں نے اللہ کے لیے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کر دے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی تھی۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمْدًا مَنْ يَأْقُوبُ عَلَيْهَا عُرْقٌ مِنْ زَبْرَجِدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تُصْبِي كَمَا يُصْبِي الْكُوكَبُ الثَّرَيُّ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللَّهِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۲۷ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث)

جنت میں یا قوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۳: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى كُرَاسِيٍّ مِنْ يَأْقُوبَ حَوْلَ الْعَرْشِ.

(کنز العمال ۲/۵ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ۳)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یا قوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى! رَمَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ

(کنز العمال ۳/۵ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ۴۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی سے اللہ کے لیے محبت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا تَوَادَّ اِثْنَانِ فِي الْإِسْلَامِ فَيَفْرُقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِنْ ذَنْبٍ يُحَدِّثُهُ أَحَدُهُمَا (کنز العمال ۱۲/۵ حدیث ۲۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان میں جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۶: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى نَبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ قُلْ لِفُلَانٍ الْعَابِدِ أَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَّلْتُ رَاحَةَ نَفْسِكَ وَأَمَّا انْقِطَاعُكَ إِلَيَّ فَتَعَزَّزْتُ بِي فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا لِي عَلَيْكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: هَلْ عَادَيْتَ فِي عَدُوٍّ أَوْ هَلْ وَالَيْتَ فِي وَلِيٍّ.

(کنز العمال ۳۰،۲۱۵ حدیث ۲۱ باب فی ترغیب الصحبہ)

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے جو کچھ تم پر میرا حق ہے اس کے مقابل کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا اے رب وہ کونسا عمل ہے ارشاد ہوگا کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْمَرُءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ. رواه احمد والترمذی (مشکوۃ المصابیح ۴۲۶، ۲۷ باب الحب فی اللہ الفصل الثانی وکنز العمال ۵ ص ۶ حدیث ۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ اعظم ﷺ فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۵۶۸: عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلَ لِلْمَوَدَّةِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ الفصل الثانی ۴۲۷ وکنز العمال ۷۱۵)

حضرت یزید بن نعامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا جب

(۱) یعنی اللہ کے لیے جو محبت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔

ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۶۹: عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْلُوكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ

فَلْيُخْبِرْهُ اللَّهُ يُحِبُّهُ. رواه ابو داؤد والترمذی (مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ الفصل الثانی ۴۲۶)

حضرت مقدام بن معدیکرب سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص

دوسرے سے محبت رکھے تو اسے خبر کر دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۷۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ: مِمَّنْ

عِنْدَهُ أَنِّي لَأَحِبُّ هَذَا لِلَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ

بِمَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ. رواه البيهقي

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۶ باب الحب فی اللہ الفصل الثانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دو عالم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو

ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں اس شخص سے اللہ کے واسطے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تم نے اس کو اطلاع دے دی ہے؟ عرض کی نہیں ارشاد فرمایا اٹھو اس کی اس اطلاع دیدو اس نے جا کر خبردار کیا اس نے کہا جس کے لیے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ تجھے محبوب بنا لے واپس آیا حضور نے ارشاد فرمایا اس نے کیا کہا تو اس نے جو کہا کہہ سنایا فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تو نے قصد کیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

۲۵۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّ حَبِيبِكَ

هُوْنَا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَابِغُضَ بَغِيضَكَ هُوْنَا مَا عَسَى أَنْ

يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا (کنز العمال ۶/۵ باب آداب الصلحۃ حدیث ۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا دوست سے تھوڑی دوستی کر

عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی روز تیرا

دوست ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۹۱/۱۶)

## ﴿حجامت بنوانا﴾

۲۵۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خُمْسٌ أَوْ خُمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِثَانُ وَالْإِسْتِحْدَاذُ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۷۵ باب تقليم الاظفار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں ختنہ کرنا اور مونے زیر ناف مونڈنا اور مونچھیں کم کرنا اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ (بہار شریعت ۱۹۲/۱۶)

۲۵۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: جَزُّوا الشَّوَارِبَ وَارْزَحُوا اللَّحْيَ وَخَالِفُوا الْمَجُوسَ

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۲۸ باب الحلق والقص والتقصير حديث ۵۴۲۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھیں کٹو اور داڑھیاں لٹکاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (بہار شریعت ۱۹۲/۱۶)

۲۵۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفَرِّقُوا اللَّحْيَ وَاحْفَظُوا الشَّوَارِبَ. (صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۷۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو خوب کم کرو۔ (بہار شریعت ۱۹۲/۱۶)

۲۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْصُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ يَقْعُلُهُ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب الترجل ۳۸۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی کرتے تھے۔

(بہار شریعت ۱۹۲/۱۶)

۲۵۷۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا (کنز العمال ۳۲۹/۳ باب الحلق والقص حدیث ۵۴۴۳)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مونچھ سے

نہیں لے گا وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ

لَمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ وَيُقْلِمَ أَظْفَارَهُ وَيَجْزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا .

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۲۸ باب الحلق والقص حدیث ۵۴۲۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مونچھ سے زیر ناف

کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۷۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ

مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ غَرَضِهَا وَطُولِهَا (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۸۱ باب الترجل)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ داڑھی کی چوڑائی

اور لمبائی سے کچھ لیا کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۷۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَنَا وَقْتُ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ

وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً . (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۸۰ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال

اکھاڑنے اور مونچھوں سے زیر ناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن

سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَا تَنْتَفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْئَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ

لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ (کنز العمال ۳۳۰/۳ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۷۸)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید

بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے

لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي

الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الترمذی والنسائی

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۸۲ باب الترجل)

کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو

اسلام میں بوڑھا ہوا یہ بوڑھا پا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۲: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ

خَلِيلُ الرَّحْمَنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيْفَ الضَّيْفِ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبُهُ

وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هَذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَقَارَ يَا

إِبْرَاهِيمُ قَالَ: رَبِّ! زِدْنِي وَقَارًا. رواه مالك (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۸۵ باب الترجل)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے

مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ پروردگار

تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ وقار ہے عرض کی اے میرے رب میرا وقار زیادہ کر۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

أَيُّمَا رَجُلٍ نَتَفَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ مُتَعَمِّدًا صَارَتْ رُمْحًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْعَمُ بِهَا.

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۳۰ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۸۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قصداً

سفید بال اکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو گھونپا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ

حَلْقِ الْقَفَا إِلَّا عِنْدَ الْحَجَامَةِ (کنز العمال ۳۳۰/۳ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۷۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کے



سواگردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳: ۱۹۴)

۲۵۸۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضٌ.

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۳ باب كراهة القزع والصحيح للبخاری ۸۷۷/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے؟ نافع نے کہا بچہ کا سر کچھ مونڈ دیا جائے کچھ متعدد جگہ چھوڑ دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ اتْرَكُوا كُلَّهُ. رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۸۰ باب الترجل)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے حضور نے اوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ کل مونڈ دویا کل چھوڑ دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۸۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْلَ آلِ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: اذْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِئْتُ بَنًا كَانَا أَفْرَاخُ فَقَالَ: اذْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُسَنَا. رواه ابو داؤد ونسائي

(مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۸۲ باب الترجل)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر شہید ہوئے تین دن تک حضور نے ان کی آل سے روک نہیں فرمایا پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں پیش کیے گئے فرمایا حجام کو بلاؤ حضور نے ہمارے سر مونڈا دیئے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۸۸: عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ الرَّجُلُ خُرِيمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَاسْبَالُ إِزَارِهِ قَبْلَ ذَلِكَ خُرِيمًا

ﷺ

فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ اِلَى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

ابن الحنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خرم اسدی بہت اچھا شخص ہے اگر اس کے سر کے بال بڑے نہ ہوتے اور تہبند نیچا نہ ہوتا جب یہ خبر خرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو چھری لے کر بال کاٹ ڈالے اور کانوں تک کر لیے اور تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ : لِي أُمِّي لَا أَجْزُهَا كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے گیسو تھے میری ماں نے کہا کہ ان کو نہیں کٹاؤں گی کیونکہ رسول اللہ ﷺ انہیں پکڑتے اور کھینچتے تھے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۹۰: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ

تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا (السنن للنسائی ۲/۲۷۵ باب النهی عن حلق المرأة راسها)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۹۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ

فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ . (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۷۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہل کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے لہذا نبی ﷺ نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور نے مانگ نکالی (اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا)۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۴، ۱۹۵)

(۱) یعنی حضور کا دست اقدس ان بالوں کو لگا ہے اس وجہ سے بقصد تبرک چھوڑ رکھے تھیں کٹواتی نہ تھیں۔

## ﴿زینت کا بیان﴾

۲۵۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبَيْضُ الطَّيِّبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. (الصحيح البخاری ۸۷۷/۲ باب الطيب في الرأس واللحية)  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں حضور کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور کے سر مبارک اور داڑھی میں باقی تھی۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)  
۲۵۹۳: عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ بِاللُّوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَجِمِرُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الاول)

نافع سے مروی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)  
۲۵۹۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۷۳ باب في استحباب الطيب)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبُهُ ثَوْبَ زِيَّاتٍ . رواه في شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الثاني)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ

شَعَرَ فَلْيُكْرِمْهُ . (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۷۳ کتاب الترجل)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۷: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ: لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَارِجُلُهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ. وَآكُرْمُهَا قَالَ: فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهْنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَآكُرْمُهَا. رواه مالك (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کو کنگھا کیا کروں؟ حضور نے فرمایا ہاں اور ان کا اکرام کرو لہذا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبَا (السنن لابی داؤد ۵۷۳/۲ باب الترجل)

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روز روز کنگھا کرنے سے منع فرمایا (یہ نہیں تزیئہی ہے) اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہیں رہنا چاہئے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۹: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاسِ وَاللَّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِخِيَّتِهِ فَقَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ. رواه مالك

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور نے اس کی طرف اشارہ کیا

گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ شخص درست کر کے واپس آیا حضور نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

(بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۶۰۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اُكْتَحِلُوا بِالْأُثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِثُ الشَّعْرَ وَرَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلُّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ.

(الترغيب والترهيب ج ۱۲۳/۳ باب الترغيب في الكحل بالاثمد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اشد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے اور حضور کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلاخیاں اس آنکھ اور تین اس میں۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۶۰۱: عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْجَنَاءِ فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ خَبِيبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْرَهُهُ رِيحُهُ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۷۴ باب فی الخضاب النساء)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مہندی لگانے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں لیکن میں خود مہندی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیوں کہ میرے حبیب ﷺ کو اس کی بونا پسند تھی۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۶۰۲: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُقْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَعْنَى قَالَ: لَا أَبَايُكَ

حَتَّى تُغَيِّرِي كَهَيْئِكَ كَانَهُمَا كَفًّا سَبْعَ (السنن لابی داؤد ۵۷۴/۲۵ باب فی الخضاب النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہیں کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔ (یعنی عورتوں کو چاہئے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کر لیں)۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۶۰۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوْ مَاتَ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرِ بَيْدِهَا كِتَابٌ إِلَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ : مَا أَدْرِي أَيُّدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ ؟  
قَالَتْ : بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ : لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ يَعْنِي بِالْحِجَاءِ .

(السنن لابن داود ج ۲ ص ۵۷۴ باب فی الخضاب للنساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہا حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی۔ (بہار شریعت ۲۰۴/۱۶)

۲۶۰۴ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمُخَنَّبٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ بِالْحِجَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا بَالُ هَذَا ؟ قَالُوا : يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ : إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۴ باب الرجل الفصل الثالث)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی یہ عورتوں سے تشبیہ کرتا ہے حضور نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دیا جائے مدینہ سے نکال کر قریح کو بھیج دیا گیا۔ (بہار شریعت ۲۰۴/۱۶)

۲۶۰۵ : عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَّمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَنَظَّفُوا أَرَاهُ قَالَ أَفَيْتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۵ باب الرجل الفصل الثالث)

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے ستمرا ہے ستمرائی کو دوست رکھتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سخی ہے سخی کو پسند کرتا ہے لہذا اپنے صحن کو ستمرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۲۰۴/۱۶)

۲۶۰۶ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كَبِيرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنًا قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكَبِيرَ مِنْ بَطْرِ الْحَقِّ وَغَمَصِ النَّاسِ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰ باب البر والصلة)  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائے گا ایک شخص نے عرض کی کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں جوتے اچھے ہوں (یعنی یہ بات بھی تکبر ہے یا نہیں) فرمایا اللہ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۰۷ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصْرَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ . (السنن لابی داؤد ۵۷۸/۲ باب فی الخضاب)  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کرو (کالے خضاب کے سوا)۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)  
 ۲۶۰۸ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : أَتَى بَابِي فُحَافَةٌ (وَالِدَ أَبِي بَكْرٍ) يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِخَيْتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ (ابوداؤد ۵۷۸/۲ باب فی الخضاب)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فتح مکہ کے دن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد (لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ گھاس ہے) کی طرح سفید تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو کسی چیز سے بدل دو۔ (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۰۹ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضَبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ

لوگ ہونگے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۱۰: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ هَذَا

الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ. (السنن لابى داؤد ج ۲ ص ۵۷۸ باب فى الخضاب)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے یعنی مہندی لگایا جائے یا کتم۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَاءِ

فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْصُّفْرَةِ فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلَّهُ.

(السنن لابى داؤد ج ۲ ص ۵۷۸ باب فى خضاب الصفرة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۵/۱۶)

۲۶۱۲: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ

بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ إِبْرَاهِيمُ وَأَوَّلُ مَنْ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ (رواه ابن النجار)

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۳۲ باب الخضاب من کتاب الزينة حديث ۵۵۱۴)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ.



رواہ الطبرانی (کنز العمال ۳۳۲/۳ باب الخضاب حدیث ۵۵۱۶)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۷۹ بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَبَاءَتْهُ أَمْرًا فَقَالَتْ: أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ: قَالَ: لِأَن كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَّا قَرَأْتُ مَا أَنْتُمْ الرُّسُولُ فَخَذُّوهُ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَانْتَهَوْا قَالَتْ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ باب الترجل والترغيب والترهيب ۱۲۰/۳ باب ترهيب الواصلة والمستوصلة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتنے والیوں پر (یعنی جو عورتیں دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں) ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو

اس میں یہ چیز نہیں ملی فرمایا تو (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا ”ما اتکم الرسول فخذوه ومانہکم عنہ فانتھو“ یعنی رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کر دیں اس سے باز آ جاؤ اس عورت نے کہا ہاں یہ پڑھا ہے عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا حضور نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ

الْوُثْمِ. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ الفصل الاول بَابُ التَّوَجُّلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر بد حق ہے (یعنی نظر لگنا صحیح ہے ایسا ہوتا ہے) اور گودنے سے حضور نے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ

وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَمَصِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رواه ابو داؤد

(الترغیب والترہیب ۱۲۰/۱۳ بَابُ تَرْهِيْبِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے جب کہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۸: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ عَلَى

الْمِنْبَرِ وَتَنَاولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الْإِنِّ

عُلَمَاءُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكْتُ

بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُهُمْ. (الترغیب والترہیب ۱۲۱/۳)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حج کیا۔ (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی پر بال جوڑنے سے اور حضور یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی

عورتوں نے یہ کرنا شروع کر دیا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

## ﴿نام رکھنے کا بیان﴾

۳۵۰: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ.

(سورہ حجرات آیت ۱۱)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کے لیے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلاتا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

## احادیث

۲۶۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ وَيُحْسِنَ أَذْبَهُ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۶۹ الفصل الاول فی الاسماء والکنی حدیث ۴۵۰۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا "ب" سکھائے۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرَادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اُدْعُوا إِخْوَانَكُمْ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِمْ وَلَا تَدْعُوهُمْ بِالْأَلْقَابِ

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۰ الفصل الاول فی الاسماء والکنی حدیث ۴۵۲۷)

عبد اللہ بن جرادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے نام سے پکارو اور بے الفاظ سے نہ پکارو۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ

عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۶ باب بیان ما يستحب من الاسماء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)  
 ۲۶۲۲: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكُمْ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا أَسْمَاءَكُمْ.

(ترغیب والترہیب ج ۳ ص ۶۹ باب التَّزْغِيبِ فِي الْأَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا لہذا اچھے نام رکھو۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۳: عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَشْمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَمُّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَاحِبِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمَرَّةٌ

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۷۰، ۶۹ باب التَّزْغِيبِ فِي الْأَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابی وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھ دو اور اللہ کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں اور سچے نام حارث و ہمام ہیں اور حرب، مرہ بڑے نام ہیں۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)  
 ۲۶۲۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَمُّوْا

بِخِيَارِكُمْ وَاطْلُبُوا حَوَائِجَكُمْ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۰ حدیث ۴۵۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَمُّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۶ باب النَّهْيِ عَنِ التَّكْنِي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَالسَّنَنَ لَا بِي

داؤد ج ۲ ص ۶۷۸

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو کیونکہ میری کنیت ابو القاسم محض اس وجہ سے نہیں کہ میرے صاحبزادے کا نام قاسم تھا بلکہ میں قاسم بنایا گیا ہوں کہ تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْمُوا بِأَسْمَى وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۶ باب ۲۰۶) الْهُيْ عَنِ التَّكْنِي بِأَبَى الْقَاسِمِ وَيَبَانُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے ایک شخص نے ابو القاسم کہہ کر پکارا حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا ارشاد فرمایا میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۲۰۹/۱۶)

۲۶۲۷: قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وَلَدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أَسْمِيهِ بِاسْمِكَ وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۶۷۹ باب فی الرخصة فی الجمع بينهما)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر حضور کے بعد میرے یہاں لڑکا پیدا ہو تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کروں؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۲۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلَدَ لَهُ مَوْلُودٌ ذَكَرٌ فَسَمَاهُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِي وَتَبَرُّكًا بِاسْمِي كَانَ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ.

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۰ باب فی برّ الأولاد وحقوقہم حدیث ۴۵۳۱)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۲۹: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُوقَفُ عَبْدَانِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولَانِ: رَبَّنَا! بِمَا اسْتَأْهَلْنَا الْجَنَّةَ وَلَمْ نَعْمَلْ عَمَلًا نَجَازِيْنَا بِهِ الْجَنَّةَ؟ يَقُولُ: أَدْخُلَا الْجَنَّةَ فَإِنِّي آتِيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ مَنْ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ ﷺ (المواهب اللدنية ص ۳۱۶ الشفا للقاضي عياض عليه الرحمة ج ۱ ص ۱۰۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الہی کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا جنت میں جاؤ میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۰: عَنْ غَيْطِ بْنِ شُرَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَعَذِّبُ مَنْ تَسْمَى بِاسْمِكَ فِي النَّارِ (ابونعیم)  
ابونعیم نے حلیہ میں غیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۱: عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ الْعُمَرِيِّ مَا ضَرُّ أَحَدِكُمْ؟ لَوْ كَانَ فِي بَيْتِهِ مُحَمَّدٌ وَمُحَمَّدَانِ وَثَلَاثَةٌ (کنز العمال ۲۶۹/۸ باب فی ہر الاولاد حدیث ۴۵۱۳)  
ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسل راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں کسی کا کیا نقصان ہے؟ اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)  
۲۶۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ وَلِدَ لَهُ ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ

جَهَلَ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۶۹ باب فی ہر الاولاد حدیث ۴۵۱۲)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

(بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۳: عَنْ عَلِيٍّ إِذَا سَمِعْتُمْ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَافْكِرْ مُوَهُ وَأَوْسِعُوا لَهُ فِي

الْمَجْلِسِ وَلَا تَقْبَحُوا لَهُ وَجْهًا . (کنز العمال ج ۸ ص ۲۶۹ بَابُ فِي بَرِّ الْأَوْلَادِ وَحُقُوقِهِمْ)  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۴: عَنْ أَبِي رَافِعٍ إِذَا سَمِعْتُمْ مُحَمَّدًا فَلَا تَضْرِبُوهُ وَلَا تَحْرِمُوهُ

(کنز العمال ج ۸ ص ۲۶۹ بَابُ فِي بَرِّ الْأَوْلَادِ وَحُقُوقِهِمْ حَدِيثُ ۴۵۰۶)  
ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۵: عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُزَكُّوا

أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْرِ مِنْكُمْ سَمُوهَا زَيْنَبَ . (کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۱/۸ و صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۱۴ بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ وَالصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۲ ص ۲۰۸ بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ الْحَسَنِ)

زینب ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ (ان کا نام برہ تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا ترکہ نہ کرو (یعنی اپنی بڑائی اور تعریف نہ کرو) اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں برا اور نیکی والا کون ہے اس کا نام زینب رکھو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةٌ إِسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِسْمَهَا جُوَيْرِيَّةً وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ .

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۸ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا حضور نے یہ بدل کر جویریہ رکھا اور یہ بات حضور کو نا پسند تھی کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے پاس سے چلے گئے۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

۲۶۳۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: أَنْتِ

جَمِيلَةٌ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۰۸ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى الحسن)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا  
نام عاصیہ (۱) تھا حضور نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔ (بہار شریعت)  
۲۶۳۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيْحَ.

(الجامع للترمذی ج ۲ ص ۱۱۱ باب مَا جَاءَ فِي الْأَسْمَاءِ)  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بڑے نام کو بدل  
دیتے تھے۔ (بہار شریعت)

۲۶۳۹: عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا  
اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ قَالَ: أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّاهُ بِهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ:  
فَمَا زِلْتُ الْحُزْنَ فَيُنَا بَعْدُ. (صحيح البخارى ج ۲ ص ۹۱۴ باب احب اسم الحزن)  
سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میرے دادا نبی کریم ﷺ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں  
نے کہا حزن فرمایا تم سہل ہو یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اسکے معنی ہیں نرم اور حزن سخت کو کہتے ہیں  
انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا سعید بن المسیب کہتے ہیں  
اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۱۱/۱۶)

(۱) عاصیہ کا معنی ہے نافرمانی کرنے والی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس معنی پر مشتمل نام کو بدل دیا اس سے معلوم ہوا کہ  
جس لفظ کا معنی برا ہے وہ کسی کا نام نہ رکھا جائے اور اگر کسی کا نام رکھ دیا گیا ہے تو اچھے معنی والے نام سے بدل دیا جائے یہی



## ﴿مسابقت کا بیان﴾

### احادیث

۲۶۴۰: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ

ﷺ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمٍ يَتَتَبِعُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ : فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ ؟ قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي ؟ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِرْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلَّكُمْ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۴۰۶ باب التَّخْرِيطُ عَلَى الرَّمِي)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کچھ لوگ پیدل تیر اندازی کر رہے تھے مسابقت کے طور پر ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے بنی اسمعیل (یعنی اہل عرب کیونکہ عرب والے حضرت اسمعیل علیہ التحیۃ والثناء کی اولاد ہیں) تیر بازی کرو کیونکہ تمہارے باپ یعنی اسمعیل علیہ السلام تیر انداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا سر کا دو عالم ﷺ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روک لیا؟ انہوں نے کہا جب حضور بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کیوں کر تیر چلائیں؟ یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باقی نہیں رہی ارشاد فرمایا تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۱۳، ۲۱۵)

۲۶۴۱: عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَابِقُ بَيْنَ الْحَيْلِ

الْمُضْمِرَةِ مِنَ الْخُفْيَا إِلَى الثَّنِيَةِ وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَإِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فَيَمْنُ سَابِقَ بِهَا (الدارمی ۱۳۲/۲ باب فی السبق حدیث ۲۴۳۴)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑوں میں حفیا سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت ثنیۃ الوداع تھی اور دونوں کے مابین چھ میل مسافت تھی

اور جو گھوڑے مضمّنہ تھے ان کی دوڑ شیعہ سے مسجد بنی زریق تک ہوئی ان دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲۶۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُسَبِّقُ إِلَّا فِي نَضَلٍ أَوْ

خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ (السنن للنسائی ۱۲۵/۲ باب السبق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسابقت نہیں

مگر تیر، اور اونٹ اور گھوڑے میں۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲۶۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ

فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ

رواہ فی شرح السنة . (مشکوۃ المصابیح ۳۳۷ باب الجہاد الفصل الثانی)

شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کر لیا اور معلوم ہے کہ یہ پیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیر نہیں

اور اگر اندیشہ ہے کہ یہ آگے جاسکتا ہے تو مضائقہ نہیں (یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے

اور دوسری صورت میں جائز ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲۶۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ

فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ

يُسَبِّقَ فَهُوَ قِمَارٌ (کنز العمال ج ۲ ص ۲۶۶ باب فی المَسَابَقَةِ حدیث ۵۶۸۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گھوڑوں میں

ایک گھوڑا شامل کیا اور اس کے پیچھے ہو جانے کا علم نہیں ہے تو قمار (جوا) نہیں اور معلوم ہے کہ

پیچھے رہ جائے گا تو جوا ہے۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

۲۶۴۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا جَلَبَ

وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

(کنز العمال ج ۲ ص ۲۶۶ باب فی المَسَابَقَةِ حدیث ۵۶۸۶)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جلب و جب نہیں ہیں (یعنی گھوڑ دوڑ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے گھوڑے کو ڈانٹے اور مارے کہ یہ تیز دوڑ نے لگے اور نہ یہ کہ سوار اپنے ساتھ کوتل گھوڑا رکھے کہ جب پہلا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے اور کوئی چیز لوٹ کر لے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶، ۲۱۶)

۲۶۴۶: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ : فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقْنِي قَالَ : هَذِهِ بَيْتُكَ السَّبَقَةِ . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۸۱ باب عشرة النساء الفصل الثانی)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ یہ سفر میں تھیں کہتی ہیں میں نے حضور سے پیدل مسابقت کی اور میں آگے ہوئی پھر جب میرے جسم میں گوشت زیادہ ہو گیا یعنی پہلے سے کچھ موٹی ہو گئی میں نے حضور کے ساتھ دوڑ کی اس مرتبہ حضور آگے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔ (بہار شریعت ۲۱۶/۱۶)

## ﴿امر بالمعروف ونہی عن المنکر﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۵۱: وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۲: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ. (سورہ آل عمران آیت ۱۱۰)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۳: يُنْشِئُ آقِمِ الصَّلَاةَ وَامْرُءٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاضْبَرْ عَلَى

مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ. (سورہ لقمن آیت ۱۷)

اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

### احادیث

۲۶۴۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ

مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ

الْإِيمَانِ. رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۶ وکنز العمال ج ۲ ص ۱۶ حدیث ۳۹۸)

تم میں جو شخص بری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۰/۱۶)

۲۶۴۸: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُذْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مِثْلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذُوهُ بِهِ فَآخَذَ فِاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَاتَوَهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأْذِيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَيَّ يَذِيهِ أَنْجُوهُ وَبَحُوا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكَوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ۴۳۶ و کنز العمال ۱۷/۲)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حدود اللہ میں مداخلت کرنے والا (یعنی خلاف شرع چیز دیکھے اور باوجود قدرت منع نہ کرے اس کی) اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا بعض اوپر کے حصہ میں رہے بعض نیچے کے حصہ میں نیچے والے نے کلباڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے (لہذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لوں گا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دوں گا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی اور اگر چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی۔ (بہار شریعت ۲۳۰/۱۶)

۲۶۴۹: عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۶ و کنز العمال ج ۲ ص ۱۸ باب الامر بالمعروف و نہی عن المنکر حدیث ۴۳۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ تم پر جلد عذاب بھیجے گا پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۰: عَنْ عُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا عَمِلْتَ الْخَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ كَانَ مِنْ شَهْدِهَا وَكَرِهَها وَقَالَ: مَرَّةً أَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهَدَهَا (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۵۹۷ الترغيب والترهيب ج ۳ ص ۲۳۲ وكنز العمال ۱۷/۲ حديث ۴۱۱)

حضرت عرس بن عمیر کندی سے مروی سرکار نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۱: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ. رواه ابو داؤد (الترغيب والترهيب ۲۲۹/۳)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ" (پارہ ۷/۳) اے ایمان والو! اپنے نفس کو لازم پکڑ لو گمراہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا جب کہ تم خود ہدایت پر ہو (یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۲: عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۶، ۴۳۷ وكنز العمال ج ۲ ص ۱۹ حديث ۴۷۰)

حضرت ابو بکر سے مروی سرکار نے فرمایا جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے۔

(بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۳: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ : أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : بَلْ يَتِمُّرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مَطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْتَرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَغَلَيْكَ نَفْسُكَ وَدَعِ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَ كُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِمْ قَبِضَ عَلَى الْجَنْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِمْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ . رواه الترمذی وابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ۴۳۷ و کنز العمال ۱۷/۲)

حضرت ابو ثعلبہ سے ارشاد الہی ”علیکم انفسکم لا یضرکم الخ“ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو ارشاد فرمایا اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنے سائے پر گھمنڈ کرتا ہے اور ایسا امر دیکھو کہ تمہیں اس سے چارہ نہ ہو تو اپنے نفس کو لازم کر لو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو چھوڑ دو (یعنی ایسے وقت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضروری نہیں) تمہارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے مٹھی میں انگار لینا عمل کرنے والے کے لیے اس زمانہ میں پچاس عمل کرنے والوں کا اجر ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان میں سے پچاس کا اجر اس ایک کو ملے گا؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ مَخَافَةَ النَّاسِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ . رواه ابن النجار

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۸ باب الامر بالمعروف حدیث ۴۴۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں کسی کو لوگوں کی بیعت بولنے سے نہ روکے جب معلوم ہو تو کہہ دے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۵: عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ الْكُنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ. رواه في شرح السنة

(مشکوٰۃ المصابیح ۴۳۸ و کنز العمال ۱۶/۲)

حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو عام و خاص سب کو عذاب ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَائُهُمْ فَلَمْ يَتَّهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَاطَرُوا وَهُمْ أَطَرًا. رواه الترمذی و ابو داؤد و فی روايته قال: كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرَنَّ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاطَرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطَرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيُضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبٍ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۸ باب الامر بالمعروف)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نے جب گناہ کیے ان کے علما نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر علما ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے خدا نے علما کے دل بھی انہیں جیسے کر دیئے اور داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے



تجاوز کرتے تھے اس کے بعد حضور نے فرمایا خدا کی قسم تم یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے روکو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ان کو حق پر روکو گے اور حق پر ٹھہراؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم سب کے دل ایک طرح کے کر دے گا پھر تم سب پر لعنت کر دے گا جس طرح ان سب پر لعنت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۷: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي رَجُلًا تُقَرَّضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِئِصٍ مِنْ نَارٍ قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِئِيلُ ! قَالَ : هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرَأُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور اپنے کو بھولے ہوئے تھے اور ایک روایت ہے کہ یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات بولتے تھے کہ خود نہیں کرتے تھے اور اللہ کی کتاب پڑھتے اور عمل نہیں کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ. (الجامع للترمذی ۴۰۱۲ باب افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان او امير جائر والترهيب ۲۲۵/۳ وكنز العمال ۱۶/۲ حديث ۳۸۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بولنا افضل جہاد ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۹: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَى وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا : أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ : لَا مَا صَلُّوْا لَا مَا صَلُّوْا أَيُّ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۹ وكنز العمال ۱۶/۲ حديث نمبر ۴۰۰)

حضرت ام سلمہ سے مروی سرکار اقدس نے فرمایا میرے بعد میں امراء ہونگے جن کی بعض باتیں اچھی ہونگی اور بعض بُری جس نے بُری بات سے کراہت کی وہ بُری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۶۰: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رواه مسلم

(الترغيب والترهيب ۲۲۶/۳ وکنز العمال ۱۷/۲ حدیث ۴۰۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے جس نبی کو خدا نے کسی امت میں مبعوث کیا اس کے لیے امت سے حواریین اور اصحاب ہوئے جو نبی کی سنت لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے نہیں اور کرتے وہ جس کا دوسروں کو حکم نہ دیتے جس نے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۲/۱۶)

## ﴿علم و تعلیم کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۵۴: إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ . (سورہ فاطر الاية ۲۴)  
اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔  
(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۵۵: يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ كَرَجَبٍ ط (سورہ مجادلہ آیات ۱۱، ۲)  
ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔  
اور فرماتا ہے:

۳۵۶: فَلَوْ لَا نَفَرْنَا مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ . (آیت ۱۲۲ سورہ توبہ)  
ترجمہ: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنا لیں۔ اس امید پر کہ وہ بچیں۔  
اور فرماتا ہے:

۳۵۷: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَؤُلَا الْأَلْبَابِ .  
(سورہ زمر آیت ۹)

کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا، کہ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

## احادیث

۲۶۶۱: عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

وَأَنَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۳ باب العلم وصحیح البخاری ج ۱ ص ۱۶)

حضرت ابن عباس سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ

بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کا فقیہ بناتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ باب کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کی طرح

آدمیوں کی کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ علم حاصل

کریں۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ

عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ کتاب العلم الفصل الاول)

انسان جب مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں (مرنے کے بعد بھی

یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) صدقہ جاریہ اور علم جس سے نفع

حاصل کیا جاتا ہو اور اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا

يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ

يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَ

خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

(مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۲، ۳۳ کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی راستے پر علم کی طلب میں چلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ کوئی قوم خانہ خدا میں مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھائے تو اس پر سیکنہ اترتا ہے اور رحمت ڈھانک لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اس کا نسب تیز رفتار نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۵: عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ! إِنِّي آتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِينَةِ مَدِينَةَ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَمَا جَاءَ بِكَ بِجَارَةٍ قَالَ : لَا . قَالَ : وَلَا بُغَاءَ لَكَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : لَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْجَنَّتَانِ فِي السَّمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَأَنَا وَرَثَتُهُ الْعِلْمُ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظِّهِ أَوْ بِحَظِّ وَافِرٍ . (سنن الدارمی ج ۸/ ص ۸۳ باب فی فضل العلم والعالم)

حضرت کثیر بن قیس سے مروی کہ حضرت ابو دردہ کے ساتھ مسجد دمشق میں بیٹھا تھا مسجد دمشق میں ایک شخص ابو دردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں مدینہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا ہوں حضرت ابو دردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستے پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے بازو کو بچھا دیتے ہیں اور علم کے لیے آسمان اور زمین کے بسنے والے اور پانی کے اندر رہنے والے یہ سب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علما وارث انبیاء ہیں انبیاء نے اثر فی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا انہوں نے علم کا وارث کیا پس جس نے

علم کو لیا اس نے پورا پورا حصہ لیا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْخُوبِ لِيَصْلُوكَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ. (كنز العمال ج ۲۰۳/۵۰ حدیث ۴۱۳۳)

حضرت ابو امامہ سے مروی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر اس کے بعد پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان وز میں والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی اسکی بھلائی کے خواہاں ہیں جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ. (كنز العمال ج ۵ ص ۲۰۵ حدیث ۴۱۸۶ بَابُ الْعِلْمِ)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۸: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقْلِدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ. (كنز العمال ج ۵ ص ۲۰۰ باب العلم حدیث ۴۰۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کے پاس رکھنے والا ایسا ہے جیسے سوز کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۶۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ. (ترمذی ۹۳/۲ باب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہوا اللہ کی راہ میں ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ

خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُتَّهَاهُ الْجَنَّةِ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۸ ابواب الاستیذان والادب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کبھی

خیر (علم) سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا منتہی جنت ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۱: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّْا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ

حَتَّى يُبْلِغَهُ غَيْرَهُ قُرْبَ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۴ ابواب العلم)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کر لی اور محفوظ رکھی

اور دوسرے کو پہنچادی کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک

پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ مِمَّا

يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا مَا نَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ

وَمُصْحَفًا وَرَثَتُهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً

أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلَحُّقُهُ لَهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

(کنز العمال ۱۷۱/۸ الفصل فی الباقیات الصالحات حدیث ۲۹۵۴)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں

سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی اور

اولاد صالح جسے چھوڑا ہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافر کے لیے مکان

بنادیا یا نہر جاری کر دی یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کو مرنے

کے بعد ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةٌ خَيْرٌ

مِنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ.

(کنز العمال ج ۵ ص ۲۰۰ حدیث ۴۰۳۹ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲۶۷۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ: كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ يُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ. رواه الدارمی (مشکوٰۃ ۳۶ کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں تھیں فرمایا کہ دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے یہ لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس طرف رغبت کرتے ہیں وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کر دے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں میں معلم بنا کر بھیجا گیا اور اسی مجلس میں حضور بیٹھ گئے۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَآخِذُ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا شَهِيدًا (مشکوٰۃ المصابیح ۳۶ باب العلم)

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے؟ کہ آدمی کو حاصل ہو جائے تو فقیہ ہو جائے ارشاد فرمایا جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لیں اس کو اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کا شافع و شہید ہوں گا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ مِنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا. روى البيهقي

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو حریص



آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۷: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدُّهُ رِضَى الرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ (كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى) وَقَالَ الْآخَرُ: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (سنن الدارمی ج ۱ باب فی فضل العلم والعالم ص ۸۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک صاحب علم دوسرا صاحب دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں صاحب علم اللہ کی خوشنودی حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی ”كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِيَطْغَى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى“ اور دوسرے کے لیے فرمایا ”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ“۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ عِلْمٍ لَا يَنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يَنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رواه احمد والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸ کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کے مثل ہے جس میں سے راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۹: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَمَكَّنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهِ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ دُونَهُ. (کنز العمال ص ۲۰۱۵ حدیث ۴۰۷۹ کتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں طلب علم کا موقع ملا مگر اس نے طلب نہیں کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے نفع نہ اٹھایا یا خود اس

نے نفع نہیں اٹھایا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَزَنَ حَبْرُ الْعُلَمَاءِ بِذِمِّ الشُّهَدَاءِ

فَرَجَحَ عَلَيْهِ (کنز العمال ج ۵ ص ۲۰۲ حدیث ۴۱۰۷ باب العلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا علما کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۱: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي

السَّمَاءِ يَهْتَدِي بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَالْبُحْرِ فَإِذَا انْظَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْ شَكَّ أَنْ تَضِلَّ الْهَدَاةُ. (کنز العمال ج ۵ ص ۲۰۴ حدیث ۴۱۶۲ باب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا علما کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْعِلْمُ ثَلَاثَةُ آيَةٍ

مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ.

(رواہ ابو داؤد وابن ماجہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم تین ہیں آیت

محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۳: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ

وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

(رواہ الدارمی مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

حضرت حسن بصری نے فرمایا علم دو ہیں ایک وہ کہ قلب میں ہو یہ علم نافع ہے دوسرا وہ

کہ زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۴: عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانٍ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ. رواه

الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶ کتاب العلم)

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم طلب کیا اور حاصل کر لیا اس کے لیے دو چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۵: عَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه

الدارمی . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶ کتاب العلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو موت آگئی اور وہ علم کو اس لیے طلب کر رہا تھا کہ اسلام کا احیا کرے اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۶: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نِعَمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ إِنْ احْتَجَّ إِلَيْهِ انْتَفَعَ

بِهِ وَإِنْ اسْتَعْنَى عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ (کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۰ کتاب العلم حدیث ۴۲۹۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا شخص وہ عالم دین کہ اگر اس کی طرف احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے مستغنی ہوں وہ اپنے کو بے پرواہ رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۸۷: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ: بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ" (سنن الدارمی ۵۶/۱ باب الفتيا وما فيه الشدة)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو کوئی بات معلوم ہے تو کہے اور اگر نہ معلوم ہو تو یہ کہہ دے کہ اللہ اعلیٰ کیوں کہ عالم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق یہ کہہ دے اللہ اعلیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا "قل ما اسئلكم عليه من أجر وما أنا من المتكلفين" میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں یعنی جو بات معلوم نہ ہو اس کے متعلق بولنا تکلف ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۸۸: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بَصَرَهُ إِلَى

السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: هَذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ

زِيَادُ بْنُ لَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا؟ وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَهُ وَلَنَقْرَأَنَّهُ نِسَاءً نَا وَابْنَاءً نَا قَالَ : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتَ لَا عُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ .

(الجامع للترمذی ۹۴۱۲ باب العلم)

زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چیز ذکر کر کے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا میں نے کہا یا رسول اللہ کیونکر جائے گا؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی بیویوں اور بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اسی طرح قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا حضور نے فرمایا زیاد تجھے تیری ماں روئے میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے کیا یہ یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے مگر یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۸۹ : عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُمرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِكُغَبٍ : مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ : الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ : فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ : الْطَّمَعُ . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا ارباب علم کون ہیں کہا جو وہ جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں فرمایا کس چیز نے علما کے قلب سے علم کو نکال دیا کہا طمع نے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۹۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنْ أَنَا سَيِّفَقَهُوْنَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ وَيَقُولُونَ نَاتِي الْأَمْرَاءَ فَنَصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا الْخَطَايَا

(کنز العمال ۲۱۳/۵ حدیث ۴۳۷۹ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ امرا کے پاس جا کر وہاں سے دنیا حاصل کر لیں اور اپنے دین کو ان سے بچائے رکھیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا جس طرح قتاد (ایک کانٹے والا

درخت ہے) سے نہیں لیا جاتا مگر کاٹنا اسی طرح امرا کے قرب سے سوا خطا کے کچھ حاصل نہیں۔

(بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۹۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَإِنْ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

الَّذِينَ يُزُورُونَ الْأُمَرَاءَ. (کنز العمال ج ۵ ص ۲۳۴ حدیث ۴۸۱۴ مشکوٰۃ المصابیح ۳۸ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار نے فرمایا خدا کے نزدیک بہت سے مبغوض قراء

(علماء) ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۹۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَ

وَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ

دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هِمًّا وَاحِدًا هَمٌّ

آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي آتَى

أَوْدِيَّتِهَا هَلَكَ. رواه ابن ماجه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اس کو

اہل کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں مگر انہوں نے علم کو دنیا والوں

کے لیے خرچ کیا تا کہ ان سے دنیا حاصل کریں لہذا ان کے سامنے ذلیل ہو گئے میں نے

تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کر دیا اللہ تعالیٰ

فکر دنیا سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جس کے لیے احوال دنیا کی فکریں متفرق ہیں اللہ تعالیٰ کو

اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سئِلَ عَنْ عِلْمٍ

عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۳ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے علم کی کوئی بات

پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگا دی

جائے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۹۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيَهَيَّ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۴ و کنز العمال ۲۱۶/۵ باب العلم حدیث ۴۴۵۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے طلب کیا کہ علما سے مقابلہ کرے گا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا اس لیے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۶۹۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عُرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (کنز العمال ۲۱۴/۵ باب حدیث ۴۴۱۲ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے یعنی علم دین اس کو جو شخص اس لیے حاصل کرے کہ متاع دنیا مل جائے اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۶۹۶: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُتَكَلِّفٌ (کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۹ کتاب العلم حدیث ۴۵۱۶)

حضرت عوف بن مالک نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا وعظ نہیں کہتا مگر امیر یا مامور یا متکبر یعنی وعظ کہتا امیر کا کام ہے یا وہ کسی کو حکم کر دے کہے اور ان کے سوا جو کوئی کہتا ہے وہ جاہ و طلب دنیا کے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۶۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ (کنز العمال ۲۱۴/۵ حدیث ۴۴۰۹ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو بغیر علم فتویٰ دیا گیا تو اس کا

گناہ اس فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اور یہ جانتا ہے بھلائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۶۹۸: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَخَّصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ : هَذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ. رواه الترمذی . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

حضرت ابو درداء سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر یہ فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے جدا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ علم کی بات پر قادر نہیں ہوں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۶۹۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۳/۹۴ ابواب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کرے بلکہ علم کا قبض کرنا علما کے قبض کرنے سے ہوگا جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سردار بنالیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۰: عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ : لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا : ثَلَاثُ ثَمَمٌ قَالَ : أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح کتاب العلم ص ۳۷)

حضرت ابوالاخص سے مروی رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے بد کے بارے میں

پوچھا سرکار نے فرمایا مجھ سے بد کے بارے میں نہ پوچھو خیر کے بارے میں پوچھو یہ تین بار فرماتے رہے پھر فرمایا بدتر سے بدتر برے علما ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علما ہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۱: عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاضَاعَتُهُ

أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. رواه الدارمی مرسلًا (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

علم کی آفت نسیان ہے اور نا اہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے۔

(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۲: عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دَيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ

دِينَكُمْ. رواه مسلم. (مشکوۃ شریف کتاب العلم ص ۳۷)

ابن سیرین نے فرمایا یہ علم دین ہے تمہیں دیکھنا چاہئے کہ کس سے اپنا دین لیتے

ہو۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)



## ﴿ریا و سمعہ کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

۳۵۸: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَبْطُلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذَىٰ هٗ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ

مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ . (البقرة آیت ۲۶۴)

اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح

جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۵۹: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (کھف آیت ۱۱۰)

تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی

بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۶۰: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ . (الماعون آیت ۷، ۶، ۵، ۴)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں

اور برتنے کی چیز مانگتے نہیں دیتے۔ (کنز الایمان)

۳۶۱: فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّيْنَ اِلَّا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر آیت ۲)

تو اللہ کو پوجو جس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی سے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۶۲: وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ

الْآخِرِ ط وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا (النساء آیت ۳۸)

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اور نہ

قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہو تو کتنا بڑا مصاحب ہے۔ (کنز الایمان)

## احادیث

۲۷۰۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ

نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ: أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ

الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الشَّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ

فَيُصَلِّيَ فَيَزِيدُ صَلَوَتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواه ابن ماجه (مشکوٰۃ المصابيح

ص ۴۵۶ باب الرياء والسمعة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر

کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں

جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ ارشاد

فرمایا وہ شرک خفی ہے آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ یہ دیکھتا ہے

کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۳/۱۶، ۲۳۳)

۲۷۰۴: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ

عَلَيْكُمْ الشَّرْكَ الْأَصْغَرَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الشَّرْكُ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ:

الرِّيَاءُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازَى

الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَآؤْنَ فِي الدُّنْيَا فَانظُرُوا هَلْ تَجِدُون

عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا (مشکوٰۃ المصابيح ص ۴۵۶ باب البكاء والخوف)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز

کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے لوگوں نے عرض کی شرک اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ریا ہے (بیہقی نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ریا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور خیر ملتا ہے)۔ (بہار شریعت ۲۳۴/۱۶)

۲۷۰۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فُضَّالَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ باب الرياء والسمعة)

ابوسعید ابن ابی فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا جس نے کوئی کام اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کر لیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۴/۱۶)

۲۷۰۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكَتُهُ وَشُرَكَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَاتَا مِنْهُ بَرِيٌّ هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ باب الرياء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمام شرکاء میں شرکت سے . بے نیاز ہوں جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا (یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا) اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتا ہے میں اس سے بری ہوں وہ اسی کے لیے ہے جس کے لیے عمل کیا۔ (بہار شریعت ۲۳۴/۱۶)

۲۷۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ . رواه لمسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ باب الرياء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۳/۱۶)

۲۷۰۸: عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ وَمَنْ يُرَانِي يُرَانِي اللَّهُ بِهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ باب الرياء والسمعة)  
جندب (یعنی ابوذر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔  
(بہار شریعت ۲۳۳/۱۶)

۲۷۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شُرْكٌ وَ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْأَخْفِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا أُولَئِكَ أَيْمَةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ  
رواہ الطبرانی (کنز العمال ج ۲ ص ۹۶ باب الريا حدیث ۲۳۴۷)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریا کا ادنیٰ مرتبہ بھی شرک ہے اور تمام بندوں میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو پرہیزگار ہیں جو چھپے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو کوئی انہیں تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں وہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ (بہار شریعت ۲۳۳/۱۶، ۲۳۵)

۲۷۱۰: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِي شَيْئِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شُرْكٌ وَمَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يَقْرَبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ (رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی شعب الایمان)

مشکوۃ ص ۴۵۵ باب الرياء والسمعة.

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے معاذ رضی اللہ تعالیٰ کو قبر نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا پایا حضرت عمر نے فرمایا کیوں روتے ہو حضرت معاذ نے کہا ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ مجھے رلاتی ہے میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نیکوں پر ہیزگاروں چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں ڈھونڈے نہ جائیں گے چراغ ہیں ہر غبار آلود تاریک سے نکل جاتے ہیں (یعنی مشکلات اور بلاؤں سے)۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۵)

۲۷۱۱: عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ أَصْحَابَهُ وَ جُنْدَبَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا: أَوْصِنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتَنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مَلَأَهُ كَفٌّ مِنْ دَمٍ إِهْرَاقِهِ فَلْيَفْعَلْ رواه البخاری . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۵ الفصل الثالث باب الرياء والسمعة)

ابو تیممہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا جندب ان کو نصیحت کر رہے تھے انھوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو سنانے کیلئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سنائے گا یعنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالے گا انھوں نے کہا ہمیں وصیت کیجئے فرمایا سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑے گا لہذا جس سے ہو سکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے وہ یہی کرے اور جس سے ہو سکے کہ اسکے اور جنت کے درمیان چلو پھر خون حائل نہ ہو وہ یہ کرے یعنی ناحق قتل نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۵)

۲۷۱۲: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵۵ باب الرياء والسمعة)

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵)

۲۷۱۳: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ بَكَى فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرْتُهُ فَأَبْكَانِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اتَّخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي الشَّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَمَّا أَنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا نَارًا لَكِنْ يُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرَكَ صَوْمَهُ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۵، ۴۵۶ باب الریاء والسمعه)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ روئے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہیں کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ یاد آگئی اس نے مجھے رلا دیا حضور کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا ہاں مگر وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پتھر اور بت کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵، ۲۳۶)

۲۷۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ هُوَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ: وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا

فَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ : مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا انْفَقْتُ فِيهَا  
لَكَ قَالَ : كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِقَالِ : هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ : ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى  
وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ (التَّوْبَةُ ۱۱۶، ۱۱۷ باب التَّوْبَةُ مِنَ الرِّبَا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب کے  
پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی  
نعمتیں دریافت کریگا وہ نعمتوں کو پہچانے گا یعنی اقرار کرے گا ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں  
کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے یہاں تک  
کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے قاتل کیا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں  
تو کہہ لیا گیا حکم ہوگا اس کو جہنم میں گھسیٹ کر ڈال دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا  
اور پڑھایا اور قرآن پڑھا وہ حاضر کیا جائیگا اس سے نعمتوں کو دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو  
پہچانے گا فرمائے گا ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا میں نے تیرے  
لیے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم  
کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے تو تجھے کہہ لیا گیا حکم ہوگا منہ کے بل  
گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا پھر ایک تیسرے شخص کو بلایا جائے گا جس کو خدا نے وسعت  
دی ہے اور ہر قسم کا مال دیا ہے اس سے اپنی نعمتیں دریافت فرمائے گا وہ نعمتوں کو پہچانے  
گا فرمائے گا تو نے ان کے مقابل کیا کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا  
جس میں خرچ کرنا تجھے محبوب ہے مگر میں نے اس میں تیرے لیے خرچ کیا فرمائے گا تو  
جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا کہ نخی کہا جائے تو کہہ لیا گیا اس کے متعلق بھی حکم ہوگا منہوں  
کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۶)

۲۷۱۵ : رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :  
تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ : وَادٍ فِي  
جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ :  
أَعَدَّ لِلْقَرَاءِ الْمُرَاتِينَ بِأَعْمَالِهِمْ وَإِنْ مِنْ أَبْغَضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأَمْرَاءَ

الْجَوْرَةَ . (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۴ ص ۴۶۸، ۴۶۹ باب تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَبِّ الْحَزَنِ).

تاریخ میں اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو جب الحزن (۱) سے صحابہ کرام نے عرض کیا: جب الحزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے پھر صحابہ کرام نے پوچھا اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس میں قاری داخل ہونگے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں اور خدا کے بہت زیادہ مبعوض وہ قاری ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۶)

۲۷۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَزَيَّنَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيدُهَا وَلَا يَطْلُبُهَا لِعَنَ فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

(کنز العمال ج ۹۷/۲ باب الرِّبَا حَدِيث ۲۳۶۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو اور وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے نہ آخرت کا طالب ہے اس پر آسمان وز میں لعنت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۶-۲۳۷)

۲۷۱۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشِّرْكُ فِي أُمَّتِي أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا. رَوَاهُ الْحَكَمُ

(کنز العمال ج ۲ ص ۹۷ باب الرِّبَا حَدِيث ۲۳۷۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں شرک چھوٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے جو چکنے پتھر پر چلتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۷)

۲۷۱۸: عَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ قَالَ خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزَنٍ وَ قَيْسُ بْنُ الْمُضَارِبِ فَقَالَا: وَاللَّهِ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ أَوْ لَنَاتَيْنَ عُمَرَ مَا دُونَنَا لَنَا أَوْ غَيْرَ مَا دُونِ فَقَالَ: بَلْ أَخْرُجُ مِمَّا قُلْتَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



ذَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اتَّقُوا هَذَا الشَّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ فَقَالَ :  
لَهُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ : وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
قُولُوا : اَللَّهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا  
لَا نَعْلَمُهُ ، رواه احمد والطبرانی وَرَوَاتُهُ إِلَى أَبِي عَلِيٍّ مُتَحَجِّجٌ بِهِمْ فِي الصَّحِيحِ  
أَبُو عَلِيٍّ وَثِقَةُ ابْنِ حَبَّانَ ، وَلَمْ أَرَى أَحَدًا جَرَّحَهُ وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِنَحْوِهِ مِنْ  
حَدِيثٍ خُذِيْفَةٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : فِيهِ يَقُولُ كُلُّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(ترغیب ج ۱ ص ۷۶ باب الشرك اخفی من دیب النمل)

ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس طرح شرک سے بچیں ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ“۔ الہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶)

۲۷۱۹: رَوَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَنَاسُ مِنَ النَّاسِ إِلَى الْجَنَّةِ حَتَّى إِذَا ذَنُوبُهَا وَاسْتَشَقُّوا رِيحَهَا وَنَظَرُوا إِلَى قُصُورِهَا وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا نُودُوا أَنْ أَصْرِفُوهُمْ عَنْهَا لَا نَصِيبَ لَهُمْ فِيهَا فَيَسْرِجَعُونَ بِحَسْرَةٍ مَا رَجَعَ الْأَوَّلُونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُولُونَ : رَبَّنَا لَوْ أَذْخَلْتَنَا النَّارَ قَبْلَ أَنْ تُرِيَنَا مَا أَرَيْنَا مِنْ ثَوَابِكَ وَمَا أَعَدَدْتَ فِيهَا لِأَوْلِيَائِكَ كَانَ أَهْوَنَ عَلَيْنَا قَالَ : ذَاكَ أَرَدْتُ بِكُمْ كُنْتُمْ إِذَا خَلَوْتُمْ بَارِزْتُمُونِي بِالْعِظَائِمِ وَإِذَا لَقِيتُمُ النَّاسَ لَقِيتُمُوهُمْ مُخْبِتِينَ تَرَاءُؤُنَ النَّاسَ بِخِلَافِ مَا تُعْطُونِي مِنْ قُلُوبِكُمْ هَبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُونِي وَأَجَلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجَلِّلُونِي وَتَرَكْتُمُ لِلنَّاسِ وَلَمْ تَتْرَكُونِي الْيَوْمَ أُذِيقُكُمْ آلِيمَ الْعَذَابِ مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنَ الثَّوَابِ .

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۷۲۱ باب لا یقبل اللہ عملا فیہ مثقال حبۃ من خردل من ریاء)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں

کو جنت کا حکم ہوگا جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے دیکھیں گے پکارا جائیگا انہیں واپس کر دو جنت سے ان کے لیے کوئی حصہ نہیں یہ لوگ حسرت کیساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی ہوگی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لیے مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا ارشاد ہوگا ہمارا مقصد ہی یہی تھا اے بد بختو! جب تم تنہا ہوتے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے خشوع اور خضوع کیساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے تم نہ ڈرے لوگوں کی تم نے تعظیم کی اور میری نہ کی لوگوں کے لیے تم نے گناہ چھوڑے اور میرے لیے تم نے نہ چھوڑے لہذا تم کو آج عذاب چکھاؤنگا اور ثواب سے محروم رکھوں گا۔ (بہار شریعت ج ۱۶/۲۳۷)

۲۷۲۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا نَحِبَ لَهُ.

(رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت)

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ باب الریاء والسمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی نیت طلب آخرت ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دے گا اور اسکی حاجتیں جمع کر دیگا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئیگی اور طلب دنیا جس کی نیت ہو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیگا اور اسکے کاموں کو متفرق کر دے گا اور ملے گا وہی جو اسکے لیے لکھا جا چکا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶/۲۳۷، ۲۳۸)

۲۷۲۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُعِجِبُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ

بُشْرَى الْمُؤْمِنِينَ . رواه المسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ . باب الرياء والسمعة)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں) فرمایا یہ مومن کے لیے جلد دنیا میں بشارت ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّأٍ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّذِي رَأَيْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعِلَانِيَةِ . رواه الترمذی . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۵۴ . باب الرياء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا ایک شخص آگیا اور یہ بات مجھے سے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا ہوا یا نہیں) ارشاد فرمایا ابو ہریرہ تمہارے لیے دو ثواب ہیں پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی۔ (۱) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۳: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : بِحَسَبِ إِمْرٍئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ . (مشکوۃ شریف ۴۵۵ . باب الرياء والسمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی برائی کے لیے یہ کافی ہے کہ دین و دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ لیا جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔ (۲) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

- (۱) کیا اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں عبادت خالصاً اللہ کیلئے ہے عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہو گئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا اس طبعی مسرت سے ریا نہیں۔
- (۲) یعنی جسے لوگ اچھا سمجھتے ہوں اس کو ریا و عجب سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر خدا کی خاص مہربانی جس پر ہو وہی بچتا ہے۔

## ﴿ زیارت قبور کا بیان ﴾

### احادیث

۲۷۲۴: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴ باب زیارة القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو اور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمہاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔ (بہار شریعت ۲۳۱/۱۶)

۲۷۲۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُرْهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتَذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۴ باب زیارة القبور)

عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۱/۱۶)

۲۷۲۶: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱۴ فصل فی الذهاب الی زیارة القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں یہ کہیں ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ“۔ (بہار شریعت ۲۳۱/۱۶)

۲۷۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ. رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غريب (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴ باب زیارة القبور)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں قبور کے پاس گزرے تو ادھر کو منہ کر لیا اور فرمایا ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ“۔ (بہار شریعت ۲۳۱/۱۶)

۲۷۲۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَاتُوا عُدُونَ غَدًا مُوْجِلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱۳ كتاب الجنائز)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور آخر شب میں بقیع کو جاتے اور یہ فرماتے السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا کم ماتوعدون غدا موجلون وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۲۹: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا. رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلًا (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴ باب زیارة القبور)

شعب الايمان میں محمد بن نعمان سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی ہر جمعہ زیارت کرے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱)

۲۷۳۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَعَرَفَهُ وَإِذَا مَرَّ بِقَبْرِ لَا يَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

(کنز العمال ج ۸ ص ۱۲۶ باب الزيارة وآدابها)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گزرے جسے دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

۲۷۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتَ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عَمَرُ مَعَهُمْ قَوْلَ اللَّهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي خَيَاءً مِنْ عَمْرٍ. رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۴ باب زیارة القبور الفصل الثانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں (یعنی روضہ اطہر میں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اتار دیتی (یعنی زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ہوتے ہیں ستر پوشی کے لیے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں مدفون ہوئے تو حضرت عمر کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح سے اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۲)

٢٧٣٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کو پانچشنبہ کے روز روانہ ہوئے اور پانچشنبہ کے دن روانہ ہونا حضور کو پسند تھا۔ (بہار شریعت ج ۱۶/۲۳۹)

٢٧٣٣: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِذِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَتَرْتُ وَكَثُرَ مَالُهُ. رواه الترمذی و ابو داؤد والدارمی (مشکوٰۃ المصابیح ص ٣٣٩ باب اِدا ب السفر)

صحیح بن وداعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے یہ صاحب ثروت ہو گئے اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۴۹)

٢٧٣٤: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمَ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحَدَّةٍ. رواه البخاري

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۸ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تنہائی کی خرابیوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں اگر دوسرے لوگ جانتے تو کوئی سو رات میں تنہانہ

جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۳۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :  
الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ . رواه مالك والترمذی  
وابوداؤد والنسائی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

امام مالک و ترمذی و ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے اور دوسرا دوسرا شیطان اور تین جماعت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۹)

۲۷۳۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ . رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اَدَابُ السَّفَرِ)  
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو امیر یعنی اپنا سردار بنالیں۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۹)

۲۷۳۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ . رواه البيهقي في شعب الایمان . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو ان کی خدمت کرے جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۹)

۲۷۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَىٰ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَىٰ أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اَدَابُ السَّفَرِ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے لہذا جب کام پورا کر لے جلدی گھر کو واپس ہو۔ (بہار شریعت ۱۶)



۲۷۳۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۳۸ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں منزل پر اتر تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور ہر یلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۳۹، ۲۴۰)

۲۷۴۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتَبْلَغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغِيَةِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ. رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ باب اَدَابُ السَّفَرِ الْفَصْلُ الثَّانِي)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ یعنی جب سواری رکی ہوئی ہو تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر باتیں نہ کرو کیوں کہ اللہ نے سوار یوں کو تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعہ سے ایسے شہروں کو پہنچو جہاں بغیر مشقت نفس نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو یعنی باتیں کرنی ہو تو زمین پر اتر کر کرو۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۵۰)

۲۷۴۱: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْصَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب منزل میں اترتے تو متفرق ٹھہرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے اس کے بعد صحابہ جب کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔ (بہار شریعت ۱۶ ص ۲۵۰)

۲۷۴۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالذَّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ

تَطْوِي بِاللَّيْلِ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب اَدَابُ السَّفَرِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات میں چلنے کو لازم کرلو (یعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکہ رات کے کچھ حصہ میں بھی چلا کرو) کیوں کہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے یعنی رات میں چلنے سے راستہ جلد طے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۳: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ.

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ باب اَدَابُ السَّفَرِ الْفَصْلُ الثَّانِي)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم منزل میں اترتے تو جب تک کجاوے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۴: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي دَائِبَتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ. رواه الترمذی و ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ الْفَصْلُ الثَّانِي بِابِ آدَابِ السَّفَرِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل تشریف لیجا رہے تھے ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سوار ہو جائیے اور خود پیچھے سرکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہیں جانور کی صدر جگہ بیٹھنے میں تمہارا حق ہے مگر جب کہ یہ حق تم مجھے دیدوانھوں نے کہا میں نے حضور کو دیا حضور سوار ہو گئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۵: رَوَى ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرٍ فَلْيَقْدِمْ مَعَهُ بِهَدْيَةٍ وَلَوْ يُلْقِي فِي مَخْلَافِهِ حَجْرًا.

(کنز العمال ج ۳ ص ۳۴۰ حدیث ۵۷۰۷)

ابن عساکر نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ ہدیہ لائے اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ

إِلَّا غَدُوَّةً وَعَشِيَّةً. رواه البخارى ومسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے پاس سفر

سے رات میں تشریف نہ لاتے صبح کو آتے یا شام کو۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۴۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا

يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ : إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ أَهْلَكَ حَتَّى تَسْتَجِدَّ

الْمَغِيبَةَ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْشَعَةَ مُتَّفَقٌ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ

بَقَرَةً. رواه البخارى (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے غائب

ہونے کا زمانہ طویل ہو جائے یعنی بہت دنوں کے بعد مکان پر آئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ

آئے دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ان سے فرمایا اگر رات میں مدینہ میں ہوئے تو بی بی

کے پاس نہ جانا جب تک وہ بناؤ سنگار کر کے آراستہ نہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۴۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا

فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ سفر سے دن میں

چاشت کے وقت تشریف لاتے تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور

دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کے لیے مسجد میں ہی بیٹھ جاتے۔ (بہار شریعت ۱۶)

۲۷۴۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا

الْمَدِينَةَ قَالَ : لِيْ أَدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. رواه البخارى

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹. باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا

جب ہم مدینہ آ گئے تو حضور نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (بہار شریعت ۱۶)

## ﴿احیائے موات کا بیان﴾

### احادیث

۲۷۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَمَرَ

أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الاول ص ۲۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملک نہ ہو۔ تو وہی حقدار ہے۔ عروہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۴/۳۱۷)

۲۷۵۱: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ

فَهُوَ لَهُ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے زمین پر دیوار بنالی یعنی احاطہ کر لیا وہ اسی کی ہے۔ (بہار شریعت ۴/۳۱۷)

۲۷۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حَضْرَ قَرْبِهِ فَأَجْرِي قَرْبَتِهِ

حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ: أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ.

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الثالث ص ۲۵۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاگیر دی جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ کر جائے زبیر نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ جب وہ کھڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا حضور نے فرمایا جہاں ان کا کوڑا گرا ہے وہاں تک جاگیر میں دے دو۔ (بہار شریعت ۴/۳۱۷)

۲۷۵۳: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَهُ أَرْضًا

بَحْضَرُ مَوْتٍ قَالَ: فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَعْطَاهَا إِيَّاهُ. رواه الترمذی والداری

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

واہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو  
حضرموت میں زمین جاگیر دی۔ اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا کہ ان کو  
دے آؤ۔ (بہار شریعت ۴/۱۷۷)

۲۷۵۴: عَنْ طَاوُسٍ مُّرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَخْبَنِي مَوَاتًا مِّنَ  
الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِي الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّي.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

امام شافعی نے طاؤس سے مرسل روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے  
مردہ زمین زندہ کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اور پرانی زمین (یعنی جس کا مالک معلوم نہ ہو) اللہ  
و رسول کی ہے۔ پھر میری جانب سے تمہارے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۴/۱۷۷)

۲۷۵۵: عَنْ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرَّسٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ:  
مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ. رواه ابو داؤد

(مشکوٰۃ المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الثانی ۲۵۹)

اسمر بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی پھر حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کی طرف سبقت کرے جس کی  
طرف کسی مسلم نے سبقت نہیں کی ہے تو وہ اسی کی ہے۔ اس کو سن کر لوگ دوڑے کہ خط کھینچ کر  
نشان بنالیں۔ (بہار شریعت ۴/۱۷۷)

## ﴿شرب کا بیان﴾

۲۷۵۶: عَنْ عُروَةَ قَالَ : خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اسْقِ يَا زُبَيْرُ : ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ : إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ : اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرِ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ . متفق عليه

(مشکوۃ المصابیح باب احياء الموات الفصل الاول ۲۵۹)

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک انصاری سے حرہ کی نالیوں کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ بقدر ضرورت پانی لے لو۔ پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔ اس انصاری نے کہا یہ فیصلہ اسی لیے کیا کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں یہ سن کر حضور کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اے زبیر اپنے باغ کو پانی دو پھر روک لو یہاں تک کہ مینڈھ تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو اس انصاری نے ناراض کر دیا لہذا حضور نے صاف حکم میں زبیر کا پورا حق دلویا اور پہلے ایسی بات فرمادی تھی جس میں دونوں کے لئے گنجائش تھی۔ (بہار شریعت ۶/۱۷۷)

۲۷۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْغَصْرِ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَا يَفْقُوهُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا يَلْمُ تَعْمَلُ يَدَاكَ . (مشکوۃ المصابیح باب احياء الاموات الفصل الاول ۲۵۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہ فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا ایک وہ شخص جس نے کسی بیچنے کی چیز کے متعلق یہ قسم کھائی کہ جو کچھ اس کے دام مل رہے ہیں اس سے زیادہ ملتے تھے (اور نہیں بیچا) حالانکہ یہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے۔ دوسرا شخص کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مرد مسلم کا مال لے لے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے بچے ہوئے پانی کو روکا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں جس طرح تو نے بچے ہوئے پانی کو روکا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ (بہار شریعت ۶۱۷)

۲۷۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ. (مشکوۃ المصابیح باب احياء الموات الفصل الاول ۲۵۹)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے منع نہ کرو کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی گھاس کو منع کرو گے۔ (بہار شریعت ۶۱۷)  
۲۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ. رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح باب احياء الموات الفصل الثاني ۲۵۹)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی اور گھاس اور آگ۔ (بہار شریعت ۶۱۷)  
۲۷۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. رواه مسلم  
(مشکوۃ المصابیح باب المنهى عنها من البيوع الفصل الاول ص ۲۴۸)  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۶۱۷)

۲۷۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبِيعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِبَيْعٍ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح باب المنهى عنها من البيوع ص ۲۴۸ الفصل الاول)  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس کی بیع ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۶۱۷، ۷)

## ﴿اشربہ کا بیان﴾

### احادیث

۲۷۶۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُبَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوْكِي أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نُبَدُّهُ غَدَوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشَاءً وَنُبَدُّهُ عَشَاءً فَيَشْرَبُهُ غَدَوَةً

(کتاب الاشربة الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۶۸)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں ہم نبید بناتے صبح کو بناتے تو عشاء تک پیتے اور عشاء کو بناتے تو صبح تک پیتے۔ یہ گرمی کے زمانے میں ہوتا تھا۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۷)

۲۷۶۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبَدُّ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ: شُعْبَةٌ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّه. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۶۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اول شب میں نبید بنائی جاتی صبح کے وقت اسے پیتے دن میں اور رات میں پھر دوسرے روز دن اور رات میں تیسرے دن عصر تک پھر اگر بچی رہتی تو خادم کو پلا دیتے یا گرا دی جاتی۔ (یہ جاڑے کے زمانے میں ہوتا) (بہار شریعت ۱۰/۱۷)

۲۷۶۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ يُبَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا

سِقَاءً نَبَدُّ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۶۶ کتاب الاشربة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں نبید بنائی جاتی مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۷)



۲۷۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ نَ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْبِهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَتَهُمْ وَهِيَ الْعُرْوُسُ قَالَ سَهْلٌ : تَذَرُونَنِي مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

(الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۷۷۸ باب حق إجابة الوليمة والدعوة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابواسید ساعدی حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور حضور کو اپنی شادی کی دعوت دی۔ جب حضور تشریف لائے تو ان کی زوجہ جو دلہن تھیں وہی خادمہ کا کام انجام دے رہی تھیں۔ انہوں نے حضور کے لئے پانی میں کھجوریں رات میں ڈال دی تھیں وہی پانی حضور ﷺ کو پلایا۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۷۷)

۲۷۶۶: عَنِ الْبُخَارِيِّ رَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذُ شُرْبِ الطَّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشُرْبِ الْبَرَاءِ وَأَبُو جَحِيفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِشْرَابُ الْعَصِيرِ مَا دَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ : وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهِ (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۸/۲ باب الباذق)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے حضرت عمر اور ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مثلث کے پینے کو جائز فرمایا ہے۔ اور براء بن عازب و ابو جحیفہ تعالیٰ عنہما نے نصف حصہ پکادینے کے بعد انگور کا شیرہ پیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ انگور کا رس جب تک تازہ ہے پیو۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۷۷)

۲۷۶۷: عَنْ أَبِي الْجَوَيْرِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَازِقِ فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدُ الْبَازِقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ : الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ : لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ. (الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۸/۲ کتاب الشربة باب الباذق)

ابو جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے باذق (ایک قسم کی شراب ہے) کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ محمد ﷺ باذق سے پہلے گزر چکے ہیں۔ لہذا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ اور فرمایا کہ پینے کی چیزیں حلال و طیب ہیں

اور حلال و طیب کے علاوہ حرام و خبیث ہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۷)

۲۷۶۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ

بِأَيُّلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جَبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

(الصحيح للبخاری ج ۸۳/۲ کتاب الاشربة)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک معراج کی رات ایلیا (بیت المقدس) میں حضور کے

سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا حضور نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کا پیالہ

لے لیا۔ جبریل نے کہا الحمد للہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی اگر آپ شراب لے لیتے

تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۷)

۲۷۶۹: عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَيْشْرَبَنَّ بِي مِنْ أَنْاسِ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. رواه الامام احمد

وابوداؤد (کنز العمال ج ۳ ص ۷۲ حدیث ۱۳۵۳)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پیئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۷)

## ﴿شکار کا بیان﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

۳۶۳: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ. أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا

يَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ. (سورہ مائدہ آیت ۱)

اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۶۴: وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا (سورہ مائدہ آیت ۲)

اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۶۵: يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ

الْجَوَارِحِ مُكَلِّينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ. (سورہ مائدہ آیت ۳)

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم خدا نے تمہیں دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنز الایمان)

اور اللہ ارشاد فرماتا ہے:

۳۶۶: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ (سورہ مائدہ آیت ۹۵)

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔ (کنز الایمان)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۶۷: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْسَيَّارَةِ وَحُرْمَ عَلَيْكُمْ

صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا . (سورہ مائدہ آیت ۹۶)

حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو۔ (کنز الایمان)

## احادیث

۲۷۷۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُحِلَّهُ يَعْنِي الصَّيْدَ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهُ نِعَمَ الْعَمَلِ وَاللَّهُ أَوْلَى بِالْعُذْرِ قَدْ كَانَتْ قَبْلِي لِلَّهِ رُسُلٌ كُلُّهُمْ يَضْطَادُّ أَوْ يَطْلُبُ الصَّيْدَ وَيَكْفِيكَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ إِذَا غِبْتَ عَنْهَا فِي طَلَبِ الرِّزْقِ حُبُّكَ الْجَمَاعَةَ وَأَهْلَهَا وَحُبُّكَ ذِكْرَ اللَّهِ وَأَهْلَهُ وَابْتِغَاءُ عَلَى نَفْسِكَ وَغِيَالِكَ حَلَالًا فَإِنَّ ذَلِكَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ عَوْنَ اللَّهِ فِي صَالِحِ التَّجَارِ.

(کنز العمال ج ۵۹/۵ حدیث ۱۱۹۴ کتاب الصيد من قسم الافعال)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شکار کو حلال جانو اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کو حلال فرمایا۔ مجھ سے پہلے اللہ کے بہت سے رسول تھے وہ سب شکار کیا کرتے تھے اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لیے حلال رزق تلاش کرو اس لیے کہ یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جان لو کہ اللہ صالح تجارت کا مددگار ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۷)

۲۷۷۱: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أُرْسِلْتَ كَلْبُكَ فَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرِكْهُ حَيًّا فَأَذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدَتْ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۷ کتاب الصيد والذبائح الفصل الاول وکنز العمال)

ج ۵۸/۵ حدیث ۱۱۸۰ والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۳ کتاب الذبائح والصيد

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا کتا چھوڑو تو بسم اللہ کہو اگر اس نے پکڑ لیا اور تم نے جانور کو زندہ پالیا تو ذبح کر لو اور اگر کتے نے مار ڈالا ہے اور اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو کھاؤ اور اگر کھالیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لئے شکار پکڑا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہو گیا اور جانور مر گیا تو نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ کس نے قتل کیا اور جب شکار پر تیر چھوڑو تو بسم اللہ کہہ لو اور اگر شکار غائب ہو گیا اور ایک دن تک نہ ملا اور اس میں تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو اگر چاہو کھا سکتے ہو اور اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملا تو نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۱۷)

۲۷۷۲: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعْلَمَةَ قَالَ: كُلْ مَا امْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ: فَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ: وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ: إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ: كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

(الصحيح للبخاری کتاب الذبائح والصيد والتسمية ج ۲ ص ۸۲۳)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتے ہیں فرمایا کہ جو تمہارے لیے اس نے پکڑا ہے اسے کھاؤ میں نے عرض کی اگر چہ مار ڈالے فرمایا اگر چہ مار ڈالے میں نے عرض کی ہم تیر سے شکار کرتے ہیں فرمایا تیر نے جسے چھید دیا اسے کھاؤ اور پٹ تیر شکار کو لگے اور مر جائے تو نہ کھاؤ کیونکہ دب کر مرا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۳: عَنْ عَطَّارٍ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

(الصحيح البخاری ۸۲۴/۲ باب اذا اكل الكلب)

امام بخاری نے عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اگر کتے نے شکار کا خون پی لیا اور گوشت نہ کھایا تو اس جانور کو کھا سکتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۴: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضُ قَوْمٍ أَهْلِ

الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي أَيْتِهِمْ وَبَارِضٍ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ

وَبِكَلْبِي الْمُعَلِّمَ فَمَا يَصْلَحُ لِي قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدَّتْ بِقَوْسِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صِدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلِّمٍ فَأَذَرْتُكَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ. (الصحيح للبخاری باب الصيد ج ۲ ص ۸۲۳)

ابو ثعلبہ حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھا سکتے ہیں؟ اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور میں کمان سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں جو معلم نہیں ہے اور معلم کتے سے بھی شکار کرتا ہوں اس میں کیا چیز میرے لئے درست ہے؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا اس کا یہ حکم ہے کہ اگر تمہیں دوسرا برتن ملے تو اس میں نہ کھاؤ اور دوسرا برتن نہ ملے تو اسے دھولو پھر کھاؤ اور کمان سے جو تم نے شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور معلم کتے سے جو شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور غیر معلم سے جو شکار کیا ہے اور اسے ذبح کر لیا تو کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۵: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَأَذَرْتُكَ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنَ. (الصحيح لمسلم ج ۱۶/۲ باب الصيد والذبائح ومايوكل من الحيوان)

ابو ثعلبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تیرے شکار مارو غائب ہو جائے پھر مل جائے تو کھا لو جب کہ بدبودار نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۶: عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَا عَلِمْتُ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتُهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ : وَإِنْ قُتِلَ قَالَ : إِذَا قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ. (السنن لابی داؤد ۳۹۴/۲۵ کتاب الضحایا)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کتے یا باز کو اگر تم نے سکھالیا ہے پھر اسے شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لی ہے تو کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑے میں نے کہا اگر چہ مار ڈالے فرمایا اگر مار ڈالے اور اس میں سے نہ کھائے تو تمہارے لیے پکڑا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۷۷: عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَكَلِ الصَّيْدَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ أَرْسَلْتَهُ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى صَاحِبِهِ . (كنز العمال ج ۵ ص ۵۸ کتاب الصيد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے کتے نے جس چیز کو تمہارے لیے پکڑا اسے کھاؤ اگر وہ سیکھا ہو پھر اگر اس کتے نے اس سے کچھ کھالیا تو نہ کھاؤ اس لیے کہ اس نے اپنے ہی لیے پکڑا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶)

۲۷۷۸: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرُمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ : إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيهِ أَثَرُ سَبْعِ فَكُلْ . رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۸ کتاب الصيد والذبائح الفصل الثانی)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں فرمایا جب تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور اس میں کسی درندہ کا نشان نہ دیکھو تو کھا لو۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶)

۲۷۷۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَيَذُكَ ذِكْيٌ وَغَيْرُ ذِكْيٍ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ تَصِلْ أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرُ غَيْرِ سَهْمِكَ . (كنز العمال ۵۸/۵ حدیث ۱۱۹۰ کتاب الصيد)

امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا ایسی چیز کو کھاؤ جس کو تمہاری کمان یا تمہارے ہاتھ نے شکار کیا ہو ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر چہ وہ آنکھوں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں تمہارے تیر کے سوا دوسرا نشان نہ ہو۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶)

۲۷۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نُهِنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۸ کتاب الصيد والذبائح الفصل الثانی)

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجوسی کے کتے نے جو شکار کیا ہے اس کی ہمیں ممانعت ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۶)

۲۷۸۱: قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُندُوقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُودَةُ . (الصحيح

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ غلہ مارنے سے جو جانور مر گیا وہ موقوفہ ہے یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۲: قَالَ: الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ فَلَا يَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَيَأْكُلُ سَائِرَهُ وَقَالَ: اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا ضَرَبَتْ غُفَّةٌ أَوْ وَسْطَةٌ فَكُلُّهُ.

(الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۳ باب صید القوس)

حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب شکار کو مارا جائے اور اس کا ہاتھ یا پیر کٹ کر الگ ہو جائے تو الگ ہونے والے کو نہ کھایا جائے اور باقی کو کھا سکتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے کہ جب گردن یا وسط جسم میں مارو تو کھا سکتے ہو (یعنی گردن جدا ہو جائے یا وسط سے کٹ جائے تو اس ٹکڑے کو بھی کھایا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷، ۱۷)

۲۷۸۳: عَنْ رُزَيْنِ بْنِ جَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَاجِرُوا وَلَا تَهْجُرُوا وَلْيَتَّقِ أَحَدُكُمْ الْأَرْنَ بَ أَنْ يَحْذِفَهَا بِالْعَصَا أَوْ يَرْمِيَهَا بِالْحَجَرِ ثُمَّ يَأْكُلُهَا وَلَكِنْ لِيَذِلَّ لَكُمْ الْأَسْلُ وَالرِّمَاحُ وَالنَّبُلُ. (كنز العمال ج ۵ ص ۵۹ كتاب الصيد)

رزین بن جیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ وہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کو لکڑی یا پتھر سے مار کر بغیر ذبح کیے نہ کھاؤ لیکن بھالے اور برجھی اور تیر سے مار کر کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۷، ۱۸)

۲۷۸۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقْتَسَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ أَوْ ضَارَ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلُّ يَوْمٍ فَيَرِاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۵۹ الفصل الاول باب ذکر الکلب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی حفاظت اور شکاری کتے کے سوا جس نے اور کتا پالا اس کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

(بہار شریعت ۱۷/۱۸)



## ﴿رہن (۱) کا بیان﴾

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۶۸: وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنَ مَقْبُوضَةً (سورة البقرة آیت ۲۸۳)  
اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروہ قبضہ میں دیا ہوا۔

### احادیث

۲۷۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا

وَرَهْنَهُ دِرْعَهُ (صحيح البخاری ج ۳/۱ باب الرهن عند اليهود وغيرهم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا تھا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی تھی۔ (بہار شریعت ۳۰/۱۷)

۲۷۸۶: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: تُوْفِيَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعُهُ مَرْهُونَةً

عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . (السنن الكبرى ۳۶/۶ كتاب الرهن باب جواز الرهن)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی اس

وقت حضور کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے مقابل میں کر دی تھی۔ (بہار شریعت ۳۰/۱۷)

۲۷۸۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ

ﷺ بِخُبْرٍ شَعِيرٍ وَاهَالَةَ سَنَخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَصْبَحَ لَالٍ مُحَمَّدٍ إِلَّا صَاعٌ وَلَا

أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ. (الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۴۱ باب الرهن فی الحضر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کے مقابل میں اپنی

(۱) رہن کا سنی لغت میں روکنا ہے اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کٹا یا جزء وصول کرنا ممکن ہو، مثلاً کسی کے ذمہ اس کا دین ہے اس مادیوں نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لیے رکھ دی ہے کہ اس کو اپنے دین کی وصول پانے کے لیے ذریعہ بنے رہن کو اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ ۱۲

زرہ گروی رکھ دی تھی۔ (بہار شریعت ۳۰/۱۷)

۲۷۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الظَّهْرُ يُرَكَّبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ. (الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۴۱ باب الرهن ماركوب ومحلوب)

ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور جب مرہون ہو تو اس پر خرچ کے عوض سوار ہو سکتے ہیں اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی نفقہ کے عوض پیا جائے گا اور سوار ہونے والے اور دودھ پینے کا خرچ سوار ہونے والے اور پینے والے پر ہے۔ (بہار شریعت ۳۰/۱۷)

۲۷۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ.

(السنن لابن ماجہ باب لا یغلق الرهن ص ۱۷۸)

ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن بند نہیں کیا جائے گا (یعنی مرہن اس کو اپنا کر لے یہ نہیں ہو سکتا۔) (بہار شریعت ۳۱، ۳۰/۱۷)

۲۷۹۰: عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غَرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَرَوَى مِثْلُهُ مُوسَلًّا أَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا.

(مشکوۃ المصابیح باب السلم والرهن ص ۲۵۰)

امام شافعی اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن مغلق (یعنی مرہن اپنا کر لے نہیں ہوتا جس نے رہن رکھا ہے اس کے لئے رہن کا فائدہ اور اسی پر اس کا نقصان ہے۔) (بہار شریعت ۳۱/۱۷)

## ﴿جنايات کا بیان﴾

### آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۶۹: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ط الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ط فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَعْ م بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ط ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط فَمَنْ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ . وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ . (سورة البقرة آیت ۱۷۸)

اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔، تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (کنز الایمان)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۷۰: وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ . (آیت ۴۵ سورة المائدة)

اور ہم نے تو ریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں

میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروالے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (کنز الایمان)  
اور فرماتا ہے:

۳۷۱: مَنْ أَجَلَ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (سورة المائدة آیت ۳۱)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔ (کنز الایمان)  
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۷۲: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُمْ مُّؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ مِّبْنَكُمُ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَّةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ جَ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا . وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا . (سورة النساء آیت نمبر ۹۳)

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔ (کنز الایمان)

## احادیث

۲۷۹۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَقَالَ اللَّهُ : لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةُ فِي الْعَمْدِ قَالَ : وَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُودِيَ بِإِحْسَانٍ.

(الجامع الصحيح للبخاری ۱۰۱۶/۲ باب من قتل له قاتل)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا: ”کتب علیکم القصاص فی القتل“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرے اور اتباع بالمعروف کرے اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ بھلائی سے طلب کرے اور قاتل اچھی طرح ادا کرے۔

۲۷۹۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالزَّانِي وَالزَّانِي وَالْمُفَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۱۶ باب قول الله ان النفس بالنفس)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان مرد کا جو لا الہ الا اللہ کی گواہی اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہے۔ (۱) نفس کے بدلے میں نفس (۲) شیب زانی (۳) اور اپنے مذہب سے نکل کر جماعت اہل سنت کو چھوڑ دے (مرتد ہو جائے یا باغی ہو جائے) (بہار شریعت ۱۳/۱۰۱۸)

۲۷۹۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا. (الصحيح البخاری ۱۰۱۴/۲ باب الديات)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے دین کے سبب کشادگی میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۸)  
 ۲۷۹۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

فِي الدِّمَاءِ (الجامع الصحيح للبخاری ۱۰۱۴/۲ باب الدیات)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔  
 (بہار شریعت ۱۳/۱۸)

۲۷۹۵: أَحْسَنُ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَمْ يَرُحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا تَوَجَّدُ مِنْ مَسِيرَةٍ أَرْبَعِينَ عَامًا. (الجامع الصحيح ج ۱۰۲۱/۲ باب اثم من قتل ذميا بغير جرم)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی معاہدہ (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بیشک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۸)

۲۷۹۶، ۲۷۹۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. رواه الترمذی والنسائی رواه ابن ماجه عن البراء بن عازب. (مشکوۃ المصابیح ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الثانی)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک دنیا کا زوال اللہ پر آسان ہے۔ ایک مرد مسلم کے قتل سے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۸)

۲۷۹۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَا كَبَّهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین

والے ایک مرد مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۸)

۲۷۹۹: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا. رواه مالك والبخاری عن ابن عمر نحوه

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ باب الدیات الفصل الثالث)

امام مالک نے سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات نفر کو ایک شخص کو دھوکا دے کر قتل کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا اور فرمایا کہ اگر صنعا کے سب لوگ اس خون میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کے مثل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۸)

۲۸۰۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ وَقَتْلَهُ الْآخَرُ يَقْتُلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ

(کنز العمال ۲۸۴/۷ باب القصاص حدیث ۳۱۲۸)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مرد دوسرے کو پکڑ لے کوئی اور آ کر قتل کر دے تو قاتل قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنیوالے کو قید کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۸)

۲۸۰۱: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُم: أَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِيلٍ وَأَنَا وَاللَّهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ فِتْيَلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ. رواه الترمذی والشافعی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

ابی شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اے قبیلہ خزاعہ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا اب میں اس کی دیت خود دیتا ہوں، اس کے بعد جو کوئی کسی کو قتل کرے تو مقتول کے گھر والے دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کریں اگر پسند کریں تو قتل کریں اور اگر وہ چاہیں تو خون بہالیں۔ (بہار شریعت ۱۳/۱۸)

۲۸۰۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيْعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَاتَوَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِي الْقَوْمَ وَقَبِلُوا الْإِذْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضرت ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ایک انصاریہ عورت کے دانت توڑ دیئے تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے حضور نے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس کے چچا انس بن نضر نے عرض کی یا رسول اللہ قسم اللہ کی ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس اللہ کا حکم قصاص کا ہے اس کے بعد وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۲/۱۸)

۲۸۰۳: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكَ الْأَسِيرِ وَالْأَيُّ قَتَلَ مُسْلِمًا بِكَافِرٍ.

(الجامع الصحيح ج ۲ ص ۱۰۲۰ باب لا يقتل المسلم بالكافر)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن میں نہیں تو انہوں نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے مگر اللہ نے جو قرآن کی سمجھ کسی کو دے دے اور ہمارے پاس وہی ہے جو اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمایا دیت اور اس کا احکام اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کی کوئی مسلم کسی کافر (حرابی) کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲/۱۸)



۲۸۰۴: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَوْنَ دِمَاؤَهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاءَهُمْ إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ. رواه ابو داؤد والنسائی رواه ابن ماجه عن ابن عباس. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ اور ان کے ادنیٰ کے ذمہ پورا کیا جائے گا اور جو دور والوں نے غنیمت حاصل کی ہو وہ سب لشکریوں کو ملے گی اور وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ خبردار کوئی مسلمان کسی کافر (حرابی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی جب تک وہ ذمہ میں باقی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵، ۱۸)

۲۸۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَالِدِ. رواه الترمذی والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدیں مسجد میں قائم نہ کی جائیں۔ اور اگر باپ نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہو تو وہ باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵، ۱۸)

۲۸۰۶: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقِيدُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور باپ کے قصاص بیٹے کو قتل کرنے اور بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہ کرتے اگر بیٹے نے باپ کو قتل کیا تو بیٹے سے قصاص لیتے اور باپ نے بیٹے کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہ لیتے۔ (بہار شریعت ۱۵، ۱۸)

۲۸۰۷: عَنْ أَبِي رِمَّةٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا

الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَ: ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ: أَمَا أَنَّهُ لَا يَجْعُنِي عَلَيْكَ فَلَا تَجْعُنِي عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابورمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ میرے والد نے کہا یہ میرا لڑکا ہے آپ اس کے گواہ رہیں۔ حضور نے فرمایا خبردار نہ یہ تمہارے اوپر جنایت کر سکتا ہے اور نہ تم اس کے اوپر جنایت کر سکتے (بلکہ جو جنایت کرے گا وہی ماخوذ ہوگا)

(بہار شریعت ۱۵/۱۸)

۲۸۰۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْتَعَلُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ زَنًا بَعْدَ احْتِصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَا لِلَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا أَرْتَدُّثُ مِنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي. رواه الترمذی والنسائی

و ابن ماجہ وللدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مرد مسلم کا خون حلال نہیں ہے۔ مگر تین وجہوں سے احسان کے بعد زنا سے یا اسلام کے بعد کفر سے یا کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کر دینے سے انہیں وجہ سے قتل کیا جائے گا۔ قسم خدا کی نہ میں نے زمانہ کفر میں زنا کیا اور زمانہ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول ﷺ سے بیعت کی مرتد نہیں ہوا اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا قتل نہیں کیا پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟۔ (بہار شریعت ۱۵، ۱۸)

۲۸۰۹: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْتَقًا

صَالِحًا مَا لَمْ يُصَبَّ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ. رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابوودرء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن تیز رو اور صالح رہتا ہے جب حرام خون نہ کرے اور جب حرام خون کر لیتا ہے تو اب وہ تھک جاتا ہے۔  
(بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۰: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا. رواه ابو داؤد رواه النسائي عن معاوية. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابوودرء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امید ہے کہ گناہ کو اللہ بخش دے گا مگر اس شخص کو نہ بخشے گا جو مشرک ہی مر جائے یا جس نے کسی مرد مومن کو قصداً قتل کیا انسانی میں یہ حدیث حضرت معاویہ سے مروی ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۱: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاؤُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص)

عمر بن شعیب عن ابیہ جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ناحق جان بوجھ کر قتل کیا وہ اولیاءِ مقتول کو دے دیا جائے گا۔ پس وہ اگر چاہیں قتل کریں اور اگر چاہیں دیت لیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۲: عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَصِيبَ بِدَمٍ أَوْ يَجْبَلٍ وَالْجَبَلُ الْجَرْحُ فَهُوَ بِأَلْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ فَأَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَغْفُو أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا. رواه الدارمي

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ الفصل الثانی کتاب القصاص)

ابن شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو اس بات کے ساتھ مبتلا ہو کہ اس کے یہاں کوئی قتل ہو گیا یا زخمی ہو گیا تو تین چیزوں میں سے ایک اختیار کرے۔ اگر چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو

(۱) مومن کو قصداً ناحق کرنے والا بخشنا نہ جائے گا جب کہ اس نے اس فعل حرام کو مباح و حلال جان کر کیا ہو حدیث میں یہی مراد ہے ۱۲

(یعنی روک دو) یہ اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھر ان تینوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أُعْفَى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اخْتِذِ

الدِّيَةِ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابوداؤد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۴: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ. رواه الترمذی وابن ماجہ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے پھر وہ اس کا صدقہ کر دے (معاف کر دے) تو اللہ اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوا لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيُّ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيُّ قَالَ: أَنْ تَزْنِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصَدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ متفق عليه (مشکوۃ المصابیح ص ۱۶ و ۱۷ باب الکبائر)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک بتائے حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ عرض کی پھر کون سا گناہ؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی کہا پھر کونسا؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پس اللہ نے اس کی تصدیق فرمائی:-

”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ط وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا . (آیت ۷ سورہ فرقان)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان) (بہار شریعت ۱/۸)

۲۸۱۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : إِنِّي مِنَ النَّبَإِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَلَّا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَعُصِيَ بِالْجَنَّةِ إِن فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۱۵ باب قول الله من احياها)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان نقبا سے ہوں جنہوں نے (لیلۃ العقبہ میں) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہ کریں گے اور چوری نہ کریں گے اور ایسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے حرام فرمایا اور لوٹ نہ کریں گے اور خدائی نافرمانی نہ کریں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو جنت دی جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی کام ہم نے کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۸)

۲۸۱۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَامِ وَمُتَّبِعٌ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَلَّبٌ دَمَ امْرَأٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۱۶ باب من طلب دم امرئ بغير حق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مغضوب تین شخص ہیں حرم میں الحاد کرنے والا اور اسلام میں طریقہ جاہلیت کا طلب کرنے والا اور کسی مسلمان شخص کا ناحق خون طلب کرنے والا تا کہ اسے بہائے۔

(بہار شریعت ۱۷/۱۸)

۲۸۱۸: عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِالسَّيْفِ (کنز العمال ج ۲۸۳/۷ باب فی القصاص حدیث ۳۰۹۷)

امام ابو جعفر طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص میں قتل تلوار ہی سے ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۸)

## ﴿ وصیت (۱) کا بیان ﴾

وصیت کرنا قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے رب تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۷۳: يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِمٰثِلْ حَظُّ الْأُنثٰيَيْنِ إِن كُنْ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنِ ط أَبَاءُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ ط إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا .

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر متعدد لڑکیاں ہو اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

(۱) شریعت میں وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا (عالمگیری ۹۰۶) اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہا جائے میں نے وصیت کی فلاں کے لیے اتنے مال کی ۱۲

## ﴿ وصیت ﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

۳۷۴: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِّنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ . (سورة المائدة آیت ۱۰۶)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے۔

## احادیث

۲۸۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۵ باب الوصایا الفصل الاول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی شی ہو اور وہ بلا تاخیر اس میں اپنی وصیت تحریر نہ کر دے۔ (بہار شریعت ۶/۱۹)

۲۸۲۰: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ

عَلَى الْمَوْتِ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِرَثْنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ : لَا قُلْتُ فَتَلَّيْ مَالِي قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالْشَّطْرُ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالْثُلُثُ قَالَ : الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذُورَ وَرَثَتَكَ



أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةِ تَرْفَعَهَا إِلَى فِيْ أَمْرَاتِكَ. متفق عليه

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۵ باب الوصایا الفصل الاول)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی وہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہو گیا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت فرمانے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کثیر مال ہے اور میری بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں (اصحاب فرائض میں تھے) تو کیا میں کل مال کی وصیت کر دوں آپ نے جواب ارشاد فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا دو ثلث کی وصیت کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کہ کیا تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا تہائی مال اور تہائی مال بہت ہے تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور بلاشبہ تو اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کچھ خرچ نہیں کرے گا مگر یہ کہ تجھے اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر رکھے۔ (بہار شریعت ۶/۱۹)

۲۸۲۱: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ: أَوْصَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِكُمْ قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بَخِيرٌ فَقَالَ: أَوْصِ بِالْعَشِيرِ فَمَا زِلْتُ أَنَا قِصَّةُ حَتَّى قَالَ: أَوْصِ بِالثَّلْثِ وَالثَّلْثِ كَثِيرٌ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۵ الفصل الثانی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کر دی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کتنے مال کی وصیت کی؟ میں نے عرض کیا راہ خدا میں اپنے کل مال کی آپ نے فرمایا اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا وہ لوگ اغنیا یعنی صاحب مال ہیں آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کرو تو میں برابر کم کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ثلث مال کی وصیت کرو اور ثلث مال بہت ہے۔ (بہار شریعت ۷/۱۹)

۲۸۲۲: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي خُطْبَتِهِ  
 عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ رَوَاهُ  
 أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ أَلَوْلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاوِجِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى  
 اللَّهِ وَيُرَوَّى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
 الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِ قُطْنِي قَالَ: لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ  
 لِي وَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۶۵ باب الوصایا)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرما دیا پس وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں (مشکوٰۃ ص ۲۶۵) ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ بچہ عورت کا ہے اور زانی کے لئے سنگساری اور ان کا حساب اللہ پر ہے (دارقطنی کی روایت میں ہے) آپ نے فرمایا وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ چاہیں۔ (بہار شریعت ۷/۱۹)

۲۸۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ  
 وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ  
 لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصِي بِهَا أَوْ ذَيْنِ غَيْرِ مُضَارٍّ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى  
 وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. رواه احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجه

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۶۵ الفصل الثانی باب الوصایا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد و عورت اللہ عزوجل جلالہ کی اطاعت و فرمانبرداری ساٹھ سال (لمبے زمانہ) تک کرتے رہیں پھر ان کا وقت موت قریب آجائے اور وصیت میں ضرور پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہو جاتی ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت تلاوت فرمائی ”من بعد وصیة یوصیٰ بہا اودین غیر مضار“ اللہ تعالیٰ کے کلام ”وذلك الفوز العظيم“ (بہار شریعت ۷/۱۹)

۲۸۲۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ عَلَى

سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ . رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۶ باب الوصایا الفصل الثالث)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا جس کی موت وصیت پر ہو جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے وہ عظیم سنت پر  
مرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔

(بہار شریعت ۷/۱۹)

۲۸۲۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى

أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ

الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ : حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ

خَمْسِينَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً فَأَعْتَقَ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّهُ لَوْ كَانَ

مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَّجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ (رواه ابو داؤد)

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۶ الفصل الثالث باب الوصایا)

حضرت عمر بن شعیب روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے

باپ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت

کی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے

پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ اس کی جانب سے بقایا پچاس غلام آزاد کرے پس اسی نے

(اپنے بھائی یا ساتھیوں یا اپنے دل میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لو پس وہ آئے

نبی ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس

کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور یہ کہ ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد

کر دیئے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی رہ گئے تو کیا میں اس کی طرف سے (اپنے باپ کی طرف

سے) یہ پچاس آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس

کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج ادا کرتے اور اس کو یہ پہنچتا۔

(بہار شریعت ۸، ۷/۱۹)

۲۸۲۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ قَطَعَ

اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. رواه ابن ماجه ورواه البيهقي في شعب الایمان عن

ابی هريرة (مشکوٰۃ المصابیح ۲۶۶ الفصل الثالث باب الوصایا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص

اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹے گا۔

(بہار شریعت ۸، ۱۹)

## ﴿آیت قرآنی بسلسلہ وراثت﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۷۵: یُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِيْكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنثٰىيْنَ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اِثْنَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلَا يُورِثُهَا وَلَدُهَا وَحَدٌّ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ اَبُوهُ فَلِامِهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ فَلِامِهِ السُّدُسُ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ ذِيْنِ ط اَبَاءُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْ ذِيْنِ ط وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصَوْنَ بِهَا اَوْ ذِيْنِ ط وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلَلَةً اَوْ امْرَاةٌ وَلَهُ اَخٌ اَوْ اُخْتُ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِيْ الثُّلُثِ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ ذِيْنِ غَيْرِ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ. (سورة النساء الآية ۱۲، ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد نہ ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بھائی بہن ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر

ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹنا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا علم والا ہے۔

۳۷۶: يَسْتَفْتُونَكَ ط قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ط اِنْ امْرؤًا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ اُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ط اِنْ كَانَتَا اُنثٰی فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ط وَاِنْ كَانُوا اِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنثٰی ط یُسِّنُ اللَّهُ لَكُمْ اَنْ تَصَلُّوْا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ . (سورة النساء الاية ۱۷۶)

اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہوا جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (کنز الایمان)

## احادیث

۲۸۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَلْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ .

(الصحيح البخاری ج ۲ ص ۹۹۷ باب میراث ابن الابن اذا لم يكن ابن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض حصوں کو فرض حصے والوں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کو دیدو۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۲۸: عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا

الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ (الصحيح البخاری ج ۱۰۰۱۲ باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم)  
اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا وارث نہ ہوگا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ.

(جامع الترمذی ج ۳۱/۱ باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۰: عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ ذُوْنَهَا

أُمُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۳ الفصل الثانی باب الفرائض)  
حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا جب ماں نہ ہو۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۱: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ آيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ ذِينَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنْ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ ذُوْنَ بَنِي الْعَلَاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمَّهُ ذُوْنَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رَوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ ذُوْنَ بَنِي الْعَلَاتِ إِلَى آخِرِهِ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۳ الفصل الثانی باب الفرائض)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور حقیقی بہن بھائی وارث ہوں گے نہ علاتی بہن بھائی۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدَ بْنَ الرَّبِيعِ بِابْنَتِهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تَنْكَاحًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَتَزَلْتُ آيَةَ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَمِّهَا فَقَالَ : أَعْطِ لِابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثَّمَنَ  
وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۴ باب الفرائض الفصل الثانی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی سعد  
سے اپنی دو بیٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں سعد  
کی بیٹیاں ہیں ان کے باپ آپ کے ساتھ احد میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے کل مال لے  
لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کی شادی نہیں کی  
جاسکتی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا۔ تو آیت میراث  
نازل ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں  
بیٹیوں کو دو ثلث (دو تہائی) دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ  
تمہارا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۳: عَنْ هُرَيْلِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ : سَأَلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَبْنِ ابْنِ  
وَأَخْتٍ فَقَالَ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ وَأَتِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَسَيَّابِغُنِي فَسُئِلَ  
ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ  
أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ النِّصْفُ تَكْمِلَةً لِلثَّلَاثِينَ وَمَا  
بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ : لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ  
هَذَا الْجَبْرُ فِيكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۴ باب الفرائض الفصل الثانی)

ہریر بن شرحبیل سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
سوال کیا گیا کہ میت کی ایک بیٹی اور ایک ایک پوتی اور ایک بہن کو ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے  
گا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کا نصف ہے، پوتی  
کا چھٹا حصہ (تکملۃ لثلاثین) اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۴: عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ قَالَتْ مُغِيرَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ أَعْطَاهَا (الْجَدَّةَ السُّدُسَ) (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۴ باب الفرائض الفصل الثانی)



حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا حضور نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

۲۸۳۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرَثَ وَصَلَّى عَلَيْهِ .

(السنن للدارمی ۲۸۳/۲ باب میراث الصبی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ زندہ پیدا ہو تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بھی بنایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

۲۸۳۶: عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَلَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا: مَا لَكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ، فَأَرْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَلَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ: هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَابْتَكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رواه مالك وأحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۴ باب الفرائض الجامع للترمذی ج ۳۱/۲)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دادی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ نے صحابہ کرام سے معلومات کی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی ایک دوسری دادی نے اپنی میراث کا سوال کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ دادیوں کا ہے اگر دو ہوں گی تو دونوں اس میں شریک ہو جائیں گی اور ایک ہوگی تو اسے مل جائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

۲۸۳۷: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ

(السنن للدارمی ج ۲۴۷/۲ باب فی تعلیم الفرائض)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فرائض کو سیکھو اس لیے وہ تمہارے دین میں سے ہے۔ (بہار شریعت ج ۲۰ ص ۹)

۲۸۳۸: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: فِي زَوْجِ وَأَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ

النِّصْفِ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَا بَقِيَ (السنن للدارمی باب فی زوج و ابویں ۲۴۹/۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔

(بہار شریعت ۹/۲۰)

۲۸۳۹: عَنْ عُثْمَانَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبْعُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثٌ مَا بَقِيَ.

(السنن للدارمی ۲۴۹/۲ باب فی زوج و ابویں و امراۃ و ابویں)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شوہر کے مرنے کے وقت جب اس کی بیوی اور ماں باپ ہوں تو بیوی کو چوتھائی اور ماں کو باقی کا تہائی۔ (بہار شریعت ۹/۲۰)

۲۸۴۰: عَنْ أَسْوَدَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَضَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِي بِنْتٍ وَأُخْتٍ

فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ (السنن للدارمی ۲۵۰/۲ باب فی بنت و اخت)

اسود ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۰/۲۰)

۲۸۴۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ

مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَا لِلرَّجُلِ، مَا لِلْمَرْأَةِ أَيُّهُمَا يُورَثُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَيُّهُمَا بَالٌ. (السنن للدارمی ج ۲ ص ۲۶۴ باب فی میراث الخثی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خثی کے بارے میں کہ جب اس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں تو جس عضو سے پیشاب کرے گا اس کے اعتبار سے ترکہ

دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۰۶۲۰)

۲۸۴۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُونَ عَنْ مَوْتِهِمْ فِي هَذَا أَوْ غَرَقَ فَإِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ يَرْتَهُمُ الْأَحْيَاءُ. (السنن للدارمی ج ۲/۲۷۳ باب فی میراث الغرقی)

روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب چند لوگ دیوار گرنے یا ڈوب جانے کی وجہ سے ایک ساتھ مرجائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے زندہ لوگ ان کے وارث ہوں گے۔ (بہار شریعت ۱۰۶۲۰)

۲۸۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ.

(السنن للدارمی ج ۲ ص ۲۷۴ باب میراث ذوی الارحام)

دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ ماموں اس میت کا وارث ہے جن کا کوئی اور وارث نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۰۶۲۰)

☆☆☆☆☆

[illegible]